بعون صانع عالمین و منان و بفضل خلاق زمین و زمان

مجموعۂ کلام بلاغت انضمام دلکش خاص و عام مبرا از اسقام موسوم بہ

تاج الکلام

نتیجہ خیال بے مثال

حسب صدور فرمان واجب الاذعان باہتمام محمد قادر علیخان صوفی

در مطبع مفید عام واقع آگرہ بطبع رنگین مطبوع طبائع اہل جہان شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف
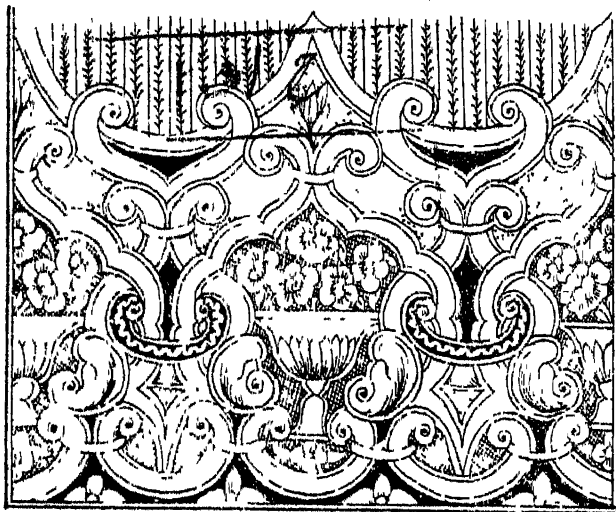
جسکی صانع صاف صنعت سی ہویدا ہو گیا
پردہ در سبحا شدادا کا تماشا ہو گیا

کن کی قربان جسکی کہتی ہی جو چاہا ہو گیا
آسمان سی تا زمین کیا کیا ہویدا ہو گیا

خالقِ برتر نی بخشی کیا ہی عزت خاک کو
صاف مسجودِ ملائک جسکا پتلا ہو گیا

لا ہوا جب مدعیِ انعدامِ ماسوا
اوسکی یکتائی کا شاہد حرف الا ہو گیا

اوسنی مسجودِ ملائک کر دیا انسان کو
بڑہ کی نوری سی کہین خاکی کا رتبہ ہو گیا

اُمّتِ ختم الرسل سی وعدۂ جنت ہوا — مغفرت کا مرحلہ تہا طی جو ہونا ہو گیا

جملہ اسبابِ معاش اور ساری نعمائے معاد — اک ہماری واسطے سب کچھ مہیا ہو گیا

دولتِ دنیا و دین سی بہرہ ور مجھ کو کیا — ای تری قدرت مین اس قابل خدایا ہو گیا

حسرت اوسکی حال پہ ہی تجھ سی جو غافل رہا — قسمت اوسکی ہی نصیب اوسکا جو تیرا ہو گیا

عاصی اترانی لگی غفار سنکر تیرا نام — جب سنا قہار پیدا ان مین رعشا ہو گیا

کچھ نہین کرتی ہین حجت مانتی ہین اوسکو ہم — جو ترا ارشاد یا تیری نبی کا ہو گیا

غور جب ذات و صفت مین اوسکی انسان نے کیا — حیرت اندیشہ کو دانائی کو سکتہ ہو گیا

تاجور گو تہا گناہون کا تری پلہ گران
لیکن اوسکی رحمت بیحد سے ہلکا ہو گیا

اپنی قدرت سی نمایان حق نی کیا جلوا کیا — حور و غلمان جن ملک انسان کو پیدا کیا

صورت و سیرت بنائی مختلف ہر ایک کی — خلق کا نقشہ مرتب جس طرح چاہا کیا

اپنی قدرت سی کیی پیدا بست انواع خلق
پہر بشر کا سب سی بڑہ کر منصب اور تبہ کیا

حضرت انسان کو بخشی دانش و فہم و ذکا
اپنی وصفون کا نمونہ ادمین سب پیدا کیا

تاجور ہے حمد کی لائق وہی ذاتِ قدیم
جسنی قدرت سی زبانِ خلق کو گویا کیا

بندہ کو چاہیے کہی دل سی خدا خدا
ہر موی تن زبان ہو نکلے خدا خدا

بہتر نہین ہی اس سی جہان مین کوئی دوا
ہر اک مرض مین نکلی دہن سی خدا خدا

حصہ مین ہین اوسی کی دو عالم کی نعمتین
جسکی زبان پہ آٹھہ پہر ہے خدا خدا

دل مین بجز خدا کے نہو غیر کا خیال
مومن کو چاہیے کہے ایسے خدا خدا

کیا منہہ ہی اوسکا جو تری تعریف کر سکی
بندہ ہی بندہ اور ہے تو ہی خدا خدا

مفتوح اوسپہ بابِ نشاط و طرب ہوا
غم مین کہا خلوص سی جس نی خدا خدا

کچہہ آرزو نہین ہی سوا اسکی تاجور
وقتِ اخیر نکلی زبان سی خدا خدا

غلغلہ جب الامان کا حشر مین پڑ جائیگا
روبرو خالق کے اپنی پہلی احمد آئیگا

روز محشر جب کریگا وہ ادا حمدِ خدا
سُنکے اوسکو وجد مین ملک ملک آجائیگا

گرمیِ خورشید محشر سی جو ہونگی تشنہ لب
آب کوثر سب مسلمانون کو وہ پلوائیگا

فخر سب پیغمبرون کا اوسکو خالق نی کیا
یہہ کسی نی مرتبہ پایا نہ کوئی پائیگا

رکھہ کے سر سجدہ مین رب العالمین کی روبرو
اپنی امت کی گنہگارون کو وہ بخشائیگا

مشکلین سب اوسکی آسان ہونگی سہمین شک نہین
صدق دل سی جو کوئی ایمان اوس پر لائیگا

پیروی ہر امر مین حضرت کی کرنا چاہیے
آخرت مین ساتھہ اونکا **تاجور** ملجائیگا

کیا اللہ نی کیا مرتبہ اعلا محمدؐ کا
کسی نی آجتک پایا نہین پایا محمدؐ کا

کیا شقِ قمر اور سیر جا کر آسمانون کی
یہ پایہ اور وہ اعجاز ہے کیسا محمدؐ کا

لب آپس مین چپک کر رہگئی فرطِ حلاوت سے
زبان پر میرے اسمِ پاک جب آیا محمدؐ کا

اگر جبریل بھی جاتی وہان پر اونکی جل جاتی
تقرب حق تعالی سے ہوا ایسا محمدؐ کا

ہوئین منسوخ سب اگلی کتابین کیش و ملت کی
جو دین حق مین قرآن سی پہونچا محمدؐ کا

نہ کیون ہون سر گروہ انبیا وہ حقتعالی نی
برابر نام اپنے نام کے رکھا محمدؐ کا

سراپا نور سے معمور آپے تھے دنیا مین
تجلی کی طرح پیدا نہ تھا سایہ محمدؐ کا

نہ پہونچی انتہا کو سمجھے جاے ابتدا اوسکو
کرون اپنی زبان سی وصف مین جتنا محمدؐ کا

کری کیونکر نہ اوسکی پیروی مین تادم کوشش
جہان مین **تاجور** نے دین حق پایا محمدؐ کا

کیا وصف کوئی لکھی محمدؐ کی آل کا
فضل خدا سے پایا ہی رتبہ کمال کا

کشت جہالت اونسی ہوی لیکہ باغ دین
نابود تخم ہو گیا کفر و ضلال کا

کھولون زبان مین اونکی ستایش مین کسطرح
دشواریان گذر ہے گمان و خیال کا

تعظیم اونکی امت احمد پہ فرض ہے
واجب ہی حفظ مرتبہ اونکی جلال کا

بڑھکر عزیز جان سی ہین ساری اہلبیت — قربان دل سی اونکی ہون مین بال بال کا

صدمی اوٹھائی سیکڑون است کیواسطی — صابر تھی کچھ خیال نہ تھا جان ومال کا

کردار اونکی تھی رضای خدا تھی سب — ہو کس سی وصف اونکی ستودہ خصال کا

بیزار ہون مین شیوۂ رفض وخروج سی — ہی **تاجور** طریق پسند اعتدال کا

مدّاح ہون رسول کے مین چار یار کا — ہر ایک رہنما ہی رہِ کردگار کا

کرتی ہین قیل وقال خلافت مین اونکی کیون — فحوای نص سی حق ہی وان ہر چہار کا

جسنی نبی سی پایا ہی صدیق رضی کا خطاب — اول خلیفہ ہے شہِ عالی تبار کا

قرآن سی ثابت اوسکی رفاقت کا حال ہے — کیون مستحق نہو لقبِ یارِ غار کا

رتبہ مین کس سی کم ہی صفت اوسمین کیا نہین — مونس نبی کا دوست ہی پروردگار کا

رتبہ عمر رضی نی پایا خلافت کا اونکی بعد — کیا وصف کر سکی کوئی اوس نامدار کا

اسلام کی ترقی ہوی اوسکے عہد مین
ایسی کہ آج شہرہ ہے اوس باوقار کا

بھیجی خدا نے حکم کئی اونکی راے پر
یہ رتبہ ہے خلیفۂ عالی تبار کا

ہی تیسرا خلیفہ جو عثمان رض باحیا
جامع ہوا وہ مصحفِ پروردگار کا

رکھتی تھی اپنے عقد مین دو دختر آپکی
یہ رشتہ مصطفےٰ سی ہی اوس باوقار کا

ہی خاتمہ علی پہ خلافت کا مونو
مشہور جس سے کاٹ ہوا ذوالفقار کا

پایا لقب جناب رسالتمآب سے
اوس باب علم نبی اسد کردگار کا

محشر مین ہونگے ساقیِ کوثر وہ بیگمان
اللہ رے مرتبہ شہِ دُلدل سوار کا

بعد از رسول دین کی ہین یہ چار پیشوا
جو ایک کا عدو ہی وہ دشمن ہی چار کا

اون سبکی پیروی مین ہی اسلام کا کمال
فرق اسمین کچھ نہین ہی صغار و کبار کا

لکھی ہین تاجور نی مناقب یہ اسلیے
ہمراہ اونکے حشر ہو اس خاکسار کا

دون کی لینے پر آمادہ جو نالا ہو گیا / چرخ گردان تک ہمارا بول بالا ہو گیا

کیا ہوا گر عشق دندان مین رلایا آپ نے / یان لگی کو اشک کی لڑیونکا مالا ہو گیا

ہنس پڑا رونے پہ میری گل جو وہ شاخ چمن / داغ کہا کر غنچۂ دل میرا لالا ہو گیا

مین نے دل کی کیا خطا کی تھی جو اوسنے جا ملا / کیون جدا مجھسے مرا نازون کا پالا ہو گیا

روی تابان پر ترے گیسو بکھر کر آگئے / پڑ گیا سورج گہن یا چاند کالا ہو گیا

بزم جانان مین نہین ہی حاجت شمع و چراغ / جس شبستان مین وہ پہونچا وان اوجالا ہو گیا

بول بالا ہو گیا میرا عدو نیچے پڑے / سایہ افگن مجھپہ جب وہ قد بالا ہو گیا

غیر اور پاس محبت دور رکھو یہہ خیال / ای مری جان یہہ بھی کیا منہ کا نوالا ہو گیا

آکی جب وہ ماہرو بیٹھا مری آغوش مین / صاف میرا حلقۂ آغوش ہالا ہو گیا

مر گیا غیرت سے عاشق دم جو وان تہک کر لیا / کوی دشمن مین ٹھہر جانا سنبھالا ہو گیا

خوش ہوا ہی دل جسم خاکی ملگیا گر خاک مین / دونون ملکر اک ترا خاکی دوشالا ہو گیا

ہی نہین ممکن مسیحا سی بہی کچہہ اسکا علاج
ای صنم میری طرح جو تیرا والا ہوگیا

نالون سی ناقوس ان عاشق ہین وہ ان حیرت ہی
یار کا دولتکدہ گویا شوالا ہوگیا

ہی محل عبرت کا ای دل شیخ سا تقوی شعار
مست پیکر ساقیِ مہوش کا پیالہ ہوگیا

چاہنے والون سی نفرت ہوگئی غیرون سی انس
تاجور ڈہنگ اونکا دنیا سے نرالا ہوگیا

حال جب چاہت کا میری آشکارا ہوگیا
اوسکی سب خواہان ہوی وہ سبکا پیارا ہوگیا

رقصِ بسمل کا تماشا اوس طرف آیا نظر
جس طرف ابروی جانان کا اِشارا ہوگیا

ای دلِ شیدا وہ بدخو اور تو نازک مزاج
اوسکی محفل مین ترا کیون کر گذارا ہوگیا

دستکش وہ رشکِ عیسی چارہ سازی سی ہوا
لی دلِ بیمار تیرا خوب چارا ہوگیا

چمکی یہ ماتہی پہ چینی سی تہی اوسکے نصیب
ذرہ ذرہ ای صنم افشان کا تارہ ہوگیا

جل بہی ہوتی کبہی کی سوزِ غم سے ہجر مین
زندگی کا ٹھنڈی سانسون سی سہارا ہوگیا

شانہ کرنا تمہاری زلفون مین دل کو پہانسکر — خون ہونیکا سبب اسکے یہ آرا ہو گیا

دم بہرین ہم کیون نہ اپنی آہ پُر تاثیر کا — غیر کا اپنا جو تہا اب وہ ہمارا ہو گیا

پائی عزت تاجور نی کشتگانِ عشق مین
مرتے دم جو اک نظر اوسکا نظارہ ہو گیا

مہربان جب وہ پُر جفا ہوگا — حال میرا خوشی سے کیا ہوگا

ہاتہ رنگین نہین ہین مہندی سے — خون کسی بیگناہ کا ہوگا

کیون نہ پہچانیگا وہ عاشق کو — نقشِ سجدہ نہ مٹ گیا ہوگا

اے دل اوسپر ابہی فدا ہو جا — آخر اک روز تو فنا ہوگا

قدر ہو جائیگی مری معلوم — تو کسی کا جو مبتلا ہوگا

ہنس رہے ہو مری جنازہ پر — کون بیرحم آپ سا ہوگا

بچکے چلتے ہو میرے سایے سے — کوئی تم سا بہی پارسا ہوگا

اثرِ عشق جب دکھاؤن گا
دیکھیے اونکا حال کیا ہوگا

گو بظاہر ہی وصل سی انکار
دل مین شوق آپ کی بہرا ہوگا

ساتھہ دو گی اگر عدو کا تم
میری جانب بتو خدا ہوگا

تاجور ہچکیان جو آتی ہین
یاد اوسنے مجھے کیا ہوگا

کیا ملا اون سی خونبہا ہوگا
مفت عاشق کا خون بہا ہوگا

ہین جو عاشق اونھون نی حال مرا
جب سُنا ہوگا رو دیا ہوگا

آتی آتی وہ کیون پلٹ جاتی
کوئی بہرکا کے لیگیا ہوگا

ہم پہ کہُل جائیگا وہ غصّہ مین
تیری دل مین جو کچہہ بہرا ہوگا

عاشقی سے اگر مین درگذرون
کون پہر آپ پر فدا ہوگا

ستمِ یار کی نہین پروا
قہر ہوگا اگر خفا ہوگا

مرہی جائینگے عشق مین تیرے
ای مری جان اور کیا ہوگا

تاجور زہد کو کروگی سلام
اگر اوس بت کا سامنا ہوگا

کوئی تجھہ سا بھی دلربا ہوگا
جس پہ جان صدقی دل فدا ہوگا

ہچکی آنی سے یہ کُہلا عقدہ
ذکر میرا وہان ہوا ہوگا

کیون مین بہولی ہوی ہون آنکو آج
تو مجھے یاد آگیا ہوگا

تم ہمین کیون بُرا بھلا کہتے
سچ ہے کچہہ ہمنی ہی کہا ہوگا

وان پہونچ جاؤنگا کبھی نہ کبھی
بخت میرا اگر رسا ہوگا

ہجر مین ذکر یار گرامی دل
جیکے رہنے مین غم سوا ہوگا

تاجور یار اور نہ لکھتا خط
کچہہ کسی نے پڑہا دیا ہوگا

کیا بتاؤن کس تردد مین ہون کیا جاتا رہا
تو جو آیا دل سے حرفِ مدعا جاتا رہا

گالیان دیکر بگڑ کر پاس آئی ہی تو کیا
تہا جو دل مین ولولا ہی دلربا جاتا رہا

مٹ گئی دل کی کدورت کی جو اوسنی دی لڈہی
جب ہوی صیقل تو زنگ آئینہ کا جاتا رہا

ہی سوادِ شب ضیای وزرِ روشن انکہہ مین
کوچۂ گیسو مین جب سی دل مرا جاتا رہا

عرض مطلب کو گیا جب مین تو اونکی رعب سے
لب تک آکر صاف حرفِ مدعا جاتا رہا

میری اغون کا چمن تو نی نہ دیکہا ایکبار
شوق سی تو سیر گلشن کو سدا جاتا رہا

وصل اوس محبوب یکتا کا ہوا اوسکو نصیب
جسکے دل سی یکقلم ما و شما جاتا رہا

تاجور ہر رات دن کرتا ہی کیون ظلم و ستم
کیا تری دل سی صنم خوفِ خدا جاتا رہا

مٹ گئین ساری امنگین حوصلہ جاتا رہا
یار کے جاتی ہی دل کا ولولا جاتا رہا

ایک طومارِ شکایت تہا مرا دل جا بجا
دیکہتی ہی شکل اونکی سب گلہ جاتا رہا

تار جب ہچکی کا ٹوٹا مجکو یہ حسرت ہوی
تہا جو میری یاد کا وان سلسلہ جاتا رہا

کہتی ہین وہ تجہہ کو ساتہہ اپنے نہ کوئی لیگیا
گو عدم کو قافلہ پر قافلہ جاتا رہا

لی گیا جب سی چہپا کر آپ کی تصویر غیر
دل بہلنے کا ہماری شغلہ جاتا رہا

ضعف کو میری دعا دیکر وہ سوئین چین سے
نالہای دل کا تہا جو غلغلہ جاتا رہا

رہتی ہین اب دلین وہ ای **تاجور** آٹہون پہر
بیچ مین دونون کے تہا جو فاصلہ جاتا رہا

گر لب جانبخش کا بوسہ عطا ہو جائیگا
دردمند عشق ابہی چنگا بہلا ہو جائیگا

زندگی ہو جائیگی گر تم کروگے مجکو قتل
میری حق مین آب تیغ آب بقا ہو جائیگا

خیر کیجو ای خدا ہے مائل رفتار وہ
ہر قدم پر اوسکے اک فتنہ بپا ہو جائیگا

کر نہ تو رفتار سے پامال مجہہ بیجرم کو
دیکہنا زیر و زبر ارض و سما ہو جائیگا

وہ کمان ابرو جو سفاکی پہ باندہیگا کمر
اوسکا ہر موی مژہ تیر قضا ہو جائیگا

رو برو اغیار کی کہتا ہے کیون مجکو برا
ای ستمگر اسمین کیا تیرا بھلا ہو جائیگا

دیکھنا ہے اپنے عاشق کو تو آکر دیکھہ جا
کوئی دم مین ای مسیحا دم فنا ہو جائیگا

بوالہوس کہنا نہ اسکو دیکھہ لینا ایکدن
تجھہ پہ قربان عاشقِ شیدا ترا ہو جائیگا

خاک کیا ای یار اوڑا کر گریبان سے آئیگی
اسمین کیا نقصان تیرا ای صبا ہو جائیگا

دسترس تیری قدم تک گر نہ عاشق کو ہوا
ایک دن نقشِ قدم پر ہی فدا ہو جائیگا

فقر کی دولت بہ از شاہی ہی ناصح یاد رکہہ
تاجور اوسکی محبت مین گدا ہو جائیگا

بام پر وہ مہ اگر جلوہ نما ہو جائیگا
ماہ تابان منفعل ہو کر سُہا ہو جائیگا

چہرۂ انور کی پڑ جائیگی جب اوسپر شعاع
چاند جہومر کا ترے شمس الضحی ہو جائیگا

گرمی ہی گرمی ہی تیری حُسنکی ای رشک مہر
شرق سی تا غرب آتش کا کُرا ہو جائیگا

روح قالب سے نکل جائیگی میری مثلِ بو
مجھہ سے دم بہر کو اگر وہ گل جدا ہو جائیگا

ہنستے ہو اسوقت جس نالہ پہ تم وہ ہجر مین
سُننے والون کیلیئے تیرِ قضا ہو جائیگا

روٹھ جائینگے جو بت اپنا بگڑ جائیگا کیا
کیا معاذ اللہ خدا ہمسے خفا ہو جائیگا

کہدو غیرونسی نہ لین مجھہ عاشقِ بیکس کا صبر
کچھہ بُرائی کی اگر میری بُرا ہو جائیگا

نامہ بر میرا کہی میری سی یہہ ممکن نہین
دیکھتے ہی یار کو وہ یار کا ہو جائیگا

دیکھو حالِ دل سُناؤ تم نہ اوسکو تاجور
حال اونکی دشمنونکا کیاسی کیا ہو جائیگا

اوس پری پیکر کا جسدم سامنا ہو جائیگا
اس دلِ غمگین کا عالم دوسرا ہو جائیگا

خود اگر آتی نہین تصویر اپنی بھیج دو
کچھہ تو خوش میرا دلِ غم آشنا ہو جائیگا

گر یہی ہی حُسن کی دولت تو عاشق دیکھنا
ساری معشوقون کا تو فرمانروا ہو جائیگا

رو یا گر اونسی لپٹ کر قطرہ ہر اک اشک کا
بنکے دُرگوی گریبانِ قبا ہو جائیگا

وان تصور بھی کیا اوسنی جو میری قتل کا
یان زبان پہ میری جاری مرحبا ہو جائیگا

بتکده مین آئیگا دم بهر کو بهی گر وه صنم
صوت ناقوس هر بت پر صدا هو جائیگا

هی هوس بوسه کی دل مین نهین کرتا سوال
اس سی ڈرتا هون که وه مجهه سی خفا هو جائیگا

عشقبازی کو مین سمجها تها که کوئی کهیل هی
کیا خبر تهی دل مین گهر اندوه کا هو جائیگا

تاجور کا عاشقون مین نام گر لکهوگے تم
بنده پرور آپ پر دل سی فدا هو جائیگا

جلوه گر جس جا وه بکا نور کا هو جائیگا
ذرّه ذرّه وان کا خورشید سما هو جائیگا

ساقی میخانه گر هو گی نگاه مست یار
مَی کا پینا اهل تقوی کو روا هو جائیگا

گالیان جب وه سنائینگی دعائین دینگی هم
شکر نعمت ساتهه نعمت کے ادا هو جائیگا

کیون عبث بکبک کی سر پهیرا یا مسیحا
کیا نفور ان گلرخون سی دل مرا هو جائیگا

دیکهه کر جور اونکا هم پر غیر کیون هوتی هین خوش
اک نه اک دن اونپه بهی جور و جفا هو جائیگا

موی سر جب اونکی چهره پر بکهر آئین گے
شبهه جمعیت صبح و مسا هو جائیگا

سادگی پر مرچکا عالم اب آرایش ہی کیون
ہوچکا ہونا تھا جواب اَور کیا ہوجائیگا

کیون نہ دل لینی پہ مچلینگی جگر لیکر مرا
وہ سمجھتی ہین کہ میرا ہی کہا ہوجائیگا

نازاوٹھانا سہل ہی اونکا ولی مشکل ہی یہہ
نازاوٹھانی سی دماغ اونکا سوا ہوجائیگا

بولی وہ وعدہ جو یاد اونکو دلایا تاجور
زندگی باقی ہی تو اک دن وفا ہوجائیگا

جلوہ گر حشر مین جب حسن تمہارا ہوگا
حال اوس وقت خلائق کا کہو کیا ہوگا

کمسنی ہی مین یہ کہتا تھا ترا طرزِ خرام
فتنۂ حشر اسی چال سے برپا ہوگا

نالہ پہونچا بھی فلک پر تو دلا کیا حاصل
جب اثر یان نہوا اسکا تو وان کیا ہوگا

جسکی آنکھ اوس سی لگی ہوگی وہ خفتہ طالع
چین سی قبر مین بھی جاکی نہ سویا ہوگا

خونبہا میرا یہی ہی کہ یہہ سمجھی رہنا
ایسا جانباز نہ ہرگز کوئی پیدا ہوگا

اوسکی آنی کا شبِ عہد بندھا تھا یہ خیال
جب ہوا کھٹکا مین سمجھا کہ وہ آیا ہوگا

فتنۂ حشر سی کیون لوگ ڈرا کرتی ہین
کیا وہ ظالم کوئی فتنہ تری قد کا ہوگا

زخم دل مین نی دکہایا تو کہا پہیر کی مُنہ
ہم بہی چاہینگی یہ تو بہی تو نہ اچہا ہوگا

قتل مین میری ترا نفع ہی نقصان نہین
ہوگی شہرت تری گہر گہر ترا چرچا ہوگا

نیمجان چہوڑ کی عاشق کو گیا کیون قاتل
کیا کوئی طرز نیا قتل کا پیدا ہوگا

پڑ گیا ہوگا نہ ترکِ فلک مین رعشہ
تاجور راوسنی سوچرخ جو دیکہا ہوگا

روی رنگین مجہی جب یاد تمہارا ہوگا
دیدۂ تر سے روان خون کا دریا ہوگا

داغ بہی ماہ کا مٹ جائیگا تو بہی ہمکو
روی تابان کا تری او سیہ دہوکا ہوگا

ہم تری موی میان کو بہی کبہی دیکہینگی
صیدِ شہبازِ نظر کا کبہی عنقا ہوگا

شمع فانوس مین ہو سکتی نہین ہی روپوش
تو چہپیگا بہی تو پردہ سے ہویدا ہوگا

دست بردار ہوا چارہ گری سی جب تو
کس طرح پہر ترا بیمارِ غم اچہا ہوگا

پھینک دو گی کہین لیجا کے ہماری دلکو | نہ ہمارا ہی رہیگا نہ تمھارا ہوگا

تاجور کرنہ خطر عشق مین رسوائی کا
وہی مشہور جہان ہوگا جو رسوا ہوگا

شیدا ترا زمانہ جہان مبتلا ہوا | ہم نی بھی ای صنم تجھی چاہا تو کیا ہوا
کیونکر عزیز ہو ہمین یوسفؑ تری طرح | تو ہی ہمارا دیکھا ہوا وہ سنا ہوا
ہم نی کہی جو اپنی مصیبت تو کہا | رہنے دو یہہ فسانہ ہی میرا سنا ہوا
قد قامت الصلوٰۃ اقامت مین جب سُنا | ہمکو وہین خیال قدِ دلربا ہوا
کیا کیا دل و جگر نی چبائی نہ اپنی ہونٹ | سر پر مری جو وار تری تیغ کا ہوا
یہ جیتا رہا ہی کعبۂ دل میرا توڑکر | صد شکر اوس صنم کو بھی خوفِ خدا ہوا
خاموش مجکو دیکھہ کی کہتی ہین غیر سی | بت بنگیا ہی اسکو خدا جانی کیا ہوا
دل چاک چاک اوسنی کیا کیا برا کیا | اچھا ہوا کہ شانۂ زلفِ دوتا ہوا

انصاف سی کہہ اوسکو سزا کی ہی تپا
کیون تاجور وہ آج سبق بہولا ہو

سر کٹ کے بوجھ ہلکا تن زار کا ہوا
ممنون تیرا دل سی ہون تیغ جفا ہوا

آنکھون کی سامنی سی دل اُڑجای دیکھتے
تم نی چھپایا ہو گا کہین ورنہ کیا ہوا

بوسون کی نیل شاہد وصل رقیب ہین
ہم دیکھتے ہین آنکھون سی جو تہا سنا ہوا

احسان تمہارا کیا جو مین پہونچا مراد کو
خود صبر سے خضر رہ مدعا ہوا

جنبش جو دی مژہ کو تو ہر ایک اوسکا ہو
یان مرغ دل کی واسطی تیر قضا ہوا

تو اور روی عاشق بیکس کی نعش پر
حیرت ہے سنگدل تجہی خوف خدا ہوا

یون خوش ہوی ہین دیکی انہین دین و جان و دل
گویا کہ آج قرض ہمارا ادا ہوا

غیرون کو موت آتی ہی مرنی کی نام پر
تہا تاجور ہی ایسا جو تم پر فدا ہوا

تمہیں دل دیا ہمنے اچھا کیا
کسی کا بھلا یا برا کیا کیا

سبھی پر کھلا راز بیدل عدو
ہمیں سے فقط تونے اخفا کیا

برا تو کہی ناصحا کیوں ہمیں
دیا ہمنے دل اوسکو اچھا کیا

ہمیں سے شکایت ہے ہر دم عبث
کوئی وعدہ تمنے بھی ایفا کیا

کیا تھا جو وعدہ تو کرتی وفا
رکھا ہمکو دھوکے ہین یہ کیا کیا

کیا آپ نے ہمپہ جیسا ستم
کسی نے کسو پر نہ ایسا کیا

بیاں چپ رہو ہو چکی لعن طعن
بہت غیر کا تمنے کہنا کیا

تمہیں سر دیا دل دیا جان دی
کیا ہمنے جو وعدہ پورا کیا

کبھی دل کو تھاما جگر کو کبھی
کہوں کیا شب ہجر مین کیا کیا

فریب محبت نہ کھاتا تاجور
کہ اسنے بہت تجکو رسوا کیا

اوسی ہمنی بہت ڈہونڈہا نہ پایا
اگر پایا تو کہوج اپنا نہ پایا

لحد مین بھی تری مضطر نی آرام
خدا جانے کہ پایا یا نہ پایا

چراغِ داغ لیکر دلمین ڈہونڈہا
نشان پر صبر و طاقت کا نہ پایا

وہ از خود رفتہ ہون جسکو خودی نے
خدائی مین اگر ڈہونڈہا نہ پایا

ترا شکوہ نہو جسکی زبان پر
زمانہ مین کوئی ایسا نہ پایا

تلاش اوسکی نکی دل مین کسی نی
نہ اس گہر مین اوسی ڈہونڈہا نہ پایا

کبہی ہم حالِ دل کہنی نہ پائی
کسی وقت آپکو تنہا نہ پایا

تری جلوہ کا شیدائی ہی عالم
ہر اک اس شمع کا پروانہ پایا

حسین دیکہی ہزارون تاجورنی
کوئی اوس شوخ سی اچہا نہ پایا

دور جبتک نہ تری سینہ سی کینا ہوگا
گرد کلفت سی مرا صاف نہ سینا ہوگا

عشقبازی ہی یہ کچہہ کہیل نہین ہی اے دل
کہا کی غم خون جگر بہی تجہی پینا ہوگا

بحر اشک آنکہہ سی ہوگا وہ روان قیتمین
جسکا یہہ چرخ کہن ایک سفینا ہوگا

پاس بیٹہی ہین عدو دور کہڑی ہین عاشق
یہی شاید تری محفل کا قرینا ہوگا

تر زبان ہی عرق گل کی صفتمین کیا خلق
اوس سی بہتر کہین اوس گل کا پسینا ہوگا

وہ بت آئیگا یہان یار خدا ایسا بہی
کوئی دن کوئی برس کوئی مہینا ہوگا

خاک کیا ہستی سی بہتر نہین [illegible]
کہو [illegible] اسکو اگر آگیا تو جینا ہوگا

چاک کرتی تو ہو دل اپنی کو [illegible]
ای صنم [illegible] پہر تمہین سینا ہوگا

غیر اور آپ کا [illegible] کہنی کی یہ بات
تاجور تیرے مقابل وہ کمینا ہوگا

اوس ماہروی بند جو کہولا نقاب کا
منہہ آئیگا ذرا سا نکل آفتاب کا

سمجہا مین یہ ترے قد و رخ کو دیکہکر
پہولا ہی پہول چاہ کی اوپر گلاب کا

جس وقت بے ثباتیِ دنیا پہ کی نظر
آنکھون مین پھر گیا ہی نقشہ حباب کا

خلوت ہے کوئی غیر نہین کھلکی بیٹھیی
موقع شبِ وصال نہین ہی حجاب کا

اتنا غرور حسن پہ تمکو نہ چاہیے
مہمان چند روزہ ہی عالم شباب کا

زاہد پیے گا مے تری محفل مین شوق سی
دیکھی گا تجکو دیتی جو ساغر شراب کا

کیون اسقدر خفا ہوی بوسہ کے ذکر پر
مقصد تہا وعدہ یاد دلاتا جناب کا

ہر وقت اونکی وہی کتابی کی یاد ہی
ای ہمنشین مطالعہ کیسا کتاب کا

خطرہ نہین ہے مرگ کا زنہار تاجور
البتہ خوف دلمین ہے روزِ حساب کا

ہی اضطرابِ دل سبب اونکی عتاب کا
خانہ خراب ہو دلِ پر اضطراب کا

غش مین بھی بجز عرقِ عارضِ نگار
چھینٹا نہ دیجیو کوئی عرق گلاب کا

لکھی جو خط مین ہی صفتِ چشم مست یار
ہر سطر پر گمان ہے موج شراب کا

ای دل غضب کی بات ہی گر تجھسی شیفتہ
بوسہ لیا ہلال نی اوسکی رکاب کا

نکلا زبان سی کیا تہا جو بگڑے وہ اسقدر
کیا جانین **تاجور** ہے سبب کیا عتاب کا

ممنون کیون نہون دل و جان سی شراب کا
نشہ مین اوسکو ہوش نہین ہی حجاب کا

کہتی ہین ہمنشین جو وہ کرتی ہین مجہپہ جور
ہوتا ہی مقتضا یہی عہدِ شباب کا

کسکو غرض گزک سی ہی می لا تو ساقیا
رکہتا ہی فی الفت دلِ بریان کباب کا

وہ شہسوارِ حسن ہوا پر سوار ہے
کیونکر نصیبِ چشم ہو بوسہ رکاب کا

چشمِ سیاہ یار پہ خالِ سیہ نہین
نقطہ لگا ہے صاد پہ یہ انتخاب کا

رخ تیرا صاف ماہ کی رخ پر کلف عیان
ٹہہرے جواب کیا وہ رخِ لاجواب کا

حسرت ہی نام لیکے گیا نامہ بر کہان
مین منتظر ہون **تاجور** ابتک جواب کا

حال پوچھو نہ مجسے فرقت کا | پیش آیا ہے لکھا قسمت کا
آگیا ہے لبونپہ دم میرا | ابتو وعدہ وفا ہو وصلت کا
ماہِ کنعان کی اوسکو جا نہین | ہی جو عاشق تمہاری صورت کا
دوست دشمن سبھی بہاگتا ہوں نہین | بڑھ گیا ہی یہ جوش وحشت کا
تیری قامت کے دیکھکر فتنے | ہمکو آیا یقین قیامت کا
چلتے ہین دوڑتی جلو مین رقیب | کیون نہ غرہ ہوا اوسکو شوکت کا
رنگ فق ہو گیا گل تر کا | ذکر آیا جو تیری نگت کا
دیتی ہین گالیان سلام پہ وہ | کیا ٹھکانا ہے اونکی نخوت کا
ہای اپنا وہ بیوفا نہوا | کچھہ نہ دیکھا اثر محبت کا
حشر کا ذکر کر چکے واعظ | اب سنو ہمسے حال فرقت کا
تاجور جانا اوسکی باتو نپر | کیا بہروسا ہے بیمروت کا

ذکر آیا جو اوسکے قامت کا | پڑ گیا غلغلہ قیامت کا
ہو گیے ہین مشیر اونکے عدو | خوب نقشہ جما عداوت کا
بہول جاتے ہین روز وعدہ وصل | کیا ٹہکانا ہے اس شرارت کا
روبرو اوسکی خوش بیانی کی | ناطقہ بند ہی فصاحت کا
دیکھکر اوسکی تیغ ابرو کو | حوصلہ بڑہ گیا شہادت کا
خط وہ پڑہتے نہین ہین اس ڈر سے | کہین مضمون نہو شکایت کا
اونکی ابرو کی دیکھکر محراب | شوق پیدا ہوا عبادت کا
مجھہ سی خط یار کا پڑہا نہ گیا | یہہ بہی لکہا تہا میری قسمت کا
چاندنی سی بدن ہوا میلا | اُف رے عالم تری نزاکت کا
کیون کرین اونسی شکوہ بیداد | کیا نہ آئیگا دن قیامت کا

ہے دعا تاجور کہ وقت اخیر | کلمہ لب پہ ہو شہادت کا

جب پڑی اونپہ نظر ہمکو خدا یاد آیا
اونکی حصہ مین عجب حُسن خداداد آیا

کبک شرمندہ ہو چال چلا تو جسدم
دیکھکر قد کو تری وجد مین شمشاد آیا

رخ کا عاشق ہون مین دیوانہ نہین گیسو کا
کس لیئی ہاتھہ مین نشتر لیے فصاد آیا

گر پڑا ہاتھہ سے خامہ گئی کچھہ ایسی حواس
کھینچنے کو تری تصویر جو بہزاد آیا

دانۂ خال تہِ زلف سی دہوکا کہا یا
طائرِ دل ترے قابو مین جو صیاد آیا

کچھہ نکچھہ جرم کیا ہوگا ہمارا اثبات
ورنہ شمشیر بکف کس لیی جلّاد آیا

دل سی بیساختہ نکلا مری سبحان اللہ
یاد جسوقت ترا حسنِ خداداد آیا

تاجور خیر نہین دیکھیے کیا کہتا ہے
نامہ بر وان سے مرا لوٹ کی ناشاد آیا

گر تصور مین بھی وہ حسن خداداد آیا
سجدا دل نے وہ گذری کہ خدا یاد آیا

سر جھکا یا ادبِ عشق نی میرا فورًا
تیغ تولے ہوی جب ہاتھہ مین جلّاد آیا

ہم تو خود حلقۂ گیسوی بتان کی ہین اسیر
بیڑیان لیکی یہان کس لیے حدّاد آیا

سر پہ کوہ غمِ فرقت جو اُٹھایا مین نے
دیکھہ کر دور سے بولا کہ وہ فرہاد آیا

بولتا تھا کوئی چلا کی تو ڈر جاتی تھی
شیوۂ جور کا کیونکر تمہین ایجاد آیا

دل خفا ہو کی چلا مجہسی تو دم نے میرے
کہا دم لیجیے ذرا مین بہی تو استاد آیا

جور پر جور کیے تمنے دیے رنج پہ رنج
یان زبان پر نہ کبھی کلمۂ فریاد آیا

دلِ عشاق پہ جب ناز کا قابو نہ چلا
تیغ کہینچے ہوی غمزہ پی امداد آیا

یادِ قامت مین قیامت ہی آہین ای دل
پھر قیامت ہی جو وہ بانیِ بیداد آیا

ہم تو سمجھی تھی کہ خیر آج نہین ہی دلکی
ہی تعجب کہ تری بزم سی دلشاد آیا

گلِ حمرا جو نظر آیا کبھلا گلشن مین
رخِ رنگین ترا اوس وقت مجھی یاد آیا

تاجور دلکی طرف سی ہی تعجب مجکو
کس طرح قیدِ محبت مین یہہ آزاد آیا

فدا دل ہمارا جو اونپر ہوا
خدا جانے کب اور کیون کر ہوا

غضب ہی مری گھر نہ آئی کبھی
گزر اس طرف سی تو اکثر ہوا

عجب دل کا نقشہ ہی جیسی صنم
ہی نقشہ ترا نقش دلبر ہوا

کہین ہو ملاقات سی ہی غرض
ترا گھر ہوا یا مرا گھر ہوا

تری تیغِ ابرو مین کیا کاٹ ہے
تصور سے جسکی ہین بیسر ہوا

نہ آئی نظر اوسکی صورت کہین
اگرچہ مین سرگشتہ دردر ہوا

اب آئینہ رہنے لگا روبرو
نصیب اوسکو بختِ سکندر ہوا

دیا دل بتون کو غضب کر دیا
خدا کا نہ ای **تاجور** ڈر ہوا
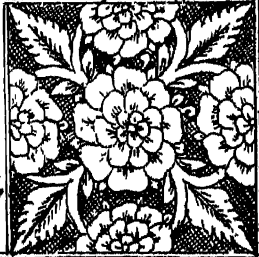
ہمنی جس وقت قدم یار کی سر پر رکہا
دل پر اک ہاتہہ تو اک ہاتہہ جگر پر رکہا

دل مرا ہاتہہ مین لینا تو بہت مشکل ہے
پہر تسکین نہ کبہی ہاتہہ جگر پر رکہا

یاد آئی ہی مجہی اوس رخِ رنگین کی بہار
رہنی دو مُنہ مرا روی گلِ تر پر رکہا

حلقۂ در نی تری آنکہہ دکہائی مجہہ کو
گر کبہی خواب مین بہی سر تری در پر رکہا

شام کی آنی کا ظالم نی کیا تہا وعدہ
جب ہوی شام تو موقوف سحر پر رکہا

نامۂ یار جو لا کر مجہے قاصد نی دیا
کبہی آنکہون سی لگایا کبہی سر پر رکہا

دل کا سرقہ نہوا میری کسی پر ثابت
زلف نی آنکہون پہ آنکہون نی نظر پر رکہا

وصل چاہا تو کہا جان حوالی کیجے
منحصر نفع کو عاشق کی ضرر پر رکہا

امتحان تیغ کا لینا تہا مگر ظالم نے
سر مرا کاٹ کی احسان مری سر پر رکہا

اقربا دفن نہ عاشق کی جنازہ کو کرین
رہنی دین اوسکو تری راہگذر پر رکہا

تیغ ابرو بہی چلی تیرِ نظر بہی برسی
تاجور ہاتہہ مین نی نہ سپر پر رکہا

تم نی رہنی نہ دیا سر مرا در پر رکہا
عمر بہر کو نہ یہہ احسان مری سر پر رکہا

حور و غلمان و ملائک مین نہ تہا عشق کا ظرف
حق نی یہ بارِ گران دوشِ بشر پر رکہا

بوسہ سیب ذقن کی نہ ہوی کب چاہت
ہمنی کب دانت نہ اس تازہ ثمر پر رکہا

اوس پری کی لب و دندان کی خریداروں نے
ہاتہہ بہی تو نہ کبہی لعل و گہر پر رکہا

آگیا دل مرا ای جان تری قامت پر
آشیان بلبل شیدا نی شجر پر رکہا

پہونک کر آتشِ ہجران سی مری جان و جگر
اُلٹا چہدا مری آہونکی شرر پر رکہا

فکر دارین سی فارغ ہی وہی دنیا مین
جس نی کام اپنا قضا او ر قدر پر رکہا

لیکی آیا جو مرے نام ترا خط قاصد
اسکو سینہ سی لگایا اوسی سر پر رکہا

تاجور سچ ہی یہ الجنس الی الجنس یمیل
ہمنی اندازِ سخن طرزِ ظفر پر رکہا

گر نہ بہیجا یار نی پاسخ مری تحریر کا
کیون کرون مین شکوہ لکہا تہا یہی تقدیر کا

غیر کی ہمراہ آئی سی تو کاش آتے نہ تم
بڑہ گیا رنج و الم اب اور مجہہ دلگیر کا

میری قربانیکا دن ہی یا تمہارا روز عید
ہر گھڑی ورد زبان نعرہ ہی کیون تکبیر کا

کہہ اوٹھا اللہ اکبر اوس صنم کو دیکھکر
واعظا اب دینگی ہم فتوی تری تکفیر کا

دیکے دل اوسکو خریدار اوسکی کہلانی لگی
اس سے بڑھکر کونسا منصب ہے اب توقیر کا

میری ہوتی کیون ستم اغیار پر ہونیلگی
ہی عوض یہ کس خطا کس جرم کس تقصیر کا

وصل کا اقرار تہا کل آج صاف انکار ہے
اعتبار اصلا نہین عہد بت بی پیر کا

پہر گئی ہم سے نظر جو اوس بت بی پیر کی
بخت کی برگشتگی ہی پہیر ہی تقدیر کا

وار کرتی کرتی مجہپر تیغ کا کیون رک گئی
پڑ گئی کس سوچ مین ہی کیا سبب تاخیر کا

رات دیکھا تہا تمہارا وصل مین نے خواب مین
تم سے مستفسر ہون مین اس خواب کی تعبیر کا

باتون باتون مین لی آیا اوسی پیچ سی سیکر و تہیا
ہی مری گفتار شیرین یا عمل تسخیر کا

جمع خلقت ہو گئی پہونچا مین دیوانہ جہان
بانگ صور حشر ہے نالہ مری زنجیر کا

تاجور دل کو ہماری چہلنی چہلنی کر دیا
سوی مژگان سی لیا ہی کام اوسنی تیر کا

ہی عجب نامِ خدا حسن اوس بت بی پیر کا
عکس ہی خورشید جسکی جلوۂ تنویر کا

ہمسی گر منظور ہی پردہ تو کچھ پروا نہین
دل مرقع ہی ہمارا یار کی تصویر کا

موت سی کچھ کم نہین اوس ترک کی آواز تیر
جسکے سننے سی فنا ہی دم ہر اک نخچیر کا

منہ مین لقمہ بی ہلائی ہاتھ کے جاتا نہین
عالمِ اسباب مین پابند رہ تدبیر کا

زخمِ خنجر سے ہوا حاصل نہ دل کا مدعا
طالب اوسکی زلف سی ہون مشک کی تاثیر کا

دل ہزارون عاشقونکی اسمین جاندی ہو گئی
خاک کو بی یار مین پایا خواص اکسیر کا

خلق مین پڑ جائیگی ہلچل قیامت کی ابھی
صور پھونکین گے اگر ہم نالۂ شبگیر کا

رکھتی ہی گر توڑ ناوک کا تری مژگانِ تیز
کاٹ ہی ابروی پرخم مین تری شمشیر کا

جور سی اوسکی جفای چرخ کو نسبت ہی کیا
نوجوانکی تذکرہ مین ذکر کیا ہے پیر کا

تاجور مین کیا ہون بلبل کی زبان بہی بند ہے
سُنکے آوازہ کسی کی خوبیِ تقریر کا

لیکے ہمراہ عدو کو جو وہ دلبر آیا | غم و شادی کا مزہ ہمکو برابر آیا

ہی یہہ برگشتگی بخت کہ آتے آتے | پہر گیا یار جو نزدیک مرا گہر آیا

کیون نزاکت نی نہ روکا ہی چہپنا مجکو | خواب مین میری عیادت کو وہ کیونکر آیا

نامہ عجز کا برعکس ملا مجکو جواب | نامہ بر لیکے شکایات کا دفتر آیا

مجہسی دعوی نکیا جائیگا اپنا ثابت | روبرو یار جو ای داور محشر آیا

کینہ رکہتا ہی قیامت کا وہ مجہسی ظالم | خواب مین بہی تو لیے ہاتہہ مین خنجر آیا

غیر کی کہنی پہ آفت کا ہو کیا اونکی یقین | قول دشمن کا کسی کو بہی ہی باور آیا

خونبہا فرط مسرت سی کیا ہمنی معاف | پیش قاضی جو مری قتل کا محضر آیا

ہمنی جب دیکہا تصور کی لگا کر عینک | ہر جگہہ یار کا نظارہ میسر آیا

عکس ہی سرخی لب کی وہ بنا صاف عقیق | پاس لبکی جو تری شیشہ کا ساغر آیا

دین و ایمان کا دلا آج خدا حافظ ہی | کہینچ کر ماتہی پہ قشقہ بت کافر آیا

یاد کیا آ گئی ابروی بتان کی محراب
غش پہ غش کیون تجھی واعظ سر منبر آیا

تاجور مین نی بُلایا تو وہ ظالم گھر سی
ننگی تلوار لیے تیر سا باہر آیا

قتل کو تیغ بکف تو جو ستمگر آیا
ہمہ تن شوق شہادت ہون مین بنکر آیا

بیخودی کا ہو برا مجکو خبر بہی نہوی
جب وہ وعدہ کی وفا کو مری گھر پر آیا

شور بختی پہ تری چاہیے رونا ای دل
تیری زخمون کو نمک بہی نہ میسر آیا

یاد مین قامت جانان کی مرا خون جگر
ہو کی فوارہ مری آنکھہ سی باہر آیا

فرط حیرت سے فلک ہو گیا گردش کو
سامنے یار کے گردش مین جو ساغر آیا

اوسکی منہہ سی جو اوٹھا پردہ تو کاسہ لیکر
بہر دریوزہ تجلوہ مہ انور آیا

صدمۂ رشک سے جان میری لبون پر آئی
لب جانان جو قریب لب ساغر آیا

تاجور دل مین غبار اونکی ہی باقی شاید
قاصد آیا ہے جو پہر کر وہ مکدر آیا

جب ترا درد مری سینے کے اندر آیا
الامان کہتا ہوا دل مرا باہر آیا

منتظر مرگ کا تھا اپنی مین ای شاہ مسیح
بچ گئی جان جو تو آج مری گھر آیا

مین نی اس ظلم کا انصاف خدا پر چھوڑا
کی خطا غیر نی غصہ تجھے مجھپر آیا

آپکی ہوتی کسی اور کو چاہین گے ہم
اعتبار اسکا بھلا آپ کو کیونکر آیا

گر گیا ہاتھ سے جلاد کی خنجر ہیہات
قتل کا عاشق شیدا کی جو نمبر آیا

دیکھہ کس طرح مرا دل غم فرقت مین تری
ہو کی خون اشک کی ساتھہ آنکھہ سی باہر آیا

چھیڑتا ہی دل بیمار محبت کو پھر
خیر دل کی نہین پھر دل مین تری نشتر آیا

کس مصیبت مین خدا جانی گرفتار ہوے
لوٹ کر نامہ بر آیا نہ کبوتر آیا

یاد جب آیا شب ہجر کا رونا اپنا
ڈبڈبائین مری آنکھین مرا جی بھر آیا

تاجور یہہ مری قسمت کہ شہادت نکلی
سر بکف کوچہ قاتل مین تو کہشر آیا

پرتوفگن جو باغ مین اوس رخ کا نور تہا
جو برگ حسن شجر کا تہا اک شمع طور تہا

ناصح شرابخانہ مین تشریف لائی کیون
ازبس یہ مرشان سی حضرت کی دور تہا

دیوانہ وار دشت نوردی جو ہہنی کی
بہلانا اپنی دل کا ہمین پر ضرور تہا

باز آتی اونکی بزم مین جانی سی کسطرح
کہنی مین کب ہماری دل ناصبور تہا

دل کو فگار تغافل سی کر دیا
ہرچند یہ نشانہ بہت اونسی دور تہا

مرنی پہ جان دیتا تہا دیدار کی لیی
تہا خواستگار خلد نہ مشتاق حور تہا

کیا خاک شادمان ہوئین ہم ہجر کی وصل سی
ہر روز ہجر کا ہمین یوم نشور تہا

تیری دہن پر اوسکو جو غنچہ کا تہا گمان
بلبل کی کچھ دماغ مین بیشک فتور تہا

عاشق کی مرگ کی خبر آئی تو یہ کہا
اللہ مغفرت کرے مرد غیور تہا

کس نی نظر سے اوسکو گرایا تہا جو
دیکھا جو سینہ چیر کی دل چور چور تہا

یہ سچ ہی ظلم آپکو کرنا ضرور تھا
لیکن توسط اسمین بہی خیر الامور تھا

آجاتی تم قرین محبت تو تھا یہ ہی
لیکن تمہاری شان تکبر سے دور تھا

بلبل نہ نام عشق کا لے دیکھ دل مرا
آنکھون سی خون ہو کی بہا کیا غیور تھا

کیون بر ہم اوسکی آنی سی ہوتا نہ ملک دل
ہر گام اوسکا فتنۂ یوم نشور تھا

سمجھا جو تونی اوس رخِ بیداغ کو قمر
ای عقل کیا حواس مین تیری فتور تھا

رسوا کیا عدونی مجھی قتل کیون کیا
پاداش اوسکو دینی تھی جسکا قصور تھا

رکھا قدم نہ دیدۂ حورانِ خلد پر
اس درجہ اون کو حسن پر اپنی غرور تھا

بیت الحزن بنا ہی کسی کے فراق مین
وہ دل جو **تاجور** کبھی بیت السرور تھا

کیون نہو دہوکا ہماری لیے کوہِ طور کا
ہی تجلی گاہ اون کے عارضِ پرنور کا

امتحان تمنی لیا اور بس قیامت آگئی
نالۂ عاشق اثر رکھتا ہی بانگِ صور کا

درد اسکی دل مین اب آٹھون پہر رہنی لگا — ہی صنم اللہ والی عاشقِ رنجور کا

جان و دل سی کیون نہون قربان ندو یار سا — ہی پری کا آپ مین انداز عالم حور کا

چشم تر کو دیکھکر عاشق کی کہتی ہین طبیب — بند ہونا ہی بہت دشوار اس ناسور کا

دل کی اپنی کی خوشامد مین کیا جھک کر سلام — شکر ہی نیچا ہوا سر اوس بتِ مغرور کا

بام پر جلوہ نظر آیا جو اوس کا تا جور
صاف نقشہ پھر گیا آنکھو نمین طور کا

ذکر کیا ہی حسن جانان کی بیان مین حور کا — یہ نظر کے روبرو ہی وہ ہی شہرہ دور کا

کیون نہ دل سی ہو جہان قربان کہ کہتا ہی وہ شوخ — صورت انسان کی پری کا حسن جلوہ حور کا

چشم گریان سینہ بریان جسم عریان ہی زرد — کچھ عجب نقشہ ہی اوسکی عاشقِ رنجور کا

سو رہی دنیا مین آکر کیا ذرا بیدار ہو — غافلو درپیش ابھی تمکو سفر ہے دور کا

مردی جی اوٹھینگی ہو جائیگا اک محشر بپا — نالۂ شبگیر مین میری اثر ہے صور کا

کہدو عیسیٰ سی کوئی دیکھو نہ ڈالو مجھہ پا تھہ
قابلِ درمان نہین ہی درد مہجور کا

نام ہم پیدا کرینگی مرکی فتِ دیار پر
دار پر چڑہ کر اگر شہرہ ہوا منصور کا

دل مین آکر اسکی رہ آنکھون مین پیا اسکی خیّال
تیری عاشق کو نہین بہاتا نظارہ دور کا

جب اوٹھایا اپنی رخ سی **تاجور** اوسنی نقاب
ہوش ّران ہوگئی سمجھا مین شعلہ طور کا

بیدار بخت خفتہ جو اک بار ہوگیا
رات اونکا مجھکو خواب مین دیدار ہوگیا

طفلی ہی خوب تہی کہ نہ واقف تہی عشق سے
جب ہم جوان ہوی تو یہہ آزار ہوگیا

سوتی مین پیار کرنی کو اوسکی جو مین چلا
آہٹ سی میری پاون کی بیدار ہوگیا

تنگ آگی ہمنی دل کو جو آزاد کر دیا
کاکل مین اونکی جاکی گرفتار ہوگیا

غیرون نی کچھہ کہا یا پڑہا نہین اگر
کیون **تاجور** وہ آپ سے بیزار ہوگیا

اونکا سا نہین حسن و جمال اور بشر کا
وہ نور وہ جلوہ نہین خورشید و قمر کا

ابروی خمیدہ ترا اور دل کا مرا داغ
تلوار کا پھل وہ ہی تو یہ پھول سپر کا

ہی جسکا پرستار ہر اک شیخ و برہمن
بیٹھا ہون گدا بنکی مین اوس شاہ کی در کا

کیون آج بہت خرم و بشاش ہی یہ دل
دیدار ہوا کیا تجھی اوس شک قمر کا

گر ٹھیس لگی تار نظر کی تو لچک جا ہی
یہہ حال نزاکت سے ہی اوس پتلی کمر کا

دل مفت مرا لیجیی عزت مری کیجی
تو قیر کا خواہان ہون طالب نہین زر کا

خوشبو سے دماغ دل و جان کیجی معطر
میلا ہی دوپٹہ جو دیا ہی تجھی سر کا

کیون جی مرا کھٹا نہ کرو ہو کی ترشرو
چکھا ہی نہین ذائقہ الفت کی ثمر کا

اوسکا بھی دل آیا جو کہین میری طرح سی
ہوجائیگا قائل مری نالونکی اثر کا

ای تاجور اوس بت کی تلون کا ہی رونا
وعدہ ہی کبھی شام کا اور گاہ سحر کا

ہمدم نہ رہا دل کا نہ ہمراز جگر کا
رکہا تری الفت نی ادہر کا نہ ادہر کا

وہ زلف لپٹ جاتی ہین گہ تک ہی کمر سی
بن بن کی بگڑ جاتا ہی نقشہ مری گہر کا

وہ غیرت خورشید اگر جلوہ نما ہو
یان شام شب وصل ہی عالم ہو سحر کا

ہی میری جبین سائی سی اب قبلۂ حاجات
یہ مرتبہ پہلی تو نہ تہا آپ کی در کا

دم سینہ مین کہتا ہی ہو چلنی پہ طپیا
یہ آمد و شد میری ہی پیغام سفر کا

فرق اسمین سر مو نہین سر کاٹ کی رکہدون
خنجر مجہی ہاتہہ آئی اگر تیری کمر کا

یاد آتی ہی ای تاجور اوس شوخ کی پیہم
اللہ نگہبان ہی اس دیدۂ تر کا

ہر ادا کا تری پاتا ہون مین انداز نیا
ضد نئی عشوہ نیا غمزہ نیا ناز نیا

دلکی بات اپنی وہ اب کیون نہین کہتا ہمسے
کہین پیدا نہ کیا ہو کوئی ہمراز نیا

چغلیان کہانیکو میری مرا دل کیا کم ہی
کیا ضرورت ہی کہ ڈہونڈہو کوئی غماز نیا

نگہہِ ناز گہی لیتی ہی دل گاہ جگر
روز کرتا ہی شکار آپ کا شہباز نیا

مین سلام آپ کو سو بار کرونگا صاحب
مجہہ سا کر لوگی جو پیدا کوئی جانباز نیا

مارتی ہجر سی ہو وصل سی زندہ کرتی
آپکی ذات سی پیدا ہی یہ اعجاز نیا

دل سی جو کہتا ہون وہ اونسی لگا دیتا ہے
اور ہی چاہیے مجکو کوئی ہمراز نیا

دیکہین کیا ہوتا ہی انجام ہماری دلکا
اونکی آغازِ جوانی کا ہے انداز نیا

شمع کہلاتی ہو محفلمین گلستانمین بہار
ہر جگہہ پاتی ہین ہم آپ کا اعزاز نیا

لی گیا ساتہہ اوڑا کر تری نگ رخ کو
طائرِ روح کا دیکہا مری پرواز نیا

تاجور یار نئی ڈہنگ کی کرتا ہی ستم
چاہیی ہو تری نالون کا بہی انداز نیا

روز آآکی دکہاتا ہی مجہی ناز نیا
دلربائی کا ہی اوس شوخکی انداز نیا

دل مرا توڑ کی آنکہون مین جگہہ دی مجکو
دی عوض گہر کی گہر اہی خانہ برانداز نیا

دل بجاہی تغیرِ یاد کا بدلون انداز ۔۔۔ نغمۂ تازہ سناؤن جو ملی ساز نیا

ہین بہت اور بہی معشوق ولیکن تیری ۔۔۔ ہی ادا سب سی نئی سب سے ہی انداز نیا

دل نی سازِ نسی کیا جا کی خدا حافظ ہے ۔۔۔ کہا ئین وہ ہو کا نہ کہین پہونچا ہی وہ مبارز نیا

تان میں یک کی جو لی گل ہو ہی یا شمع حیات ۔۔۔ ہی تمہارا اثرِ شعلۂ آواز نیا

لیجیی تازہ عنایت کی نظر سی دلکو ۔۔۔ چاہیی صید کو اس مرغ کی شہباز نیا

تم چہپایا کرو نظرون سی یہ جوبن کا اوبہار ۔۔۔ سبکو خوش آتا ہی ہر چیز کا انداز نیا

ابتدا ہی سی خدائی یہ دیا ہی رتبہ
تاجور آج نہین کچہہ ترا اعزاز نیا

پڑا ہی اونکی نظر سے معاملہ دل کا ۔۔۔ کریگا کون بجز تیغ فیصلہ دل کا

نگاہ ملتی ہی اونسی مین دلکو بیٹہا ۔۔۔ لٹا ہی پہلی ہی منزل مین قافلہ دل کا

کمانِ ابروِ جانا نکی جب کشش دیکہی ۔۔۔ نکل گیا صفتِ تیر حوصلہ دلکا

اجل ہی کہیل ہی سر یہ تو دیکہتی ہین
دکہائی دیکہیئی کیا اور ولولہ دل کا

فراز ہفت فلک سی گزر کی نالہ نی
ملایا عرش سی آخر کو سلسلہ دل کا

جفا و جور و ستم اونکی ساری بہول گیا
گلی سی ملتی ہی جاتا رہا گلہ دل کا

کبہی ہی نالہ و شیون کبہی ہی آہ و بکا
ٹہر گیا ہی مدت سے مشغلہ دل کا

ہی ایک شیشہ کہ پُر ہی شراب الفت سے
جہلک رہا ہی جو پہلو مین آبلہ دل کا

ہی خوب جوڑ برابر کا لطف آئیگا
ہوا جو تاجور اوسنی مقابلہ دل کا

عشاق مین ای جان غنیمت مرا دم تہا
سر تہا مرا جسجا کہ ترا نقش قدم تہا

بات اوسنی کبہی کوئی نکی میری خوشی کی
مرکز ہی جو دیکہا تو یہی دلمین الم تہا

فرمایئی کس ظلم کی لکہی تہی شکایت
دکہلایئی کس خط مین یہ مضمون رقم تہا

اب چہیڑتی ہین مجکو تو لطف سی سبب کیا
پہلی تو رگ و پی مین بہرا شوق ستم تہا

غیرون کو کبھی تجھسی کوئی رنج نہ پہنچا
غم میری ہی تقدیر مین انکو تم تھا

دہوکی مین تمہی گھر کے ہوا ہمکو میسر
قسمت مین ہماری جو لکھا لوٹ م تھا

ناخوش تو ہوی وہ یہ عدو کی ہی شرارت
ای تاجور ابتک تو بہت انکا کہا تھا

وصل مین بہی غم مرا ہمدم رہا
ہجر کا پیش نظر عالم رہا

بلبلونکی وصل گل تک تہی فغان
عمر بہر یان تو یہی عالم رہا

آگئی آنکہون مین کیا لخت جگر
آتی آتی خون دل کیون تہم رہا

یہ تو اوس بت کی ادای خاص ہے
کیا گلہ ہی مجہسی گر برہم رہا

دل کو روکر بیٹہنا دم کا پڑا
گہر مین عاشق کے سدا ماتم رہا

یاد رہ رہ کر جو آئی یار کی
درد اوٹہ اوٹہ کر مرا تہم رہا

تمکو پاکر دل کی کہو جانی کا غم
گو رہا لیکن نہایت کم رہا

جو رسی اپنی خجل ہین آپ کیون
خوش رہا جبتک مین اسکا غم رہا

پوچھتی کیا ہو شب فرقت کا حال
دل سی غم اور غم سی مین توام رہا

دیکھکر محراب کعبہ دیر تک
محو یادِ ابروِ پُرخم رہا

خواب مین بوسہ لیا تہا زلف کا
مدتون تک مجہسی وہ برہم رہا

یادِ حق سے تاجور غافل نہو
وقت فرصت کا بہت ہی کم رہا

گزر دل مین ہوا ہی آج کسکے تیرِ مژگانکا
کہ جاری ہر بُنِ مو سی ہی چشمہ آب پیکانکا

ہوا دیوانہ جسنی اک نظر دیکھا تجہی ظالم
ترا جلوہ ہی دشمن جیب و دامان گریبانکا

ہین تابع جن و انسان سب سوادِ خطِ جانانکی
دیا ہی مرتبہ کیا مور کو حق نی سلیمان کا

مری دل سی نکل جاتی خیال اونکی نزاکت کا
یہ شیشہ ہوتی والا ہی نشانہ سنگ طفلانکا

بحمداللہ تہا تاجور کو یاد وفا تونے
ادا شکر اوس سی ہو سکتا نہین تیری احسانکا

ہی مائل فتنہ پردازی پہ جلوہ حسنِ جانان کا
الٰہی تو نگہبان ہی مسلمانون کی ایمان کا

تمہاری گیسوئے پرپیچ کو آیا تو کیا آیا
دکھانا پیچ و خم اپنا چھپانا روی تابان کا

یہ دل ہی یہ جگر موجود ہی سر سینہ حاضر ہی
چلاؤ تیغ ابرو کی لگاؤ تیر مژگان کا

نہو کیون رشکِ خورشید میری دل کا آئینہ
پڑا ہی اوسمین عکس اک غیرتِ خورشید تابانکا

درِ دولت پر اوسکی خوبرو سب باج لاتی ہین
لقب اوسکو ملا ہی اس نظر سی شاہِ خوبان کا

مجھی ناحق ستاتی ہین تمہاری گیسوئے مشکین
یہ کافر صبر کیون لیتی ہین اک مردِ مسلمانکا
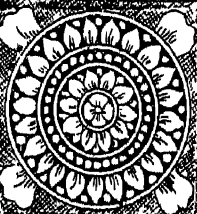
دبستانِ محبت مین ہون بیٹھا تاجور جب سے
سبق دن رات پڑہتا ہون کتابِ روی جانانکا
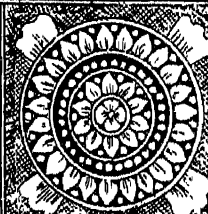
کوئی عاشق نہ شادمان دیکھا
سب کو کرتی ہوی فغان دیکھا

دیکھی لاکھون حسین دنیا مین
پر نہ تجھسا کوئی جوان دیکھا

دل یہ کہتا تھا کیجیی سجدہ
یار کو جب شہ جہان دیکھا

نیچے جب اوٹھا لیا اوسنے
شہر کو دم مین نیچا ن دیکھا

محو ایسا ترے خیال مین ہون
تو ہی آیا نظر جہان دیکھا

نہ فغان کی نہ کوئی نالہ کیا
ابھی تمنے مجھی کہان دیکھا

دل کو چھانی کیا مژہ نی ترے
اثر تیر بے کمان دیکھا

دار فانی کو چھوڑ کر ہمنے
عرش کی نیچے آشیان دیکھا

بزم مین اوسکی تاجور کی سوا
جو گیا اوسکو شادمان دیکھا

تمہاری عشق مین ہمنی یہ جانِ جان دیکھا
تڑپتی دل کو اور آنکھون کو خونچکان دیکھا

کبھی گیا مین بیابان مین گاہ گلشن مین
ولی نہ دل کو کہین مین نی شادمان دیکھا

فرشتی کہنی لگی ڈر کی یا الٰہی خیر
تمہاری ہجر مین جب سوی آسمان دیکھا

بڑھا یا غیر سے کیون ربط چھوڑ کر مجکو
مری وفاؤن مین کیا نقص میری جان دیکھا

ذلیل دوست تری بزم مین عدو ہین عزیز
کہین جو ہمنی ندیکہا تہا وہ یہان دیکہا

اوٹہا جو ایک معاً آگی دوسرا بیٹہا
نہ ہمنی آپکا خالی کبہی مکان دیکہا

ہی دیر و کعبہ کا کیا ذکر پہر تو یہہ ہوا
تری تلاش مین دشمن کا آستان دیکہا

عنانِ صبر چہٹی صاف ہاتہہ سی میری
جلو مین تیری جب اغیار کو دوان دیکہا

کمال عشق کی عالم کا کیا کہون احوال
نہ وان زمین نظر آئی نہ آسمان دیکہا

سمجہہ کے کعبہ اوسی شیخ نی طواف کیا
جو چل سکے ساتہہ مری تیر آستان دیکہا

ہماری قدر نہ کی تمنی گو تمہاری لیی
کیا تباہ تمام اپنا خاندان دیکہا
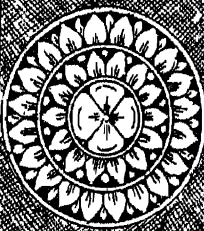
تمہاری تیغ تعدی سی تاجور نی کبہی
کیا نہ خوف ذرا وقتِ امتحان دیکہا
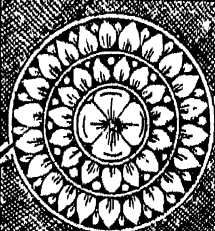
نگاہِ یار سی عالم کو نیم جان دیکہا
یہہ تیر چلتے ہوی ہمنی بی کمان دیکہا

ادا و غمزہ و عشوہ ہین سبکی سب خونریز
تمہاری عشق مین سبکو عدوی جان دیکہا

فغان کی ڈرسی فرشتون مین ٹرگئی ہلچل
اوٹھا کی ہمنی جو سر سوی آسمان دیکھا

یقین ہوا کہ بس اب جان سی یہ جائیگا
ذرا بھی جس سی تمہین ہمنی بدگمان دیکھا

ہی پیر چرخ جہاندیدہ اوس سی پوچھینگی
کوئی جہان مین تمسا بھی نوجوان دیکھا

دل اپنا خاک ہوا جلکی ہجر مین لیکن
نہ آگ ہی نظر آئی نہ کچھہ دھوان دیکھا

پیامبر ہوا خوش جا کی ایسا یار کی گھر
کہ گویا ہو گئی معراج لامکان دیکھا

سنا کہان ہی ابھی اوسکا نالہ و شیون
ہی **تاجور** کو ابھی آپ نی کہان دیکھا

وہ دل کہ مقام اوسکا سرِ عرش برین تھا
کل دیکھا تو اوس کوچہ مین پیوند زمین تھا

کیا شکوہ بیداد کرین جا کی ہم اونسے
وہ ایسی ہین کیا پہلی یہ معلوم نہین تھا

دیر و حرم و صومعہ پر کچھہ نہین موقوف
دل سی تجھی ڈھونڈہا ہی جہان جسنی ہین تھا

خاطر سی ترِی جھوٹ کو کہدیتی تھی سچ ہم
ورنہ تری باتون کا یہان کس کو یقین تھا

تہی جلوہ نما آئینہ حسن کے جوہر | یا عاشق بیتاب یہ وہ چین بجبین تہا
دہوکا یہ ہوا ابر مین خورشید ہی پنہان | چہوڑی ہوئی زلفون کو جو رخ پر وہ حسین تہا
شکوہ یہ تغافل کی خفا آپ تہی جن پہ | اللہ کا ہی شکر کہ مین اونمین نہین تہا
پہونچا دیا نالہ کو مری اوج فلک پر | دل نی جو مری ہمصفت روح امین تہا
کیا حال مرا اوسکو سنایا تہا کسی نے | کیون آج وہ افسردہ تہا غمگین تہا حزین تہا
عقبیٰ کا اودہر خوف ادہر تیرا تصور | کچہہ دل کا عجب حال دم باز پسین تہا

کی تاجور امداد تصور نی کچہہ ایسی
شب جلوہ نما تہی وہ جہان مین بہی وہین تہا

کچہہ مین ہی فقیر اوس در دولت کا نہین تہا | دیکہا تو ہر اک شاہ وہان خاک نشین تہا
شک تہا ہمین کل ماہ و ثریا کی قرین کا | افشان جو لگائی ہوی وہ ماہ جبین تہا
اب جہوٹ سمجہتی ہین وہ سچ کو بہی مری حیف | آگی تو مری جہوٹ کا بہی اونکو یقین تہا

ہوتا تہا گمان چاند فلک پر بہی نمایان
کوٹہی پہ کہڑا شب کو جو وہ ماہ جبین تہا

معلوم خیانت ہوی جب یار رکہا دل
پہلی تو بہت آنکہو سمجہا مین امین تہا

تہا قہر مجہی پر نظر مہر تہی سب پر
سب شاد تہی محفل مین تری مین ہی حزین تہا

مضطر ہی ہا دونون جگہہ آکیا عاشق
چین اوسکو زمین پر نہ سکون زیر زمین تہا

ہوجاتا تہا غش دیکہتی ہی صورت زیبا
دل میر الڑکپن مین بہی الفت کا رہین تہا

تم کون اگر اوس بت کافر کو دیا دل
مال اپنا تہا کچہہ شیخ تمہارا تو نہین تہا

جان اوسکی خیال لب جانبخش نی رکہلی
ورنہ ترا بیمار تو مرنی کے قرین تہا

رہتی تہی سدا یاد بتان **تاجور** اسمین
دل تہا مرا الفت مین کہ بتخانۂ چین تہا

حال اوس دہن تنگ کا اصلا نہین کہلتا
ہی یہ بہی کہ نہین حیف یہ عقدا نہین کہلتا

جلوت مین جو ہو شرم تو ہو قہر تو یہ ہے
خلوت مین بہی بند اونکی قبا کا نہین کہلتا

جو بل مری قسمت کا تہا کیا آگیا آمین
کیون زلف کا پیچ ای ستم آرا نہین کُہلتا

آیا تو مین کیا خوش ہون کہ مطلب کسی عنوان
مکتوب بت ہوش ربا کا نہین کہلتا

حیران ہون طرفدار ہو تم میری کہ اوسکے
ای حضرتِ دل حال ہمارا نہین کہلتا

کس طرح کرین جا کی وہان عرض تمنا
مُنہ رعب سی اوس شوخ کی اپنا نہین کہلتا

جب مین نی کہا بوسہ مین لونگا تو وہ بولے
اس مُنہ پہ کسی طرح یہ دعوا نہین کہلتا

بولون گا تو رہ جاؤ گی مُنہ اپنا سا لیکر
جبتک کہ مرا مُنہ نہین کہلتا نہین کُہلتا
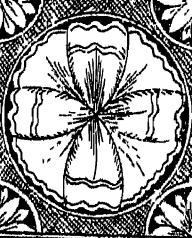
ای **تاجور** اس ڈر سی کہ مین جانی نپاؤن
در بند ہی رہتا ہی کسیکا نہین کُہلتا
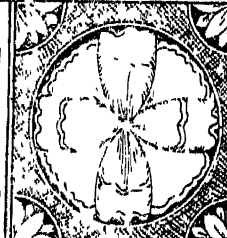
کل جہان تیغ اوسکی سرگرم جفا تہی مین نہتا
کیا ازل مین جسجگہہ بٹتی قضا تہی مین نہتا

یہان کس کر اسنی مجہی تجکو کیا رسوای خلق
زلف پیچان کی تری ساری خطا تہی مین نہتا

ہو گئی زائل جو سرخی دست پای یار کی
خون دل کہتا تہا کیا کیجی حنا تہی مین نہتا

جلتا پھنکتا کیون نہ شب شمع و پروانہ کیطرح
شمع و پروانہ کو اوس محفل مین جا تہی مین نہ تہا

روی جانان مجہسی کہتا ہی کہ دل کاکل مانگ
کہات مین اوسکی یہی کالی بلا تہی مین نہ تہا

مجمعِ اغیار مین تہا وہ مسیحا جلوہ گر
حیف میری دردِ دل کی ان دوا تہی مین نہ تہا

کہتی ہین مجہسی عبث دعوی ہی دل کا آپکو
راہزن اوسکی نگاہ دلربا تہی مین نہ تہا

جور اونہین اگلی دلائی یاد تو کہنے لگے
باعث اسکا دلبری کی ابتدا تہی مین نہ تہا

غیر نی رسوا کیا تہا تہی سزا دینی اوسے
مجہسے کیون جی پہر گیا کچہہ اوسکا سا تہی مین نہ تہا

نامہ و پیغام جب بہیجا اونہین دل نی کہا
کیا کبوتر اسکی لائق تہا صبا تہی مین نہ تہا

تاجور کہتی ہین وہ جسنی تجہی صدمی دیے
ناز تہا شوخی تہی غمزہ تہا ادا تہی مین نہ تہا

پیِ گلگشت چمن مین جو وہ گلرو آیا
چین بلبل کو نہ پہرون کسی پہلو آیا

تاری گن گن کی سدا ہمنی گزارین راتین
آہ تقدیر نہ چمکی نہ وہ مہرو آیا

یار اور آئی مری پاس دلا حیرت ہے
ایسی کیا چال چلی جس سی وہ بدخو آیا

ایسی بیخود ہوی وہ دیکھہ کی صورت اپنی
آینہ ہاتہہ سے جہٹکر سرِ زانو آیا

تاری بنجاینگے اک آن مین جتنی ہین حباب
چاندنی دیکھنی وہ مہ جو لبِ جو آیا

پہر ہی داؤ مین اغیار کے آجاتا ہی
آہ قابو مین ہمارے نہ کبہی تو آیا

تاجور ہی کا جگر تہا کہ غمِ ہجر مین بہی
نہ فغان کی نہ کبہی آنکھہ مین آنسو آیا

دعوی بہت ہی دلکو مری اوسکی چاہ کا
جب جانین ہم کہ رنگ جمائی نباہ کا

منہ اوسکا تکتی ہی صفِ محشر کہڑی ہوی
پرسان نہین ہی کوئی بہی مجہہ دادخواہ کا

خیر انکی ہی اسیمین کہ سیدہی ہی نظر
ہی قہر اہلِ عشق سی پہرنا نگاہ کا

دشمن بہی سنکے اشک بہاتا ہی مبدم
ہوتا ہی ذکر جب مری حالِ تباہ کا

اوس مہروش کی حسن کا مہ ہوگیا غلام
ہالہ نہین یہ حلقۂ طاعت ہے ماہ کا

جو کچھ ہی جرم دل کا ہی میرا ہی کیا قصور
کرتا ہی خون کس لیی محب بیگناہ کا

انکار قتل کرنے نہ دیگا غرور حسن
محتاج مین نہین ہون ستمگر گواہ کا

کس پر لگایا ہاتھ صفائی سی یار نی
مقتل مین آج شور ہی کیون واہ واہ کا

معلوم کر لو چشم تر و روی زرد سے
ہی پوچھنا ہی کیا مری حال تباہ کا

الفت ہو تاجور کو تری یارب اسقدر
باقی رہی نہ دھیان اوسی عز و جاہ کا

اون کا ذقن نمونہ ہی یوسف کی چاہ کا
یان عشق مین ہی طور زلیخا کی چاہ کا

کیا جانتی نہین ہین تلون کا اپنی چال
وہ اور ہم سے وعدہ کرینگی نباہ کا

چھوڑی نہین ہین گیسوی شبرنگ دوش پر
جوڑا یہ اوسنے پالا ہے مار سیاہ کا

تیغ نگاہ ناز جو قبضہ مین ہے تری
رہتا ہی میری پاس ہی اک تیر آہ کا

اغیار بار یاب ہین ہر روز بزم مین
جانا مری نصیب مین ہے گاہ گاہ کا

ذات و صفت سی بحث نہین کیش عشق مین
یکسان ہی اسمین رتبہ گدا اور شاہ کا

آخر وفای عہد کا بہی کوئی وقت ہے
وعدہ ہمیشہ کرتے ہو شام و پگاہ کا

دل سی نکل کے آہ نی پایا یہہ مرتبہ
طرہ بنی وہ جا کی کسیکی کلاہ کا

تیغ نظر ہی تیری وہ قاتل کہ الاماں
ملتا نہین مقام کسیکو پناہ کا

ضعف اپنا نازکی سی ہی اونکی بڑہا ہوا
دونون مین فرق باقی ہین ہم کوہ کاہ کا

ہین جسکی بارگاہ کے دریوزہ گر ملوک
ہون تاجور غلام مین اوس بادشاہ کا

تمہاری گیسوی مشکین مین جبکہ شانہ ہوا
تو اوسکی بو سے معطر یہ سب زمانہ ہوا

نہ مثل دام مشبک ہو کیون جگر میرا
کہ یہ خدنگ نگہہ کا تری نشانہ ہوا

گیا تہا شکوہ اغیار تم بگڑ بیٹہے
تمہین ہماری ستانیکو اک بہانہ ہوا

گیا جو بزم سی وہ شمع رو ہوا اندہیر
ہماری نظرون مین تاریک سب زمانہ ہوا

ہماری طائرِ دل کا پتہ نہین ملتا
تمہاری زلف مین کیا اوسکا آشیانہ ہوا

خزان کی طرح ہوا رنگ زرد وی بہار
وہ سیر کرکے گلستان سی جب روانہ ہوا

وہ سو گئی جو کہا مین نی حالِ دل ای وای
فسانہ گو مین ہوا حال دل فسانہ ہوا

بہا کی لیگئی مجھہ زار کو وہان آنسو
زہی نصیب میسر وہ آستانہ ہوا

ہزار ہمنی لبھایا منایا پرچایا
وہ **تاجور** کسی صورت سی آشنا نہ ہوا

سنا ہی شوق ان وزرون ہی انکو شعر خوانی کا
پڑہین کاش ایکہی مطلع مری دیوانِ ثانی کا

اگرچہ وصل کا مژدہ سنایا آکی قاصد نی
دلی دل کو یقین آتا نہین قولِ زبانی کا

کبھی وحشت اوٹھاتی ہی کبھی حسرت بٹھاتی ہی
نہین باقی رہا کچھہ لطف ہرگز زندگانی کا

لگایا مرہم زنگار گویا میری زخمون پر
دکھا کر تمنی جوبن سبز جامہ مین جوانی کا

ہزارون داستانین سیکڑون قصہ سنا کہبہی
مزہ اون مین کہان میری غمِ دل کی کہانی کا

رقیبون کا ہوا دل داغ فرط رشک و حسرت سے
دیا چھلا جو اپنا ہمکو اوس بت نے نشانیکا

بہینگے ابتو خون کی ندیان ہر سو خدا حافظ
بہت اونکو ہوا ہی شوق مشق تیغ رانیکا

کسی کی زلف نے بیٹھے بٹھائی دلکو پھنسایا ہے
فلک سی کیا کرین شکوہ بلای ناگہانیکا

شکایتہای ہجران تا بجور سے چاہیے سننا
نہین ہی کام یان ای جان عالم درمیانیکا

ہوا ہی شوق مجکو جبسی اون جانفشانیکا
تصور تک نہین آتا ہی دل مین زندگانی کا

کہینچی کس طرح حسن روز افزون کا تری نقشہ
تصور سی ہی اوسکی رنگ فق بہزاد و مانی کا

مسخر کرلیا تیغ نظر سے عالم دل کو
ملا کیا مرتبہ اوس شوخ کو صاحبقرانی کا

کیا واعظ نے ذکر فتنہ آخر زمان جسدم
مجہی یاد آیا ہنگامہ تری جوش جوانی کا

وہ آکر ناز سے گرم ہم خندہ لگا جائین
تو ہوجاوی علاج اچھا مری زخم نہانیکا

تمہاری خوش بیانی ہی بہت مشہور عالم مین
مگر میری لیی یہ گلہ ہی بدزبانی کا

سناتا حال دل اپنا نئی انداز سی ہمدم
نہوتا تاجور گر خوف اونکی سرگرانی کا

نہ دیکہا آہ کچہہ نقصان خنجر کی روانی کا
کیا قاتل نی اُلٹا شکوہ میری سخت جانیکا

شفق پہولی نظر آئی یکایک ہمکو دریا مین
پڑا جب عکس اوس گل کی لباسِ ارغوانیکا

دوپٹہ مین چہپایا کس لیی سیب ذقن ہمسے
علاج اس سی کروگی اورکسکی ناتوانی کا

سنین جب گالیان اونکی خلاف اوسکی ہوا ثابت
جہان مین غلغلہ تہا ان ہتونکی بیدہانیکا

نکلتی ہی جو منہ سی بات وہ گویا معما ہے
ہتو کسکو سلیقہ ہے تمہاری مزدانیکا

نہ ہم ہین موسیِ عمران نہ شمع طور وہ پہر کیون
سناتی ہین ہمیشہ ہم کو فقرہ لن ترانی کا

بلاکر روبرو اپنی جو اُڑواؤگی سر میرا
کرونگا شکر مرکر بہی تمہاری مہربانیکا

ستار کہا ہی ہمکو گردشِ گردونِ گردان نے
پسند آئی تو کیا خاک آئی رہنا دارِ فانیکا

یقین ہی سنگ خارا کا جگر بہی آب ہو جا لے
سناؤن تاجور قصہ جو اپنی دردِ نہانی کا

گزر الفت مین یان ممکن نہین ہی شادمانیکا / کہ قبضہ جانۂ دل پر ہی اندوہِ نہانیکا

اوڑا دی بات مطلب کی ولو سپر کی یہ چالاکے / کہ خط بہیجا ہماری نام بہیر و نشانی کا

پڑہی در پر تیون کی آ کی قسمت اسکو کہتے ہین / بڑہا کیا اللہ اللہ مرتبہ بردیمانے کا

یہان جانیکا مانع ضعف و ان عذرِ نزاکت ہے / مبارک دل کو صدمہ ہو فراقِ جاودانیکا

دہانِ تنگ کا نقشہ تری جب کہینچنا چاہا / ذرا سا منہ نکل آیا وہین بہزاد و مانی کا

صراحی نی سرِ محفل یہ کیسا قہقہہ مارا / بہر اکیا جام ساقی نی شرابِ ارغوانی کا

گہڑی پل مین ہنساتا ہی گہڑی پل مین رولاتا ہے / نیا انداز ہی ہر وقت دورِ آسمانی کا

دکہانی ہی کو تہا چاہِ زنخدان تشنہ کامونکو / پلایا آجتک تمنی نہ کوئی گہونٹ پانی کا
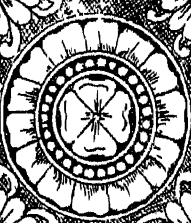
عدو تیری گلی مین بہی بہٹک جاتی تو مین جانون / جو بخشا تاجور کو تونی عہدہ پاسبانیکا
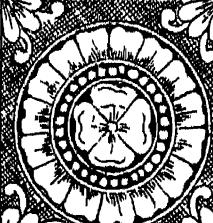
جو وعدہ کر کے اوٹہی ہین وہ کل کی آنیکا / نہین ہی ہمیہ کچھ احسان عوض ہی جانیکا

بڑہی جو حد سی محبت ہماری لگی سے
ہوا ہی حوصلہ خنجر کے آزمانے کا

مکان سجایا ہی خود بن سنور کی بیٹھی ہو
ہی انتظار کہو آج کسکے آنے کا

صفت رقیب کی کرتی ہو جب مین آتا ہون
یہ طرز خوب نکالا مرے جلانے کا

تم آؤ خواہ نہ آؤ مگر مین گہر اپنے
عدو کو ساتھہ تمہارے نہین بلانیکا

ہزار دی ملک الموت جلد کا لالچ
مین مرکے بہی نہین کوچہ سی تیری جانیکا

دکہا کی تابش دندان گراتی ہو بجلی
کہان کسی مین یہ انداز مسکرانے کا

اب اونکی ساتھہ ہی ہنستی ہین ہر گہڑی غماز
کچہہ اب محل ہی نہین حالِ دل سنانی کا

کوئی سوال کری تا نہ وصل کا اون سے
یہ مدعا ہی فقط ناک بہون چڑہانے کا

ہزار ظلم کرو لاکہہ دو مجہی دشنام
تمہارا شکوہ زبان پر نہین ملانیکا

شبِ وصال ہی گہونگہٹ کو طاق پر رکہو
تمہین بتاؤ یہ موقع ہی منہہ چہپانی کا

تلاش تجہکو حسینونکی ہی عبث اے دل
دماغ کسکو ہی یان بارِ غم اوٹہانیکا

نگاہِ ناز کا ناوک ہماری لپ لگا
اگر ہی شوق نشانہ تجھی اوڑانی کا

غرورِ حسن مین جو چاہو یان ستم کر لو
ملے گا تمکو مزہ حشر مین ستانے کا

کبھی ہی وصل سی اقرار اور کبھی انکار
طریقہ خوب ہے یہ مارنی جلانے کا

نہین ہے مدنظر تا جور کے گھر آنا
کیا ہے اس لیے حیلہ حنا لگانے کا

جہان مین جن کو دعوی تہا بہت کچہہ پارسائیکا
وہ دم بہرتی ہین انہ روزون بتونکی آشنائیکا

ستا تقدیر کا لکھا ہوا اپنی نہ یا قسمت
رہا گو مدتون شغل اونکے در پہ جبہہ سائیکا

وہ کہتی ہین عدو تیری طرح دم ہی نہین سکتا
بہلائی مین بہی میری ایک پہلو ہی ثُرائیکا

لگانا پنجہ مرجان مری تربت پہ لازم ہی
مین کشتہ ہون عزیزو یار کی دستِ حنائیکا

سبب کیا ہی جمالِ اورونکا آنکہونمین نہین کُہبتا
ملا کیا حسن مین حصہ تمہین ساری خدائیکا

شکن ہر وقت پیشانی پہ بل ابرو پہ رکہتی ہین
قیافے سے ہی ظاہر حال اونکی کج ادائیکا

نہ آیا بعد مردن میری لاشہ پر بھی تو ظالم
لیی جاتا ہون دل پر داغ تیری بیوفائی کا

خدا جانی بلا کیا ہی مزہ اسکو اسیری مین
نہین پر کہتا ہی دل قصد اونکی زلفون سی رہائی کا

ہوی ہین مبتلا ہم در بانی کی خدمت پر
ملیگا کس طرح موقع ہمین وان تک رسائی کا

وہ ہر دم تاجور رکھتی ہین صحبت گرم غیرون سی
گلہ ہمکو رہا طالع کی اپنے نارسائی کا

یہی سب کچھ ہی عمر رہون مین افضالِ الٰہی کا
مری آگی نہین ہی مرتبہ کچھہ بادشاہی کا

رہینگی عمر بھر کالی تمہاری گیسوِ مشکین
پڑا ہی عکس او نپر میری آتونکی سیاہی کا

محبت مین تمہاری کھو چکا دین و دل و دولت
مری جان پوچھتی ہو حال کیا میری تباہی کا

دلِ بیتاب کو میری تڑپنی کی اجازت دو
تماشا دیکھنا ہی گر تمہین بی آب ماہی کا

ادائین آپکی گر حشر ڈہاتی ہین تو کیا غم ہی
قیامت نام ہی یان بھی وہ آہِ صبحگاہی کا

شکایت ان بتونکی ہمسی کیجائیگی کس دلسی
ارادہ کیا کرین پیش خدا ہم دادخواہی کا

جفائیں تاجور پر کر چکا بس انتہا ظالم
پھر اوس پر قہر یہ ہی ادعا ہی بیگناہی کا

وہ ہی حسن میں آج شہرہ کسی کا
کہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا کسی کا

بہت تمنی دیکھا چمن کو عنادل
چلو دیکھو اب وہی زیبا کسی کا

یکفت تیغ کین گھر سے نکلا ہی باہر
خدا جانے کیا ہی ارادہ کسی کا

لب و آتشین سے آتا ہے ہمکو
جلانا کسیکا جلانا کسیکا

کہوں کیا کہ کیا حال کرتا ہی دلکا
چورا کر نظر مسکرانا کسی کا

ملک الاماں کے سوا کیا کہینگے
فلک پر جو پہونچیگا نالہ کسی کا

جھڑک کر نگر گفتگو ایسی واعظ
مرا دل ہی نازوں کا پالا کسی کا

نسیم سحر ناز کرتی جو آئی
تو یاد آ گیا ہم کو آنا کسی کا

ملی اوسکو دم بھر نہ راحت کسی دن
ہوا تاجور جب سی شیدا کسی کا

اوڑا لیگیا جی جب آنا کسی کا
تو جانا غضب ڈہائیگا کیا کسی کا

غضب تہا کسی کا شبِ وصل آنا
وہ شرما کی پہر بیٹہ جانا کسی کا

ملا نا نہین کوئی اوس ماہرو سے
ہی گردش مین ایسا ستارا کسی کا

گرفتار ہین تیری قاضی و مفتی
بہلا پہر سُنے کون دعوا کسی کا

فرشتے کہینگے کہ آئی قیامت
فلک پر جو پہونچیگا نالہ کسی کا

ہوا باندہتا ہون مین آہِ رسا کی
کوئی دم مین اوٹہتا ہی ڈیرا کسی کا

کسیکی زلف سے گری چاند و سورج
کُہبا ایسا آنکہون مین جلوا کسی کا

چلے آؤ تیور بدل کر کسی دن
جو ہو تم کو منظور مرنا کسی کا

سوا اسکے یا تیری ہر اک ادا کے
نہین زور عاشق پہ چلتا کسی کا

مئی عشقِ جانان سی مدہوش ہین سب
سُنے تاجور کون کہنا کسی کا

دلآویز ہی نقشہ ایسا کسیکا
کہ ہر دل پہ ہی نقش بیٹھا کسی کا

نصیحت عبث مجکو کرتا ہی ناصح
کبھی ہمنی مانا ہے کہنا کسی کا

نہین ضبط نالہ کی طاقت ہی اب
کوئی دم مین کہلتا ہی پردا کسی کا

دل آٹھون پہر دہیان مین ہی بو نکلے
گروہی کسیکا نہ چیلا کسی کا

کسی کا تماشائی ہی اک زمانہ
زمانہ کا میلا ہے جلوا کسی کا

نہین چومتا پی سب ہاتہہ اپنے
مجھی ہاتہہ آیا ہے چہلا کسی کا

ہوئی **تاجورا** اپنی گفتار شیرین
جو یاد آیا لعل شکرخا کسی کا

اوسکی محفل مین بہی دل میرا پریشان ہی ہا
بات کرنیکا مجھی اوس بت سی ارمان ہی ہا

دہیان زلفون کا رہا دل مین کہ چشم یار کا
یہہ ہمارا گہر ہمیشہ کافرستان ہی ہا

لگ گیا اوسکی گلی دشمن گریبان کیطرح
ہاتہہ مین میرے فقط اوس بت کا دامان ہی ہا

اسقدر محو اوسکی صورت کی تصور مین ہوا
خواب مین بہی تو خیال روی جانان ہی رہا

شام سی تا صبح چین آیا نہ مجکو ایک دم
وصل کی شب بہی تو خوف روز ہجران ہی رہا

زلف کافر نے بنانا چاہا تہا کافر مجہے
مصحف رخ کا مین عاشق تہا مسلمان ہی رہا

جسنی دیکہی تیری صورت اک نظر ایسا بنجان
وہ ہمیشہ صورت تصویر بیجان ہی رہا

کر کی دانستہ ستم کہتا ہی بہولی سی ہوا
میری حق مین وہ ستم ایجاد نادان ہی رہا

سنگدل تجہہ سا نہوگا کوئی بہی ای بیوفا
مرتی دم تک یان تری ملنی کا ارمان ہی رہا

آبرو پاتا زمین بوسی جو کرتا یار کے
آہ تار شکون کا میری تا گریبان ہی رہا

آپ اون کو چاہ کر کیا شاد ہونگی تاجور
جیسنی چاہا ان بتون کو وہ پشیمان ہی رہا

مین نی مانا تیر ا ثانی کوئی دلدار نہین
حسن حصہ ہی ترا

ہوگا مجہہ سا بہی کوئی تیرا خریدار نہین
آزمالے بخدا

جنکو سمجھا مین یگانی رہی بیگانی مری
کبھی اپنی تہوی

ایک بہی خلق مین نکلا کوئی غمخوار نہین
ہی قیمت کا لکھا

شوق سی آؤن تری گہر جو اشارہ ہو صنم
سر کو مین کرکی قدم

تو اگر چاہی تو ملنا مرا دشوار نہین
یاد کر دیکہہ ذرا

شادمان وصل سی اوس شوخ کی رہتی ہین غیر
جانی کیا مجہسی ہی بَیر

ایک بوسہ کا ہی مجہسی کبہی اقرار نہین
رہا انکار سدا

چہوڑ کر اپنی پرائی کو ہوی یار کی ہم
اوسپہ دیکہو یہ ستم

کہتا ہی کوئی زمانہ مین وفادار نہین
سنتے ہین نام وفا

دل سی تیرا ہی خریدار نظر آتا ہے
دیکہتا ہون مین جسے

حسن یوسف کی بہی یہ گرمی بازار نہین
ای صنم نام خدا

جسنی بہولی سی بہی رکہا رہِ الفت مین قدم
سی لاکہون ہی ستم

تاجور دل کہین جبتک کہ گرفتار نہین
ناز تیرا ہی بجا

غش ہو جی سادگی پہ جسکی تماشائی کا
شوق اوس بت کی بلا کو ہو خود آرائی کا

تاب نظارہ نہ لاتا جو الٹ دیتی نقاب
امتحان کیون نہ لیا اپنے تمنائی کا

کھل گئی دیکھتی ہی آئینہ ساری قلعی
مٹ گیا یار کو دعوی تھا جو یکتائی کا

دن مین سو بار قیامت ہو بلا سی قائم
منہ دکھانا نہ الٰہی شب تنہائی کا

دور ہی بیٹھے رہے آئی عیادت کو اگر
حال پوچھا نہ کبھی آپ نی شیدائی کا

اونسی بگڑی ہی اب اغیار بچی ہین مجھسے
یہ نتیجہ ہی مرے صبر و شکیبائی کا

زلف سنبل ہی دہن غنچہ ہی گل ہی چہرہ
کیون نہ قائل ہو جہان آپ کی رعنائی کا

مجھکو زندہ لب جانبخش سی اپنی کیجے
کچھہ اگر آپ کو دعوی ہو مسیحائی کا

تاجور کا حرم و دیر مین کیا رکھا تھا
لی گیا شوق تری در کی جبین سائی کا

حسن ہی تیرا سبب ہی تری رسوائی کا
نام لیتا ہے عبث اس دل شیدائی کا

میری پیشانی کا لکھا ہوا پیش آتا ہی
شغل در پر نہین اوس بت کی جبین سائی کا

دل نی سرگوشی کے حیلہ سی لیا بوسہ یار
بن پڑا کام یہ نادان سی دانائی کا

نالہ و آہ و فغان یان ہی کمر بستہ ہین
اونکی مژگان کو جو ہی شوق صف آرائی کا

گر نہ بولی نہ سہی تمنے ادہر تو دیکھا
کچھ نہ کچھ نکلا ہے ارمان تمنائی کا

بال کہولی ہوی آتی ہین لب بام وہ بہ
سامنا ہوتا ہی پہر آفت بالائی کا

اوٹھ کہڑا ہوتا ہے ابہی یار چلا آئی اگر
تاجور درد ہی جہو لکا ہی وہ پروائی کا

تمہین مجہسی کدورت کیا تہی خط لکھا تو ہوتا
صفائی مین قباحت کیا تہی خط لکھا تو ہوتا

وہ لکہتی گالیان ہی مجکو لیکین نامہ بر سے
لڑائی کیون تہی حجت کیا تہی خط لکھا تو ہوتا

بلا سی نامہ ہوتا جاک کہلتا حال تو کچھ
ہمین لکہنی مین دقت کیا تہی خط لکھا تو ہوتا

رکاوٹ گر تہی مجہسی تو لکھکر پوچھتے تم
کہ فرقت مین اذیت کیا تہی خط لکھا تو ہوتا

جواب صاف لکھنی کو وہ کہکر رک گئی کیون
مری ایسی مروت کیا تھی خط لکھا تو ہوتا

اوٹھا کر کاک کاغذ اوسنی پھر کیون رکھا آہ
بھلا قاصد یہ حرکت کیا تھی خط لکھا تو ہوتا

اثر ہی تاجور تحریر مین تیری یہ پانا
پھر اوسنی تجھہ کو دہشت کیا تھی خط لکھا تو ہوتا

وہ بت کسی صورت سی خدایا نہین ملتا
مجمع مین نہین ملتا ہی تنہا نہین ملتا

رکھین نہ کبھی تجھہ سے تعلق بت کافر
مشکل تو یہ ہے دوسرا تجھہ سا نہین ملتا

کس طرح لگا لون مین جبین سائیکی حسرت
اوس بت کا کہین نقش کف پا نہین ملتا

کہتی ہین وہ ملتا نہین عاشق سی مرا دل
جبتک کہ مجھی اوسکا کلیجہ نہین ملتا

جو بات ہی اوس گلمین وہ پہو لعنمین کہان ہے
ملتا ہی اگر رنگ تو نقشا نہین ملتا

ملنا ہو نصیب اوس بت عیار کا جسمین
وہ دن وہ برس اور وہ مہینا نہین ملتا

دعوی تو بہت کرتے ہین الفت کا مرے جان
لاکھون مین بھی اک چاہنے والا نہین ملتا

جو بات ہی تجھہ مین وہ کہان حور و پری مین
زنگت نہین ملتی ترا نقشا نہین ملتا

چلتا نہین جو جادۂ شرع نبوی پر
جنت مین کہین اوسکو ٹھکانا نہین ملتا

کرتی ہین جو حضرت کے سوا پیروی غیر
پہرتی ہین بہٹکتے او نہین رستا نہین ملتا

سب دوست ہین تک کے ہین در وہی خاص کے
کام آئی وہان **تاجور** ایسا نہین ملتا

سات پردون مین بہی وہ شوخ نہ پنہان ہوگا
مردم دیدہ کی مانند نمایان ہوگا

روبرو یار کا جب چہرۂ تابان ہوگا
دل کی صورت مری آئینہ بہی حیران ہوگا

اسی امید پہ جیتی ہین کہ وہ آئینگے
دیکھین کب رشکِ جنان کلبۂ احزان ہوگا

گلرخون پر ہوی پہر میری طبیعت مائل
چاک اب پہر روشِ گل مرا دامان ہوگا

تیرا مجنون جو گیا جانبِ کوہ و صحرا
قیس روپوش تو فرہاد گریزان ہوگا

ابر تر شرم سے ہو جاے گا پانی پانی
جوشزن ہجر مین جب اشک کا طوفان ہوگا

نخل امید کا پھل پائینگے مشتاقِ جمال
جب وان سیر کو وہ سروِ خرامان ہو گا

ہی حلب آینہ رخ کے تصور سی مگر
دل خیالِ لبِ لعلین سی بدخشان ہو گا

تاجور روزِ قیامت کا مجھے ڈر کیا ہی
آلِ احمد کا مری ہاتھہ مین داماں ہو گا

دام الفت مین ترے کون گرفتار نہین
ایک مین حیرہون کیا

کوئی دنیا مین ترے طرح طرحدار نہین
اے صنم نامِ خدا

کوئی پاس اونکی کس امید پہ آیی جایی
بیمروت ہین یہ بت

وصل کا وعدہ نہین قتل کا اقرار نہین
بارہا دیکھہ لیا

حیرت آتی ہی مجھی قتل کروگی کیونکر
سخت نازک ہی کمر

چین ابرو پہ نہین ہاتھہ مین تلوار نہین
سادگی پہ ہون فدا

کنج تنہائی ہی فرقت مین تری ور مین ہون
حال کیا اپنا کہون

کوئی مونس نہین ہمدم نہین غمخوار نہین
درد فرقت کے سوا

قتل اغیار ہوے سیر نہ ارمان نکلا
مین ترستا ہی رہا

یہ کسی نے نہ کہا کیا یہ گنہگار نہین
اسکو کیون چہوڑ دیا

ایسا ویسا نہین کچہہ عاشقِ صادق ہی نہین
آپ بہی جانتی ہین

دل کی دینی مین تامل نہین انکار نہین
ابہی لیجائیے گا

دیدو اک بوسہ کہ تنہائی بہی ہی رات بہی ہی
کچہہ بڑی بات بہی ہی

تا جورسی نہ کہی جائیے ہر بار نہین
مانئیے اوسکا کہا

ردیف بای موحدہ

وہ جان نثار عاشقِ شیدا کہان ہی اب
جسکا نشان وہ پوچہتی ہین بی نشان ہی اب

اب آچکا وہ حضرتِ دل مین آپکی
کمسن نہین ہی نام خدا نوجوان ہی اب

دل توڑ کر ہمارا ملا دیے نہ خاک مین
طفلی کی کہیل کہیلی نہ وہ نوجوان ہی اب

ہوش و حواس عقل نے لی اپنی اپنی راہ / دم ہے سو کوئی دم مین عدم کو رواں ہے اب

خوگر ہوا ہون اونکی ستم کا مین اسقدر / اونکی کرم پہ بھی تو ستم کا گمان ہے اب

کیا نالہای دل کا اثر ان تو سپہ ہو / اگلا سا ولولہ مری دلمین کہان ہے اب

ملکِ جہان جو خالقِ اکبر عطا کرے / ہم تاجور کو سمجھین کہ شاہِ جہان ہے اب

اگر نہین ہین سزاوار جرعہ ہای شراب / تو لطف کر ہمین ساقی ذرا سی لای شراب

حریص مین ہی نہین کچھہ شراب کا ساقی / نکلتا ہی لبِ ساغر سی بھی تو ہای شراب

فراقِ ساقیِ گل پیرہن مین ہندون کو / ہین تیغ و خنجرِ خونریز موجہای شراب

خیال بھی تو نہین مجھہ کو حور و غلمان کا / بہشت کی ہی تمنا فقط برای شراب

ہی اتنا صبر کسی واعظا جو کہتا ہے / کہ وان ملیگی کوئی یان نہ پیجئی بای شراب

یہہ اور چھٹی گی تمہاری کہی سی ای واعظ / شراب میری لیئی ہی مین ہت برای سزا

ہزار شکر پڑا صبر بادہ نوشون کا
خدا کی شان کہا محتسب نی ہای شراب

نہین ہی ساقی و میخانہ کی مجھے پروا
ہمیشہ پیتا ہون خونِ جگر بجای شراب

خیال آئی کسی شی کا تا چور کیا خاک
بھری ہی شیشۂ دل مین مری ہوای شراب

نہین ہی درد کا درمان مری سوای شراب
نگاہِ مست تمہاری مجھی پلایی شراب

ہزار منت اگر خلد مین کری رضوان
نہ آبِ کوثر و تسنیم لون بجای شراب

گرون مین پاؤن پہ اوسکی جو میکدہ کو جای
مین ہاتھہ چوم لون اوسکی جو لیکی آیی شراب

شراب کی لیئے رووُن نکیون برنگِ ہزار
ہی ایک رنگ گل و رنگ خوشنمای شراب

بہار آئی عجب کیا کہی جو قاضیِ شہر
کوئی نبیچی نہ لی مول کچھہ سوای شراب

ہمارا ذمہ خوشی سی اگر نہ پی جاییے
وہ اپنی ہاتھہ سی زاہد کو گر پلایی شراب

نہ آبرو کا ہی پاس اور نہ ڈر اذیت کا
قبول ہی مجھی حد کوئی لی تو آئی شراب

چمن کی سیر کا اوس وقت تاجور ہی مزہ
کہ یار ساتھہ ہو اور دمبدم پلائی شراب

تجھسی گھٹتا ہی صفائی بدن مین مہتاب
کیا سماہی نظرِ اہلِ زمن مین مہتاب

ذرّی افشان کی جبین پر ہین کہ گردِ نجوم
روی رنگین کی ضیا ہی کہ چمن مین مہتاب

اوسنی گلگشت کیا شب کو تو سمجھا یہ چکور
سیر کو چرخ سی اوترا ہی چمن مین مہتاب

آج وہ ماہ عیادت کو مری آتا ہی
کھیت کرتا ہی مری بیتِ حزن مین مہتاب

چہرۂ یار کا جب عکس پڑا زلفون مین
لوگ بولی نظر آتا ہی ختن مین مہتاب

دلِ پُر داغ مین ہی یار کی جلوہ کا خیال
رات دن رہتا ہی آغوشِ چمن مین مہتاب

شبِ مہ بام پہ وہ مہ جو ہوا جلوہ نما
آگیا دیکھہ کی رخ اوسکا گہن مین مہتاب

روبرو عارض جانانکی نہ پائیگا فروغ
حسن مین جلوہ مین خوبی مین پھبن مین مہتاب

تاجور نسبتِ صوری سی رخِ جانان کی
ہے مؤثر نظر اہل سخن مین مہتاب

کرتا ہی مجہسی وعدہ آنیکا یار ہر شب
کرنا پڑیگا برسون اب انتظار ہر شب

گو وصل کے لیے ہی برسون سی آجکل وان
یان دل وسی طرح ہی امیدوار ہر شب

فرقت مین خواب مین بہی ملتی نہین ہی راحت
دستی ہین اونکی گیسو بن بن کے مار ہر شب

ہر گز نہ نبہہ سکیگا تم خوب یاد رکہنا
آنیکا کرتی ہو کیا قول و قرار ہر شب

بستر پہ لیٹی لیٹی یاد اوسکا خندہ کرکے
روتا ہون مثل شبنم بی اختیار ہر شب

ملنی سی یون تو اونکو شرم و حیا ہی مانع
ہوتی ہین خواب مین وہ ہمسی دوچار ہر شب

وہ دن گئی کہ اونکو تہی **تاجور** سی الفت
باہم عدو سی ہی اب بوس و کنار ہر شب

آغاز عشق مین ہی جو بیتاب روز و شب
برسی گا آخر آنکہہ سے خوناب روز و شب

قائم ہی عشق حسن جہانسوز پہ یہ دل
ٹھہرا ہوا ہی آگ پہ سیماب روز و شب

آنکہہ اونکے انتظار مین دل اونکی یاد مین
بیتاب صبح شام ہی بیخواب روز و شب

اوس سیمتن کی یاد جو آتی ہین شوخیان
سیماب وار رہتا ہون بیتاب روز و شب

فرصت نہین ہی سجدۂ ابرو سی خلق کو
جھکواتی ہی سرون کو یہ محراب روز و شب

تسکین تیری عاشقِ غمگین کی ورکنار
آہ کے طعنے دیتے ہین احباب روز و شب

ڈھہجا ہی تاجور نہ کہین جنانۂ وجود
آنکھون سی ہی روان مری سیلاب روز و شب

مجھسی رہی وہ وصل مین رہا ہم تمام شب
توام رہا ہی عیش سی کیا غم تمام شب

عاشق کو مرگ فوری پروانہ چاہیے
کیون شمع سان گھلا کری کم کم تمام شب

وہ شعلہ خو جو رات ہوا شمعِ بزمِ غیر
سوزِ درون رہا مرا ہمدم تمام شب

یون اشک میری بہتی ہین فرقت مین رات بھر
سرما مین جیسی پڑتی ہی شبنم تمام شب

شب کو وہ آتی جاتی کہان اس طرفسی ہین
سنتا ہون پا زیب کی چھم چھم تمام شب

خطرہ بھی دل مین گزری جو آنیکا یار کے
آنکھون کو رو دئین سوئین اگر ہم تمام شب

آئی ہی یاد گیسوِ جانان کی شام سے
سینہ مین آج بیٹھہ چکا دم تمام شب

پروانہ کی ذرا بھی تو اوس شمع رونی آہ
بیٹھا رہا مین بزم مین پُر غم تمام شب

کر ہی چکی تھی فرقت جانان مین تاجور
کام اپنی دل کا نالۂ پیہم تمام شب

مین ہون اور اونکی ہجر کا ماتم تمام شب
رہتا ہی میری گھر مین محرم تمام شب

بھرتا ہون آہین شام سی تا صبح ہجر مین
لیتا نہین ہون مین کوئی دم تمام شب

زاری و اشکباری و بیتابی و الم
رہتی ہین سب یہی مری ہمدم تمام شب

انجم کی طرح ہجر مین اوس رشک ماہ کی
رہتی ہین باز دیدۂ پرنم تمام شب

دل اپنا یاد کاوشِ مژگانِ یار مین
رہتا ہی وقفِ پنجۂ ضیغم تمام شب

سن سن کی میری نالۂ موزون شبِ فراق
روتا بلک بلک کی ہی عالم تمام شب

سینہ پہ سانپ لوٹتی ہین میری تاجور
یاد آتی ہین وہ گیسوِ پرخم تمام شب

بیجا نہین ہی تمسی جو دل سرگران ہی اب
دل پر نگاہ لطف تمہاری کہان ہی اب

مشکل آتی ہی برآمد مطلب کی کچہہ نظر
وہ پوچہتا رقیب سی میرا نشان ہی اب

دہوکا سحاب کا ہی مری چشم تر پہ
دریا کا میری اشک روان پر گمان ہی اب

ای جان جان وہ ہنسنی ہنسانی کی دن گئی
یا ندہی ہوی دل آہ و فغان کا سمان ہی اب

میرا سر بریدہ نہ ٹہکرا سمجہ کی گیند
طفلی کی چال چہوڑ دی تو نوجوان ہی اب

کیونکر ہو مجہہ کو عرض تمنا کا حوصلہ
پہلا سا لطف آپکا مجہہ پر کہان ہی اب

دل مین نہین کچہہ اور سوا غم کی تاجور
اوجڑی ہوی مکان مین یہی میہمان ہی اب

ہر دم مجہی تصور موی میان سی اب
ملک عدم کو دم مین مرا دم روان ہی اب

دل ٹکڑی ٹکڑی ہوتا ہی ایک ایک بات پر
خنجر کی طرح تمہاری زبان ہی اب

فکر تجسس دہن تنگ یار مین
اس دل کو قصد سیر ورای لامکان ہی اب

ڈہانی لگا ہی حشر کسی کا خرام ناز
ہر سمت شور الحذر والامان ہی اب

ہی یہہ تری جوانی نوخیز کا اثر
ہر پیر جوش عشق سی اک نوجوان ہی اب

خیر رفیق ہوگی رہی گی یہ روز و شب
توفیق حق جو ہمدم شاہ جہان ہی اب

وہ سوز دل دروغ سمجھتے تھی تم جسے
بشرہ سی گفتگو سی ہماری عیان ہی اب

رہنی لگا خیال مین آنکھون سی ہوکی دور
باطن مین آشکار بظاہر نہان ہی اب

زائل کسی کا حسن ہوا خط سی تاجور
موسم گیا بہار کا فصل خزان ہی اب

دیکھی ہی جب سی اوس رخ رشک چمن مین آب
شبنم سی بھر بھر آتا ہی گل کی دہن مین آب

تازہ ہین زخم دل تری غبغب کی یاد مین
پہونچا ہی اوس کنوئین سی مگر اس چمن مین آب

حدت فزا ہی آنسوؤن کا پینا اس طرح
بھڑکاتا جیسی آگ ہی دل کی جلن مین آب

طوفان کا ڈر ہی عالم برزخ مین بعد مرگ
جوشان ہی دل کی چھالون کا میری کفن مین آب

منظور مارنا ہی مرا آنکہوں تشنہ کام
رکہتی نہیں ہوا اس لیے چاہ ذقن میں آب

بدلی نہ گریۂ عاشق کا امتحان
بہتا ہی رکہیں نہ تری انجمن میں آب

طبع رواں میں جوش مضامین ہی تاجور
گویا کہ لہرین لیتا ہی بحر سخن میں آب

برسا جو ابر چشم سی یاد دہن میں آب
ہوگا کمر کمر ہی بیت الحزن میں آب

لاؤنگا میں زبان پہ اگر اون لبوں کا وصف
واعظ ابہی بہر آئیگا تیری دہن میں آب

مجہ میں آگ ہی کہ ہی دل میں ہماری سوز
آنسو ہماری آنکہہ میں ہی یا لگن میں آب

تابش کسی کی دانتوں کی کہتی ہی صاف صاف
ایسی تو خاک بہی نہیں در عدن میں آب

ہی حبیبی شہرہ اوس لب رنگین کا تاجور
خجلت کا عرق ہی نہیں لعل یمن میں آب

تہا عندلیب و گل سی جو مد نظر حجاب
گلگشت باغ کو بہی نہ آیا وہ بی نقاب

پرتو ہی حسن یار کا ہو جلوہ گر اگر
لائین نہ مہر و ماہ کبھی دیکھنی کی تاب

آنکھون سی میری گوہر شہوار گر گیی
دیکھی جو یار کی دُر دندان کی آب و تاب

مجھکو چھوڑا ہی غم فرقت سی کر کی قتل
یہ کار خیر ہی ابہ اسی کر لیجیی شتاب

وہ اور آئین گھر مری قدرت خدا کی ہی
یا مر واقعی ہی کہ مین دیکھتا ہون خواب

بگڑی جو تو کی کہنی یہ ہم اوسنی یہ کہا
اب آپکو حضور تو ہم کہہ چکی جناب

باز آ بتون کی عشق سی اے دل خدا سی ڈر
میر کہا نہ مانا تو ہو گا بہت خراب

ہی خوف حشر کا مجھی مرنیکا غم نہین
کیا ہو سوال منہ سی ہی نکلی کیا جواب

ہی عدو کی کڑک مری نالہ مین تاجور
بجلی کیطرح دل مین لعینہ ہی اضطراب
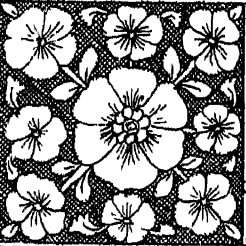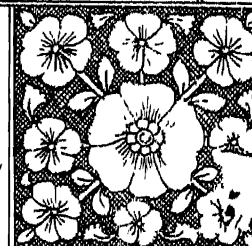
سیکھا آپنی کیا صاحب
ہو گیا دل جو آپ کا صاحب

تمہین اچھی بری کی کیا پہچان
تم تو ہو سبکی آشنا صاحب

سخت بیجا کیا جو چاہا تمہین | کہتی ہو تم بہت بجا صاحب
غیر اچہی ہوے بہت اچہا | مین برا ہو گیا بہلا صاحب
کل اشارے عدو سے ہوتی تہی | آج ملتی ہو برملا صاحب
شوق وصلت مین آپکو بہی | خط تو ام مین خط لکہا صاحب
جو ہوا ایکبار تمسے دوچار | وہ تمہارا ہی ہو رہا صاحب
طالب عفو جرم بوسہ ہون | خیر جو کچہہ ہوا ہوا صاحب
نہ ہے گہر ہماری آکے کبہی | ہمکو ارمان یہی رہا صاحب
گالیان ابتو مجہکو دینی لگے | خوب ہو تم تو واہ وا صاحب
میری ہوتی کروگی غیر پہ جور | پہر تو کبہی یہہ کیا کہا صاحب
واہ کیا خوب بیجا اس ہون مین | ہوش مین آیئے ذرا صاحب
تاجور دشمنونکا ڈر کیا ہے | ہی معین آپکا خدا صاحب

پہلی جو لطف کرتی تہی مجہپر وہ کب ہی اب \
کیا بات ہی جو قہر و غضب بی سبب ہی اب

خلوت مین اونکی غیر کا بیشک گزر ہوا \
دیتا ہی خبر مری دل کا تعب ہی اب

جان نذر کر چکا تمہین دل اپنا دی چکا \
بی اعتنائیون کا تمہاری عجب ہی اب

اب کاٹنا محال ہی شبہای ہجر کا \
سوزِ نہان نہین ہی خدا کا غضب ہی اب

کیا انقلاب دہر ہی دشمن تو درکنا \
ہر ایک دوست باعثِ رنج و تعب ہی اب

حیلہ سی مہندی ملنی کی جا یا کرینگی وان \
ہاتہہ آیا اونسی ملنی کا یہ خوب ڈہب ہی اب
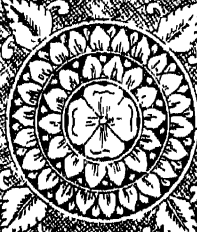
مین جان بلب ہون رشک کی صدمہ سی تا جو \
ساغر شراب کا جو وہان لب بلب ہی اب
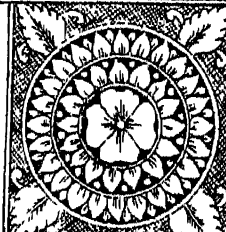
ہی فرضِ ناز تمپر ہمین نیاز واجب \
جانباز و دلربا مین ہی امتیاز واجب

اکبار جل بہی گر پروانہ سان ہوا کیا \
ہر وقت شمع سان ہی سوز و گداز واجب

کیا کام زاہدون کا رندونکی محفلون مین \
آپس مین اک کو اک سی ہی احتراز واجب

ہی سیل جو لوکنگان ؤرون عی سی
فریاد کر کی بلبل بدنام کر نہ گل کو
کر اتباع سنت اپنا شعار اے دل

اب مدعی سی کرنا ہی ساز باز واجب
عاشق کی واسطے ہی اخفائی راز واجب
عقبیٰ کی ہی سفر کا سامان و ساز واجب

سنتی ہین تاجور ہم بگڑی ہین وہ عدو سی
ہی شکر اسکا تجہپر مثل نماز واجب

بہرتی ہین دم اونہین کا جان و دل و جگر سب
آئین جو باغ مین وہ سر سبز ہون شجر سب
گہر سی نکل کی باہر جلوہ دکہاؤ دلبر
وہم و گمان ہماری ہرکاری بن گئی ہین
راضی کیا خدا کو ہمنی نہ ان بتون کو
ہوش و حواس و ہمت صبر و سکون و طاقت
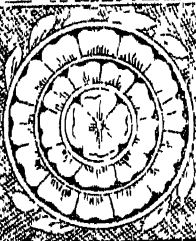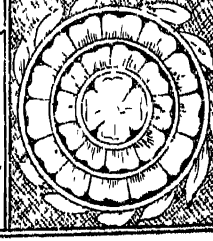
مین ہون ادہر اکیلا اے تاجور ادہر سب
قدمونکی اونکی بوسی جہکجہک کے لین سر سب
دیدار کی تمہاری مشتاق ہین بشر سب
دیتی ہین لحظہ لحظہ ہمکو تری خبر سب
عمر عزیز اپنی کی رایگان بسر سب
جانی سی میری پہلی یہ کر گیے سفر سب

سو مرتبہ بلایا ظالم کبھی نہ آیا
آہین ہماری نکلین اہی وی اہی بی تر سب

رہتی ہین رات بہر یان آنکھین کھلی ہماری
سوتی ہین بند کرکی اپنی گھرون کی در سب

چاہا جو ہمنی تمکو یہ بات کیا نئی ہی
آتی ہین چاہ کرتی پہلی ہی سی نفسر سب

ناز و ادا و غمزہ شوخی و کج ادائی
ہین یاد ان بتون کو دل لینی کی ہنر سب

پروا نہین ہی ہمکو وہ دوست ہی جو میرا
ہوئی دو گر ہی دشمن مخلوق تاجور سب

ردیف پای فارسی

فریاد مری سنکی گیی اہلِ زمین کانپ
نالہ جو کیا مین نی اوٹھا چرخِ کہن کانپ

آیا جو وہ آشوبِ جہان سیرِ چمن کو
تو بید کی مانند گیا سارا چمن کانپ

فریاد تو کرتا ہون مین کہنی سی تمہاری
جاتی دلِ نازک نہ کہین مشفقِ من کانپ

طفلی مین یہ عالم تہا تری فتنہ گری کا
جاتا تہا تجہی دیکہکی آشوبِ زمن کانپ

مذکور تری فتنۂ قامت کا جو آیا
تھرّا گیا شمشاد گیا سرو چمن کانپ

تھا دشمنی کا جوہر اک حرف مین پہلو
تقریر تری سُنکے گئی اہل سخن کانپ

شق ہون نہ کہین دیکھنے والونکی کلیجے
اتنا نہ خدا را دل پُر رنج و محن کانپ

ایجان نہ ٹھکرا کے چلو گورِ غریبان
مُردونکی نہ دل جائین کہین زیر کفن کانپ

اتنا تو اثر تاجور الفت نے دکھایا
ہلتا ہی یہان دل تو وہان جاتا ہے تن کانپ

کچھ دلِ بیتاب سی کچھ وصل سی ڈرتی ہین آپ
میری گھر آنیمین عذر اسواسطی کرتی ہین آپ

عشق میرا آپ ہی اغیار پر ظاہر کیا
میری سر الزام رسوائی کا پھر دھرتی ہین آپ

تیغِ ابرو خنجرِ مژگان نہین رکھتی ہو کیا
میری پاس آنی سی اتنا کس لیے ڈرتی ہین آپ

حضرتِ دل آپ سمجھانی چلی ہین کیا انھین
راہِ الفت مین قدم گن گن کی ہم دھرتی ہین آپ

انکی طعنی ہجر جانان مین ہین غم بالای غم
کیون ستاتی ہین ہمین اغیار سے ہم مرتی ہین آپ

بات جب کرتا ہون مین تو فوت مطلب کیلیے — کیا غضب ہے اعتراض الفاظ پر کرتی ہین آپ

زہر دیتا ہی نہ ظالم قتل کرتا ہی ہمین — ہو گی ناچار آخر اب ہی ہمنشین مرتی ہین آپ

تاجور بیباک ہوکر مین نی اونسی کہہ دیا
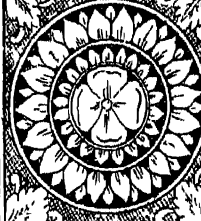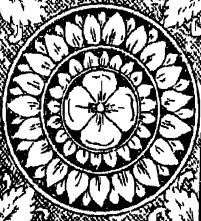
ہان ہین عاشق آپ کی ہم کبھی کیا کرتی ہین آپ

میری سینہ سی جو نکلین گی شرر ایسی آپ — سوز پنہان کی اوسی ہو گی خبر آپ سی آپ

چاہتا گرچہ بہت ہون کہ نہ دیکھون اوسکو — جا ہی پڑتی ہی ادہر میری نظر ایسی آپ

حال مجھ عاشق دیوانہ کا کیا پوچھتی ہو — دل سی کرتا ہون سخن وو وہ پھر آپ سی آپ

دیکھین لیجا کی دکھاتی ہی وہان کیا تقدیر — خود بخود دل ہی تپان چشم ہی تر آپ سی آپ

جستجو نی تری دیوانہ بنایا ایسا — دن مین سو بار گیا غیر کے گھر ایسی آپ

تپش دل جو کبھی آہ کی مہلت دیگی — یان وہ تھامی ہوی آئین گی جگر ایسی آپ

تاجور کی ہی دعا حشر مین آ گی تیرے — گر پڑی بار خدا سجدہ مین سر ایسی آپ

آئین جو ادھر سی دل مضطر وہ ادھر آپ سی آپ
باہر اسی کاش نہو جائین اگر آپ سی آپ

تپشِ دل کا اگر آپ کرین گی درمان
محو ہو جائیگا یان دردِ جگر آپ سی آپ

بوسی اگر لبِ شیرین کی دی اور یہ کہا
یون شکر خورہ کو ملتی ہی شکر آپ سی آپ

ساری تدبیرین ہین بیسود جو ہی تقدیر
آئین گی دوڑی ہوی وہ مری گھر آپ سی آپ

بارِ شمشیرِ بلا تیری اوٹھا لے ظالم
ہوگا طالب جو ترا دیگا وہ سر آپ سی آپ

داغِ عشق اونکا ملا جان کہا کر ہم کو
ہاتھ آتا نہین بے فکر کی زر آپ سی آپ

کیا غرض ہی جو بلانی کو مین جاؤن اونکی
کھینچ لائیگا محبت کا اثر آپ سی آپ

کیا عجب عاشقِ بیتاب کو ہو شادیِ مرگ
بی بلائی وہ بت آجائی اگر آپ سی آپ
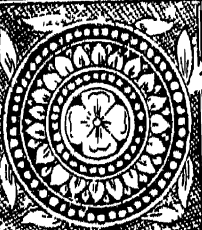
یا جو تیرا مددگار جو ہی ربِ قدیر
دفع ہو جاتا ہی بدخواہ کا شر آپ سی آپ
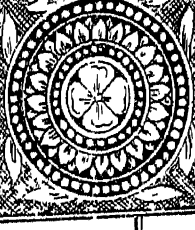
کیون نہو غم سی ای تیرہ چپ چپ
تم جو ہر بات پر کہو چپ چپ

بزم مین غیر کو نہ بولنی دو ہی ادب کی جگہہ کہو چُپ چُپ

ہم ہین عاشق تمہاری باتونکے تم خدارا نہو بتو چپ چپ

دیکھو وہ فتنہ گر نہ سن پاوے حضرتِ دل گلہ کرو چپ چپ

یون مین حیران ہون او رہ خاموش جیسے بیٹھے ہون لڑکی و چُپ چپ

آئی اوسان میری جاتے ہین مین جو پاتا ہون آپکو چُپ چپ

مجکو شک ہوگا آپ غیرون سے نکیا کیجی گفتگو چُپ چپ

باتین جی توڑنی کی ہین تم مین گو بظاہر ہوای ہتو چُپ چپ

تاجور اپنی دل کی یہہ کہنا
پہلی اونکی ذرا سنو چُپ چپ

یان نہین منظور ہین دلکی کاوٹ کی ملاپ نبھنی والی ہین کہین ایسی بناوٹ کی ملاپ

بیوفا چاہا تھا کیا مین نی سی دن کی لیی ہور کاوٹ مجھسی غیرون سی لگاوٹ کی ملاپ
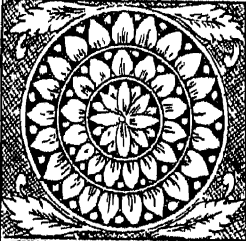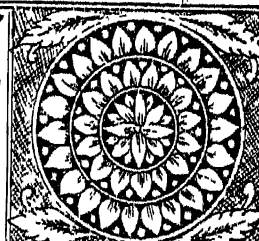
گرم ہو کر شیشۂ دل مین مری ڈالو نہ بال
ورنہ پہر ہو جائیگا دشوار دل پہٹ کے ملاپ

لاکہہ احت کی حقیقت کیا ہی اوسکی روبرو
گر میسر اکیدم ہو کہان کے سو جہٹ کی ملاپ

منہہ ادہر جبتک رہا دل سی ملاپ اوتہا رہا
ہو گیا کافور اودہر لیتی ہی کروٹ کے ملاپ

کہنی سننی سی بظاہر مل لیی تو کیا ہوا
یون ملو ہمسی کہ چشم غیر مین کہٹکے ملاپ

دوست رہ کر دشمنون کا تو ملا تو کیا ملا
ربط چہوڑا ون سی کہ ہو بہر خبر بکہیٹکی ملاپ

استقدر رنجش ہی کیون کچہہ تو سبب فرمائیے
عید کو بہی کرتی ہو تم دو قدم ہٹکے ملاپ

تم اگر ہو شاہِ خوبان **تاجور** ہم بہی تو ہین
آپ سی پہر ہم کرین کسواسطے گہٹکے ملاپ

دل ہی دشمن کیطرح پر سر کین آپسی آپ
تن سی بیزار نہین جانِ حزین آپ سی آپ

لاکہہ اقرار تو عشاق سی کرنا چاہیے
آہی جاتی ہی تری لب پہ نہین آپ سی آپ

کیا کوئی وہم بندہا یا ہوی نفرت مجہسی
کیا سبب کیون ہوی تم چین بجبین آپسی آپ

جائی کس طرح تری کوچہ مین اگر کوئی
امتحان میری محبت کا کرو گی جسدم
دل کو سمجھا کی مین یون ہجر مین بہلاتا ہون
کہا اوٹھین دیکھ کے جلوہ ترا اللہ
پوچھتی ہین نہ وہ سنتی ہین ترا حال اے دل

ای صنم پاؤن پکڑتی ہی مین آپسی آپ
تمکو آجائیگا ای جان یقین آپ سی آپ
اب بلاتی ہین کہ آتی ہین یہین آپسی آپ
جسقدر رہین بت بتخانہ حسین آپ سی آپ
کیون تو دیوانہ سا بکتا ہی یہین آپسی آپ

تاجور زور طبیعت جو یہی ہی اپنا
ہوگا سب ملک سخن زیر نگین آپسی آپ

ادھر چپ ہین عاشق ادھر یار چپ
وہ اچھی سہی تو برا ہی سے
جو پوچھا کہ ٹھہریگی کب وصل کی
کری گلستان مین جو بلبل شور

نہ دیکھا سنا ایسا دربار چپ
دلا اون سی بیجا ہے تکرار چپ
خفا ہو کی بولے خبردار چپ
تو ہو نالہ کرنے سے یہ زار چپ

ہی وہ بد بلا عشق چشم بتان
رہے عمر بھر جسکا بیمار چپ

کہو میری ہمت پہ تم مرحبا
اوٹھا کر رہا رنج و آزار چپ

ہی سکتی کی عالم مین عالم وہان
نہین مثل تصویر دو چار چپ

اوٹھالین جہان سر پہ فریاد سی
رہین گر نہ تیری گرفتار چپ

کیا کیا جو کہتی ہو ہر بات پر
خطاوار مجرم گنہگار چپ

ہین گویا وہان سکی سب بی زبان
جو ہین وہ بخود وہم تو اغیار چپ

کہی تاجور وہ غزل لاجواب
کہ شاعر ہوی سنکی اشعار چپ

ہی یاد زلف مین ہر شی کی گمان مین سانپ
نفس ہی سینہ مین سانپ او زبان دہانمین سانپ

تمہاری گیسوی پرخم بلا کی موذی ہین
پناہ مانگتی ہین جتنی سب جہان مین سانپ

اسیر ہی تری زلفون کا بال بال مرا
جو تجھہ سی جھوٹ کہون مین ڈسی زبان مین سانپ

کہا ہی مین نی جو قاصد اوسی سب کہنا
جو کی ذرا بہی کمی تو ڈسی زبان مین سانپ

تمہاری رخ پہ جو گیسو پڑی ہوی دیکہی
تو سمجہی دیکہنے والی ہین گلستان مین سانپ

نہین ہی زلف کی نزدیک کان کا موتی
لیی ہوی ہی من اپنا مگر دہان مین سانپ

قریب گوش جو آئی نظر وہ زلف سیاہ
گمان ہوا یہی جاتا ہی تا بدان مین سانپ

خیال زلف کی آتی ہی دل سی تاب گئی
کوئی وہان ہی کیونکر ہو جس مکان مین سانپ

جو پوچہا تا جو راوس بت سی کیا بلا ہی زلف
تو پاس آ کی کہا اوسنی میری کان مین سانپ

تہی عشق کی میدان مین ہر چند کڑی دہوپ
سرد آہ جو کہینچی تو وہین ٹھنڈی پڑی دہوپ

پہونکی مجہی دیتی ہی شب ہجر کی گرمی
یہ چاندنی چٹکی ہی کہ پڑتی ہی کڑی دہوپ

اوس خط کی سیاہی نی مٹی تابش رخ سی
غالب نہوی سایہ پہ ہر چند لڑی دہوپ

خورشید کہی ہون گل مقصود بدامان
ای شوخ جو کہائی تری پہولونکی چہڑی دہوپ

کھلائی جو گل پرتو مہتاب سی دم مین
ہنگام تبسم جو چمک جاتی ہین دندان
اب آب ہی تاب رخ دلدار سی ایسی
بڑھ جاتا ہی دن کیسا جب آتی ہی شب وصل

کہانی ہو گوارا اوسی کیا ایک گھڑی دو ہوے
سایہ مین و کہاوتی ہی مسی کی دھڑی دو ہوے
لوگون کو نظر آتی ہی ساون کی جھڑی دو ہوے
رہتی ہی جلائی کو مری پہر دن اڑی دو ہوے

عشاق کو ای تاجور اسکی نہین تمیز
اوس انیہ گری رات کو یا دن کو پڑی ہو ہوے

بہت لینی یہ دل کی اڑتی ہین آپ
ہوی برہم جہان کی آہ مین نی
وہ دفن عاشق رسوا مین بولی
رقیب اور آپ کو دی لاکی زیور
طلب دل کی بگڑ کر واہ کیا خوب

ذرا سی چیز پر گر پڑتی ہین آپ
یہ کیا خو ہی ہوا سی لڑتی ہین آپ
خجالت سی زمین مین گڑتی ہین آپ
غلط ہی اپنی دل سی گڑھتی ہین آپ
خوشامد کی محل پر لڑتی ہین آپ

بنی ہین حضرتِ دل میری غمّاز   نئی اک روز اونسی جڑتی ہین آپ

وہ جانین تاجور اور مبتلا دل
کسی کی بیچ مین کیون پڑتی ہین آپ

ردیف تاے مثناۃ فوقانیہ

الفت اوس ہمدم نشین کی دل چھپاتا ہی بہت   چھپ کے رو لیتا ہی جب وہ یاد آتا ہی بہت

ہجر مین اونکی کسی پہلو نہین لیتا قرار   اب تو کچھ ان روزون سی دل ہمکو ستاتا ہی بہت

ہی نیا انداز جب آتا ہون کہتا ہی کہ جا   اوٹھ کے جاتا ہون تو پھر مجھکو بلاتا ہی بہت

ابتو ای آہ رسا سیدھا بنانا چاہیے   وہ ستمگر سیدھیان ہمکو سناتا ہی بہت

جی مین ٹھانی ہی کہ اکدن اوس سی چالین چلیے ہم   ہمکو دیوانہ سڑی احمق بناتا ہے بہت

کیون نہ اوس بیداد گر کی نام کی ہورٹ مجھی   کیا کرون ای ہمنشین ظلم اوسکا بھاتا ہی بہت

ہو کی دانا دام مین اوسکی نہ آجائی کہین   طائرِ دل اوس طرف اوڑ اوڑ کی جاتا ہی بہت

ہم بہی ہو جائین اُسی مرہ مین داخل کاش کی
ان دنون وہ ناز غیرون کی اوٹہاتا ہی بہت

دیکہی کیا کیا شگوفی کہلتی ہین اُب تاجور
ولین وہ بیان اوس گلبن خوبی کا آتا ہی بہت

غم مجہی دیجیے جناب بہت
بس کرو ہو چکا عتاب بہت

دیکہکر گلستان ہین حشن بہار
یاد آیا ترا شباب بہت

رہو دل مین ہماری جانکی طرح
ہی جو مدِ نظر حجاب بہت

تم مین سب خوبیان ہین عیب یہ ہے
غصہ آجاتا ہے شتاب بہت

اِی محبت تجہی خدا سمجہے
کر دیے تو نی گہر خراب بہت

جیسی غیرون پہ ہی کرم افزون
مجہہ پہ رہنے لگا عتاب بہت

ہی تری ہجر سی عذاب مین جان
قتل کرتا ملے ثواب بہت

مغز بک بک کی کیون پہرا تا ہے
ناصحا پی ہے کیا شراب بہت

ذکر سے اونکے ہوگیا موقوف
بدحواس و ذلیل و دیوانہ

وہ جو تہا دل کو اضطراب بہت
اونکے عاشق کے ہین خطاب بہت

ہی جو غافل کتاب سنت سے
تا جو رد یگا وان حساب بہت

بڑہتا ہی رہی دم بدم آزارِ محبت
اچہا نہو یارب کبہی بیمارِ محبت

ہین باعث زیب انکی لیی طوق و سلاسل
زیور انہین سمجہی ہین گرفتارِ محبت

عصیان نہین کچہہ یہ جو ڈرون حضرتِ واعظ
محشر مین بہی کرلونگا مین اقرارِ محبت

نقدِ دل و جان دیکی اسی مول لیا ہے
ہم سی کہین ہوتی ہین خریدارِ محبت

کتنا ہی کرون ضبط مگر رنگ سی رخ کی
بیساختہ ہو جاتا ہے اظہارِ محبت

زردیِ رخ و خشکیِ لب کہتی ہی سب جہوٹ
ہم شرم سے کرتے ہین جو انکارِ محبت

پروا اوسی جام و مَی میخانہ کی کیا ہی
جس دل مین کہ ہی نشئہ سرشارِ محبت

آزاد ہر اک غم سے ہین یہ اُسکے متوسل
آئینہ کہو سکتا ہی کہ آزار محبت

سہتے ہین دل و دیدۂ عاشق کی طرح سے یہ حیرت
یارب رہے آباد یہ سرکار محبت

آکر کبھی دیکھو دل پُر داغ کو میری
ہی تختۂ گلشن سے یہ گلزار محبت

محبوب جہان کیون نہ ہو دل اس کا بہ کہ شاہا
ہین تاجور آئینہ اسرار محبت

آتی ہی یاد رخ و زلف دل آرام بہت
دل تڑپتا ہی ہمارا سحر و شام بہت

آہین بھرتا ہون تڑپتا ہون فغان کرتا ہون
شغل ہجر مین ایسے ہین بہت کام بہت

اپنے گھر خوش رہو ناخوش ہو اگر عاشق سے
دل سلامت ہی وسکا ہین دلارام بہت

نام سی بھی مری ہوتی ہین وہ برہم اتنے
پہلے آتے تھے کبھی نامہ و پیغام بہت

درہم داغ سی ہین سینہ و دل مالا مال
پاسکے عشق کی سرکار سی انعام بہت

ساقیا ساغر جمشید مین رکھا کیا ہے
اوس سی بہتر تری میخانہ مین ہین جام بہت

پھر گئی ہی نظر اوس شوخ کی ای دل تجھہ سی
کیون ستایی نہ تجھی گردش ایام بہت
دلستان ہوش ربا رہزن دین دشمن جان
تجھہ کو کیا کہہ کی پکارین ہین ترے نام بہت

کچھہ کہا اوسنی تو فرمایی رہی جا یگی کیا
ناتجور کو ندیے جایئی دشنام بہت

رونی پہ جو آئی چشم تر رات
خون ہو کی بہا دل و جگر رات
شکوہ پہ عدو کی آہ مجھہ سے
کی اوسنے لڑائی مین بسر رات
یاد آیا جو اوسکا روی خندان
نیند آئی نہ مجھکو تا سحر رات
وہ آکے چلی گییے صد افسوس
سوتا ہی رہا مین بیخبر رات
ہو مجھہ پہ عدو پہ لطف یکسان
دن گذری ادوہر کٹی اودہر رات
دو ایک ہی حسرتین نہ نکلین
ٹھہری نہ وہ ایک دو پہر رات
مطلب کی نہ بات منہہ سی نکلی
شکوہ ہی رہا زبان پر رات

کیا فلک نے مشوگافیان کین
تھی پیش نظر جو وہ کمر رات

یارب شب غم تھی یا بلا تھی
دیکھی نہین ایسی عمر بھر رات

طالع کی مدد سے بھول کر راہ
آیا مرے گھر وہ تاجور رات

وہ ماہ نہ تھا عدو کی گھر رات
برج عقرب مین تھا قمر رات

کرتے ہین وہ روز وعدۂ وصل
یان رہتا ہی انتظار بھر رات

آخر نہ بنی بن آسے ستم کو
دیکھا مری آہ کا اثر رات

یا دِرخ و زلف مین رہی محو
ہم شام سے لیکی تا سحر رات

آنکھین تھین جو آنسوؤن سے لبریز
اوس بت کو نہ دیکھا بھر نظر رات

سونا نہوا نصیب ہمکو
یاد آئی جو تیری سیم بر رات

ورتک مری آکے پھر گئی وہ
اولٹا کیا آہ نے اثر رات

کچھہ ایسی بڑہی تہی بیقراری — قابو مین نہ تہی دل وجگر رات
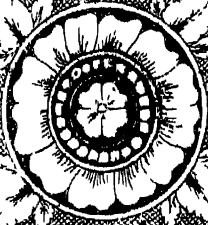
یاد آتا ہے ہر دم اونکا کہنا
ای تاجور اب ہی کسقدر رات
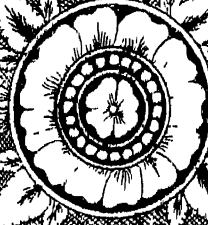
شرم آتی ہو دن مین تو کسی شب ہو ملاقات — راضی ہون رضا پر تری مین جب ہو ملاقات

پاس اپنی بلائی مجھی یا وہ یہین آئے — یارب مری اوس بت سی کسی ڈہب ہو ملاقات

ملتی ہین جو وہ مجھسی تو کرتا ہون دعا یہہ — جنت مین اسیطرح سی یارب ہو ملاقات

باقی نہ ہے آج کوئی حوصلہ ای دل — جاتی ہین وہ اب دیکھیے پھر کب ہو ملاقات

خط دیکھتی ہی میرا وہ بولی کہ پڑہون کیا — ہی اسکا یہی حاصل مطلب ہو ملاقات
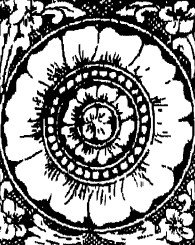
جب سر کٹ ای تاجور اوس بزم مین جاؤن
اوس شوخ ستمگر سی مری تب ہو ملاقات

بھول جاتی ہین آپ سبکی بات — یاد رکھتی ہین اپنی ڈھب کی بات
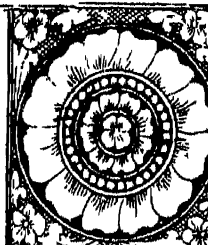
مر گیے ہم جو وہ ہوا خاموش ‌ آگئی جان اوسنی جب کی بات

بہہ چکا ہو کی خون دل آنکھون سے ‌ مدتین گزرین کیا ہی اب کی بات

غنچے رہ جائین لیکی اپنا سا مُنہہ ‌ گر سُنین میری غنچہ لب کی بات

طعنۂ وصل غیر پر بولی ‌ کہنے بیٹھے ہین آپ کبکی بات

بولی وعدہ کی جب دلائی یاد ‌ گئی گزری ہوی وہ تب کی بات

ابہی ناحق برس پڑی مجہپہ ‌ لب تک آئی نہین ہی شب کی بات

بولی ہنسی تو کہکے دشمنِ عقل ‌ دیکی ہمکو نیا لقب کی بات

وصف توفیق **تاجور** نی کیا ‌ لاکھون باتون مین منتخب کی بات

میری طرف سی جب ہوئین دلداریان بہت ‌ کرنی لگی حضور دل آزاریان بہت

وحشت کبہی رہی کبہی ہذیان کبہی بخار ‌ اس عشق مین اوٹھائی ہین بیماریان بہت

دلہین بہار دانہونکی بولی وہ دیکہہ کر
اس گہر مین کی ہین عشق نی گلکاریان بہت

کہتی ہین وہ ہمین ہین جو کرتے ہین درگزر
ہوتی ہین عاشقون سی گنہگاریان بہت

اشکون کو ہمنے ضبط کیا بہی تو کیا ہوا
چہوٹین لہو کی آنکہ سے پچکاریان بہت

گردون کی جور میری نظر مین سمائین کیا
دیکہی ہوی ہون اونکی ستمگاریان بہت

سوز نہان نی کی ہین جب آتش فشانیان
گردون پہ اوڑکی بہوبہی ہین چنگاریان بہت

رکہتی ہین ہاتہ تیغ پہ کرتی ہین ہاتہ صاف
ہوتی ہین میری قتل کی طیاریان بہت

بہیجینگے تازہ غم کوئی شاید و تاجور
کرتی ہین آج کل مری غمخواریان بہت

کیا کہون فرقت مین تیری کون کیا کرتا تہا رات
دل تہا آمین گو مین نیکی دعا کرتا تہا رات

کیا کہون ہمدم جو وہ ناز و ادا کرتا تہا رات
ایک عالم کو تہ تیغ قضا کرتا تہا رات

دود سی آہون کی گردون چہپگیا کیا کیا کہون
تارے گن گن کر بسر اکثر کیا کرتا تہا رات

سینہ کوبی سی جو تھک جاتا تھا کرتا تھا فغان
کیا بتاؤن آپکی فرقت مین کیا کرتا تھا رات

چھیڑ سی صبحِ شبِ ہجر اوسنی آکر کہا
تجھپہ کیا گزری تھی کیون آہ و بکا کرتا تھا رات

مجھسی جھنجھلا کر لپٹ جاتا تھا غصہ مین وہ شوخ
اس لیی مین چھیڑ کر اوسکو خفا کرتا تھا رات

ایک بھی ارمان نہ نکلا میری دل کا تا سحر
منّتین مین حجتین وہ بیوفا کرتا تھا رات

کیا بگڑ کر مجھسی کہتی تھی تجھی افعی ڈسی
جب سوالِ بوسۂ زلفِ دوتا کرتا تھا رات
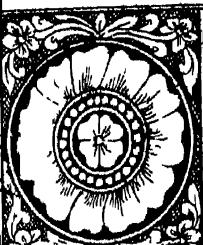
تاجور اوس فتنہ قامت کی قیامت کی تھی یاد
دل مری آغوش مین محشر بپا کرتا تھا رات
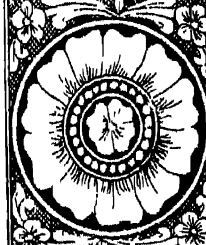
چھپتی نہین چھپائی سی لب پر جو آئی بات
بہتر ہی دل ہی مین رہی اپنی پرائی بات

مجھسی بگڑکی اوسنی کچھ ایسی بڑھائی بات
مطلب کی تا بلب مری آئی نہ پائی بات

کہتا ہی قاصد آج وہ بگڑی ہین غیر سے
بات اپنی بن گئی جو نہین ہی بنائی بات

کر کی صفت عدو کی بناتی ہو بات کیون
دل مین جو تھی تمھاری وہی لب پہ آئی بات

الفت جتا کی اونکو مین بدنام ہو گیا
سچ ہی جو منہ سی نکلی ہوئی وہ پرائی بات

چشمان شرمگین نی کیا حال آینہ
گو تمنی وصل غیر کے ہمسی چھپائی بات

روز اون سی ہسی چلتی مگر ہی مقام شکر
لگتی نہین ہی جبکو کسی کی لگائی بات

میرا ہی یہ جگر ہے کہ سنتا ہون گالیان
غیرون نی بھی تمہاری کسی دن اوٹھائی بات

کہتی ہین وہ کہ ہمسی نہ کہہ **تاجور** غبار
کہہ ڈال صاف دل مین جو ہو تیری آئی بات

مطلب کو اپنی بنتی تھی آکر ہزار دوست
دیکھا تو نکلی وقت پڑے پر نہ چار دوست

تیر ادا سے طایر دل کو کرو شکار
پہلو مین آکے بیٹھو اگر ہو شکار دوست

اب ہمسی کیون ملو گی ہی پیرا ہماری کیا
پیدا کیی ہین اب تو نئی تمنی یار دوست

دیکر تسلی یاد دلاتے ہین یار کی
کرتے ہین اور آگے مجھی بیقرار دوست

بدنام تمکو کرتے ہین سمجھو انہین عدو
کہتے ہو جنکو پیار سے تم بار بار دوست

پوچھا جو مین نی آپ سمجھتی ہین کیا مجھی
نکلا زبانِ یار سے بی اختیار دوست

کرنا نہ اسکی سازیہ تم تک تا جور
ممکن نہین کسی کا ہو یہ روزگار دوست

ردیف تای ثقیلہ ہندی

خونِ عاشقکی لگی ہی اسطرح خنجر کو چاٹ
جیسے میخوار کی لگ جایی کسی دلبر کو چاٹ

دام مین زلفون کی جا پہنستا ہی ظالم خود بخود
یہ بلا کی لگ گیی مرغِ دلِ مضطر کو چاٹ

کہتی ہین پا کر حریصِ بوسۂ لب وہ مجھے
کیا یہہ چیونٹی کی طرح جاییگا اس شکر کو چاٹ

حرصِ مینوشی یہ کہتی ہی کہ مینوشی کی بعد
دہو کی پی جام و سبو کو شیشہ و ساغر کو چاٹ

افعیِ گیسو کا ایدل تو اگر مسموم ہے
زہر مہرہ کی عوض اوس مستکی سنگِ در کو چاٹ

بوالہوس ہیچ اسپہ لعنت ہی جو لذت مدعا
جام می کیا چاٹتا ہی جا لب و لب بر کو چاٹ

عشق نی دل مین نچہوڑی طاقت و تاب و توان
اس چٹورے نی لیا عاشق کی ساری گہر کو چاٹ

اپنی کندن سی بدن پر تجھہ کو غرہ ہی تو ہو
کسکو میٹھا ہی یہ تو بیٹھا ہوا اس زر کو چاٹ

اب خنجر کا ہی اوسکے مجھکو ایکبا تاجور
جیسی میری خونکی ہی خنجر دلبر کو چاٹ

منظور دیکھنا ہین جو تیغ جفا کی کاٹ
سر اپنی مبتلا کا اوڑا گردن آگی کاٹ

لکھکر نوشتہ وصل کا اوسپر قلم نہین
مجھکو مٹا کے حرف مری مدعا کی کاٹ

ہمت یہہ کہہ رہی ہی کہ دن ہجر یار کے
فریاد سے جہانکو سر پر اوٹھا کی کاٹ

بدنام تو ہوا ہے بدولت رقیب کے
مین نی کہا ہو کچھہ تو زبان میری آگی کاٹ

ترکی تمام کیجیے ترک سپہر کی
اک روز اپنی تیغ جفا کا دکھا کی کاٹ

تیر مژہ کا دل کو نشانہ بنائیے
تیغ نگاہ ناز کا مجھہ کو دکھا کے کاٹ

عمر خضر ہے گر مجھے مل جایی تاجور
خوش ہو کے دن ہین عشقمین اوس مہ لقا کی کاٹ

دوستو تنہا نہین ہونمین پریشان دلاوچاٹ
شہر مین الفت کی ہین سب جن و انسان دلاوچاٹ

آہ کی کسنی کہ پھرتی ہو جگر تمامی ہوسے
مثل عاشق چاک دامن تا گریبان دلاوچاٹ

ہامی یہہ بہی تو نہ پوچہا اوسنی ہمسی آجتک
رہتی ہو کیون غمزدہ آشفتہ حیران دل اوچاٹ

جوش وحشت مین نہ یان دلبستگی پائی نہ وان
کچہہ مرا شہر و بیابان سی ہی یکسان دل اوچاٹ

ساتہہ وہ گلرو نہین تو کچہہ بہی کیفیت نہین
سیر کو جاتی ہین ہم سوی گلستان دل اوچاٹ

مدتین گزرین کہ اوسکی عشق مین کہتی ہین ہم
جسم عریان سینہ بریان چشم گریان دل اوچاٹ

آگئی تہی تو دو گہڑی عاشق سی ہنستی بولتی
کیا ہوا آپی اگر تم ای مری جان دل اوچاٹ

جسکو دیکہا شاکیِ جورِ بتان پایا اوسی
کچہہ فقط مین ہی نہین خاطر پریشان دل اوچاٹ

باغ مین صحرا مین جی اسکا کہین لگتا نہین
ہو نہ یارب **تاجور** سا کوئی انسان دل اوچاٹ

کسی کی ہجر مین صہبای مشکبو کی گہونٹ
قسم خدا کی ہین عشاق کو لہو کی گہونٹ

ہین زہر ہجر مین صہبای مشکبو کی گہونٹ
ملی جو آب بقا سمجہین ہم لہو کی گہونٹ

اگر پلائی نہ وہ اپنی ہاتہہ سی مجہکو
نہ اوترین حلق سی جنت کی آبجو کی گہونٹ

مین جرعہ جرعہ می کا نہ دم بہرون کیونکر
ہین ساقیا بڑی ارمان و آرزو کی گہونٹ

کہان کا آب حیات اونکے چاہ غبغب سے
عرق کا بہی نہ ملا بعد جستجو کی گہونٹ

ہی اتنا لطف بہی کافی کہ ہاتہہ سی میرے
وہ جای ہی کا بہی کاش بہولی چوکی گہونٹ

سو سبوی پرازمی کبہی نظر نکرون
ملے جو ہاتہہ سی اوس شوخ تندخو کی گہونٹ

عدو سی پہلی مجہی تاجور شراب وہ دین
پلائین دو ہی مگر ساتہہ آبرو کی گہونٹ

ہین اونکی یہہ سب وعدہ الطاف و کرم جہوٹ
ایسی تو وہ کہا لیتی ہین سو بار قسم جہوٹ

ہر جسکی زبان پر تو ہی ہر لحظہ قسم جہوٹ
پہر آپکی ہر وعدہ کو کیون سمجہین نہ ہم جہوٹ

یہہ آپ نکہی کہ ہین ہم بولتی کم جہوٹ
ایسا ہو تو گنوا دین بہت آپکی ہم جہوٹ

اقرار زبانی کا وثوق اوسکی ہو کیا خاک
سو جسنی نوشتی ہون دیی کرکی رقم جہوٹ

خونابہ فشانیکا بس اب تار لگا دے
سمجہی ہین وہ رونی کو مری دیدہ نم جہوٹ

تو کہا کی قسم کرتا ہی گو وصل کا اقرار
تیور تری ثابت کیی دیتی ہین صنم جہوٹ

کس قول کو کس عدہ کو پورا کیا تمنی
ہر بار جو کہتی ہو نہین بولتی ہم جہوٹ

سچا نہوا لطف و کرم کا کبہی اقرار
پایا نہ کبہی وعدۂ بیداد و ستم جہوٹ

کب تمنی رقیبون سی زیادہ اوسی سمجہا
بولا کرو عاشق سی خدا کی لیی کم جہوٹ

ہم اور تجہی یاد آئین گی ظالم یہ غلط ہی
خط لکہنی کو تو اوراوٹہائیگا قلم جہوٹ

اقرار کیا ہی تو او نہین دینگی دل و جان
کہتی ہین کہین **تاجور** ارباب کرم جہوٹ

جلوہ گر تہی آپ شب کو بام پر سچ ہی کہ جہوٹ
تہی حقارت سی نظر سوی قمر سچ ہی کہ جہوٹ

بولی وہ سنکر مرا حال تر سچ ہی کہ جہوٹ
نامہ بر سچ سچ بتادی یہ خبر سچ ہی کہ جہوٹ

لوگ کہتی ہین کہ اوس بت کی کمر ہی رد او ہین
کوئی کیا جانی سماعی ہی خبر سچ ہی کہ جہوٹ

جلوہ گر غرفہ مین ہو کر غیر سی تہی ہمکلام
چہوڑدی چلمن تہی مجہکو دیکہکر سچ ہی کہ جہوٹ

بلبلو آتی ہی اوس رشکِ چمن کی یاد مین
ہوگیا تہا باغ کا رنگ دگر سچ ہی کہ جہوٹ

جلوہ فرما بام پر تہی شب کو تم ای رشکِ ماہ
ابر کی چادر مین پنہان تہا قمر سچ ہی کہ جہوٹ

سنتے ہین ہمنی شبِ فرقت مین جب کی تہی فغان
بیٹہے تہی تم تہام کر اپنا جگر سچ ہی کہ جہوٹ

آپ بیتابانہ جو تشریف لی آی یہان
ہی یہہ میری نالہ دل کا اثر سچ ہی کہ جہوٹ

نامہ بر مضمون جو گریہ کا ہماری خط مین تہا
پڑہ کی اوسکو ہوگئی چشمِ اونکی تر سچ ہی کہ جہوٹ

ہی گہی امید گاہی یاس وحشت گیر دل
یہہ دورنگی کا تمہاری ہی اثر سچ ہی کہ جہوٹ

خلق کہتی ہی کہ توبہ تونی کی ہی ظلم سی
یہہ تو کہدی ای بتِ بیداد گر سچ ہی کہ جہوٹ
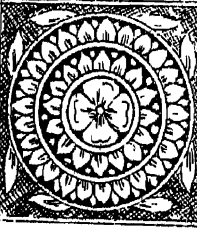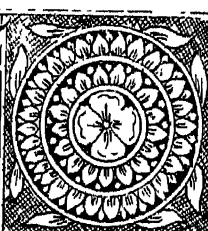
آبداری سی مضامین کی یہ لاثانی غزل
ورثہ التاجِ سخن ای **تاجور** سچ ہی کہ جہوٹ

شباب آتی ہی کیا عشق کی اوٹہائی چوٹ
نگاہ لڑتی ہی اوس بت سی دلپہ کہائی چوٹ

وہ نازنین ہین خدا کی لیی اوٹہائین تیغ
رکہی ہوی ہی کلائی مین اونکی آئی چوٹ

نگاہِ ناز کی چتونکی غمزہ کی مجھ پر
جدا جدا ابتِ سفاک نی لگائی چوٹ

ہوا یہہ شک سی دیکھا جو اوسنی جانبِ غیر
اوٹھائی عاشقِ جانباز نی بڑائی چوٹ

غضب ہی ناوک و خنجر نگاہ کی یو چہتی ہین
تمہاری دل کو بتاؤ تو کسکی بہائی چوٹ

خدا بچائی جسی اوسکو کون مار سکے
نظر کا وار کیا مجھپہ دلپہ آئی چوٹ

جو اونکی غمزہ پہ کی آہ تاجور مین نی
تو ہنسکے بولی وہ دیکھون کہان پڑائی چوٹ

ناگہہ جو تری بند قبا یار گیے ٹوٹ
دل سیکڑون بندونکی بس اکبار گئی ٹوٹ

جبتک نظرِ لطف تہی دشمن بہی تہی سب دوست
تیور جو پہری تیری سب اہی یار گئی ٹوٹ

میرا نہ سہی غیر کا تو رام ہوا تو
صد شکر کہ اوبت تری پندار گئی ٹوٹ

ناگاہ مین پاس اونکی جو پہونچا تو وہ بولے
کیا مرگئی دربان در و دیوار گئی ٹوٹ

برباد کیی آپ نے کتنے جگر و دل
اِن ہاتھون سی کیا کیا دُرِ شہوار گیی ٹوٹ

غم کیا ہی اگر سخت ہی پتہر سے ترا دل
بجلی سی مری آہ کی کہسار گییٔ ٹوٹ

تو ہاتھہ نہ آیا کبھی اور تیری طلب مین
پا ہی طلبِ عاشقِ ناچار گییٔ ٹوٹ

جھٹکے دیی کیون مجھہ کو جو سینہ سی لگایا
تیری ہی شرارت سی تری ہار گییٔ ٹوٹ

زاہد نی سجدہ کیا اوس بت کو جو دیکھا
ای تاجور آخر سرِ انکار گییٔ ٹوٹ

ردیف ثای مثلثہ

ترک کیون رسمِ محبت کو کیا کیا باعث
جرم میرا کوئی دیکھا کہ خطا کیا باعث

دل کو پہلی تو لیا سر یہ چڑہا کیا باعث
پہر نگاہون سی دیا اپنی گرا کیا باعث

دوستا دل کو جو زلفو نسی تمہاری الجہا
مجھہ سی کیون رے ذرا الجہتی ہو بہلا کیا باعث

عشق اوس گیسوِ شبگون کا کیا کیون ای دل
سر پہ لی بیٹھی بٹھایی یہ بلا کیا باعث

وعدہ کی پردہ مین ای دل جو دغا کرتا ہی
اوس سی کہتا ہی تو امیدِ وفا کیا باعث

دونون ابرو کی ہین دو تیغ تری قبضہ مین
سر ہمارا نہ کیا تن سی جدا کیا باعث

بی حجاب آپ ہا کرتی ہین پیش اغیار
اپنی عاشق سی ہی کیون شرم و حیا کیا باعث

جرم ہی کچہہ مرا یا غیر نے بہرکایا ہی
کیون ہوا مجہہ پہ خفا کچہہ تو بتا کیا باعث

نہ ہوا وصل میسر نہ کسیکو ہو گا
مفت کیون ہوتی ہین لوگ اوسپہ فدا کیا باعث

لی لیا خواب مین کیا بوسہ کسی نی اوسکا
کیون وہ غرقِ عرقِ شرم ہوا کیا باعث

کیون عبث تاجور اوس دشمنِ الفت سی کہا
آپ کہتی ہین برا مجہکو بہلا کیا باعث

نالہ دل نہین کرتا ہے اثر کیا باعث
کیون وہ آتی نہین یارب مری گہر کیا باعث

کیون کرم تمنی کیا آج ادہر کیا باعث
قتل یا وصل ہی منظورِ نظر کیا باعث

کیا مری آہ نی تاثیر دکہائی اولٹی
آج ادہر پہرتی نہین اونکی نظر کیا باعث

یاد آتی ہین تری عارض و گیسو ہم کو
کیا کہین روتی ہین کیون شام و سحر کیا باعث

کسکی آمد کا سمان ہی مری نظرون مین بندہا
چشم وا رہتی ہی کیون آٹہہ پہر کیا باعث

سامنی غیر کے آیا یہہ ہوا کیا اندھیر
مجھسی پردہ کیا ای رشکِ قمر کیا باعث

ایسی بھولی ہین کہ وہ پوچھتی ہین مجھسی
خشک ہین لب تری اور چشم تر ہی کیا باعث

کیا یہہ مطلب ہی اسیر انکی کرین سیرِ عدم
کاکلین چھوڑی ہین کیون تا بکمر کیا باعث

سرد آہون نی مری ٹھنڈا کیا دوزخکو
کم نہین ہوتا مگر سوزِ جگر کیا باعث

تا جو رد دل و نہین منظور ہی لینا کہ جگر
آج کیون دیکہہ رہی ہین وہ ادھر کیا باعث

کاش گردون سی جفا مین ہو مری یار کی بحث
کہ ستمگار سی موزون ہی ستمگار کی بحث

چھیڑ دی ہمنی جہان زلف و رخِ یار کی بحث
پھر کسی نی نہ سنی کافر و دیندار کی بحث

وہی ساعت ہی قیامت کی بپا ہونیکی
جس گھڑی چھڑ گئی ظالم تری رفتار کی بحث

گر کوئی تار نکالی تو سر مو نہین فرق
کفر و دین مین ہی فقط سبحہ و زنار کی بحث

لالہ و گل کو ہی کیا حسن مین نسبت اوس سے
باغ مین ہوتی ہی کیون یار کی رخسار کی بحث

در و دیوار سی احسنت کی آتی ہی صدا
ہوتی جس گھر مین ہی اوس شوخ کی رفتار کی بحث

اونکی تکرار پہ دل دینا پڑا اپنی قیمت
لی گئی مفت پہ جبتک آج خریدار کی بحث

تاجور ایسے خیالات پہ آتی ہی ہنسی
ہی طبیبون مین علاجِ دلِ بیمار کی بحث

بیمار عشق کے لیے تدبیر ہی عبث
سب جانتی ہین جنگ تبقدیر ہی عبث

واعظ تری سنی نہ سنینگی یہ اہلِ عشق
فہمایش و نصیحت و تذکیر ہی عبث

قتلِ جہان کو کافی ہین تیری ادائین
ای ترک فکرِ خنجر و شمشیر ہی عبث

ناصح نہ ذکر ترکِ محبت یہان پہ لا
افسردہ جس سی دل ہو وہ تقریر ہی عبث

ای دل کہین گمان نہو و سکو سکون کا
بیحس ہو رنگ پیکرِ تصویر سے ہے عبث

دیوانی ہین جو چھوٹ کی جائینگی ہم تمہین
ڈالی ہماری پاؤن مین زنجیر ہی عبث

پتھر سی سخت تر ہی دل اوس بتکا تاجور
فریاد سے توقعِ تاثیر ہی عبث

پہلی دشنام ہی اور پیچہی سخن کیا باعث
کہل گیا منہ ترا ہی غنچہ دہن کیا باعث

کیا بگاڑا ترا اوس تنکو جو چاہا ہمنے
تیری کینہ کا ہی اپنچ کہن کیا باعث

رخِ پر نور پہ کیون چہوڑی ہوی ہین گیسو
کیون پسند آیا او نہین چاندگہن کیا باعث

جس سی اُن بن ترے ہتی تہی وہ دل ہی ہا
مجہسی نفرت کا ہی اب مشفقِ من کیا باعث

آتشین رخ کا اگر عشق نہین ہے مجہہ کو
ہر بنِ مو مین پڑی کیون ہی جلن کیا باعث

بلبلون کا جو لبہانا تمہین منظور نہین
جامہ گلرنگ ہی کیون زیبِ بدن کیا باعث

تا جو رہ گر نہین منظورِ نظر اوسکی تلاش
کہو کیون چہوڑا ہے آرام وطن کیا باعث

طلب اس دلِ زار کی ہی عبث
ہوس رشک گل خار کی ہی عبث

بہارِ دل داغدار آکے دیکہہ
ہو اسیر گلزار کی ہے عبث

شبِ وصل اپنے طلبگار سے
حیا ای ستمگار کی ہی عبث

کرو قتل ابرو دکہا کر مجہے / تمہین فکر تلوار کی ہی عبث

جہکائینگے سر ہم نہ پیش رقیب / تمنا یہہ سرکار کی ہی عبث

نہونگے وہ راضی کبہی وصل پر / امید اون سی اقرار کی ہی عبث

جو دینا ہی دل دیجکو تاجور / یہہ تکرار ہر بار کی ہی عبث

اوس بت سی درد ہجر کی فریاد ہی عبث / ظالم کی آگی نالش بیداد ہی عبث

ای دل نکر خیال رخ آتشین یار / سوز و گداز ہجر کی امداد ہی عبث

قتال خلق تیری نگاہین ہین خود بخود / ای یار تجہہ کو خواہش جلاد ہی عبث

پابند کوی یار ہو الفت کا خط اوٹہا / صحرا نورد ای دل آزاد ہی عبث

رکہتا ہی سلسلہ تری گیسوی مرغ دل / فکر اسکی قید کرنیکی صیاد ہی عبث

خوش قسمتون کو ملتی ہین ایدل یہ نعمتین / جور و جفای یار کی فریاد ہی عبث

ترجیح کون مرگ پہ دیگا حیات کو
تعویق سر اڑانی مین جلاد ہی عبث

ہی آج رات وصل کی تو کل ہی روز ہجر
ناحق مین خوش ہون و مرا دل شاد ہی عبث

کہنی مین واعظونکی نہ آئیگا تاجور
بی سود انکا وعظ ہی ارشاد ہی عبث

ردیف جیم تازی

گرم سخن وہ غیرتِ سی ہین انجمن مین آج
اک آگ سی لگی ہی مری تن بدن مین آج

آئی کوہی وہ گلبنِ خوبی چمن مین آج
پہولی نہین سماتی ہین گل پیرہن مین آج

دیکہا ہی کسکا جلوہ کہ پہرتی ہین بلبلین
گل کی طرف سی پہیری ہوئی منہ چمن مین آج

ہین تیز زبان ستایشِ دندانِ یار مین
موتی بہری ہوئی ہین ہماری دہن مین آج

گل کیا ہی عطر گل مین بہی پایا محال ہے
ہی بو جو اوسکی اوتری ہوی پیرہن مین آج

سن سن کی مست کیون نہو خلقت کلام یار
کیفیتِ شراب ہی اوسکی سخن مین آج

اوس شعلہ خو کو غیر نی بہڑکایا کیا کچہہ اور
ہی کچہہ زیادتی مری دلکی جلن مین آج
جوہر شناس کہتی ہین اوس لب کو دیکہکر
ایسا کوئی عقیق نہین ہی یمن مین آج

رام اپنا جسنی اوس بت پرفن کو کرلیا
کامل ہی تاجور وہی ہر ایک فن مین آج

خونریزی پہ ظالم نی جو باندہی ہی کمر آج
سرتن پہ کسی کی نہین آتا ہی نظر آج
آتا ہی مکدر سا مزاج اون کا نظر آج
اشکون کا بندہی تار بس ای دیدۂ تر آج
تیغ اوس بت سفاک نی کی زیب کمر آج
سر ہوگی تمہاری مہم ای گردن سر آج
آتی ہین مری پاس وہ غیرون سی بگڑکر
ملتا ہی تری صبر کا ای دل یہ ثمر آج
جائین گی وہ اغیار کی گھر آج مقرر
دیتا ہی مرا وہم کچہہ ایسی ہی خبر آج
اللہ ری تلون کبہی پانی ہو کبہی آگ
کل غصہ کی تیور تہی لگاوٹ کی نظر آج
اغیار کو وہ دیکہتی ہین میٹھی نظر سے
ای آہ دکہا پہر حسد اکچہہ تو اثر آج

آئی ہو مری پاس چھپا کر رخ روشن
اندھیر کیا آپ نی ای رشک قمر آج

سنتا ہون تری گالیان اور کچھ نہین کہتا
دل گردہ ہی میرا سا کسی کا نہ جگر آج

قاصد یہ ہی کیون لطف و کرم تاجور اتنا
کیا وصل کی اوس شوخ کی لایا ہی خبر آج

پوچھا جو مین نی کیسا ہے سرکار کا مزاج
برہم مہینون مجھ سے رہا یار کا مزاج

ہم سی ملا نہ نرگس دلدار کا مزاج
آیا نہ اعتدال پہ بیمار کا مزاج

وان پہلی پوچھتا ہون مین اغیار کا مزاج
ملتا ہی تب کہین بت عیار کا مزاج

قاتل برنگ ابروی جانان ہی خال ہی
پایا ہی اس سپر نی ہی تلوار کا مزاج

لطف و کرم ہی ذنکو تو شکوۂ عتاب و جور
اک رنگ پر نہین ہی ستمگار کا مزاج

سچ پوچھیی تو جان مین جان اسکی آگئی
پوچھا جو آپ نی دل بیمار کا مزاج

اک بار ترک نامہ و پیغام کیون ہوا
کیا کچھ بدل گیا ہی مری یار کا مزاج

دیکھو لگا او سکو خدا کی لیے یہ منہ
ناحق لگا رٹے تے ہو دلِ زار کا مزاج

ای دل نہ کر خدا کی لیے سخت گفتگو
نازک بہت ہی اوس بتِ عیار کا مزاج

چبھتا ہی دل مین خط ہو کہ عارض ہو آبکا
یکسان مین دیکھتا ہون گل و خار کا مزاج

تلنی سی اونکی انکھون مین عادت بگڑ گیی
ہے تولہ ماشہ اب تو دلِ زار کا مزاج

ملنی سی اوسکی فائدہ کیا ای دلِ حزین
ملتا نہین ہے جس بتِ عیار کا مزاج

اپنا ہوا ہی سمجھو تم ای **تاجور** اوہنین
قابو مین کر لیا اگر اغیار کا مزاج

یان نہین عنبر کی اور مشکِ ختن کی احتیاج
ہی فقط اک بوئی زلفِ پُر شکن کی احتیاج

اونکی عاشق کو نہین ہی پیرہن کی احتیاج
کوئی دن مین ہو گی البتہ کفن کی احتیاج

مل گیا ہی جسکو اک قطرہ پسینی کا تری
کچھ نہین ہی اوسکو عطرِ یاسمن کی احتیاج

تلخگوئی مین بھی اوسکی وہ حلاوت ہی کہ دل
اب نہین کہتا کسی شیرین سخن کی احتیاج

سادگی سی جسکی پیدا ہی ادای دلربا
اوس پری پیکر کو کیا ہی بانکپن کی احتیاج

ای دل بیتاب ڈالی گی کھٹائی مین تجھے
بوسۂ لعل لب شکر شکن کی احتیاج

حضرت واعظ مبارک ہو تمھین سیب جنان
ہی مریض غم کو اوس سیب ذقن کی احتیاج

سیر کی قابل ہی خود رشک چمن تیری بہا
تجھکو کیون ہونی لگی سیر چمن کی احتیاج

بی تری تحریک کی ابرو ترا کرتا ہی قتل
ہی نہین اس تیغ کو کچھہ تیغزن کی احتیاج

دل کو رخ کی یاد آئی پھنسکے اونکی زلفین
شام غربت مین ہوی صبح وطن کی احتیاج
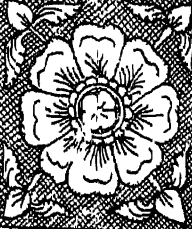
وہ تو خود باعث ہین اسکی اونکی آگی تاجور
کیا ہی اظہار غم و رنج و محن کی احتیاج

ضعف نی کھو دیا ایسا تری بیمار کا کھوج
کہ نہ ڈھونڈھی سی ملا اوسکی تن زار کا کھوج

دیکھہ آئی حرم و دیر و کلیسا و کنشت
نہ ملا ہمکو کہین اوس بت عیار کا کھوج

دیکھکر کہتے ہین ہم سینے کی داغونکی بہار
مل گیا آج ہمین خلد کی گلزار کا کھوج

دل جلایا مرا اوس بت پہ نکی کچھ تاثیر | کھوی اسد مری آہ شرربار کا کھوج

تیر دل مین نہ لگا دلمین غضب کی ہی کشش | کہین ملتا نہو مشکل تجہی سوفار کا کہوج

لی گیا کون خدا جانے اوڑا کر اوسکو | کہین پاتا نہین سینہ مین دل زار کا کہوج

کعبہ و دیر مین ناحق ہو بہٹکتے پہرتی

تا جو دل مین ملیگا تہین دلدار کا کہوج
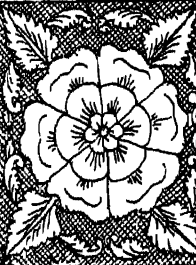
ردیف جیم فارسی

وعدۂ قتل جہوٹ ہی یا سچ | میری سر کی قسم بتانا سچ

نہ بلایا نہ میرے گہر آئے | تمنی مجہسے کبہی نہ بولا سچ

کہتی ہو غیر سے خفا ہین ہم | سچ تو کہنا ہی اسمین کتنا سچ

کیا اونہون نی کہا ہی آنی کو | یان وہ آئینگی نامہ بر کیا سچ

دل ہی لیکر نہ تو ہوا راضی | کہل گیا جہوٹ تیرا میرا سچ

مر گیا سُنکی وصلِ غیر کا ذکر
جھوٹ اوسنے کہا مین سمجہا سچ

اوسکی وعدہ پہ خوش ہی کیا یا دل
کبھی بولا بہی ہی وہ جھوٹا سچ

کہتی ہو ہی مراد ہن معدوم
واقعی ہی جہان مین عنقا سچ

اونکی وعدہ ہین واقعی سب جھوٹ
تاجور قول ہی تمہارا سچ

رکھتی ہو گیسوؤنمین جو تم پیاری پیاری پیچ
ہین دلکی پہانسنی کے ہماری پیاری پیچ

بوسہ کبھی نہ گیسوِ پر پیچ کا ملا
ایسے پڑی نصیب مین ہین کچہہ ہماری پیچ

مجھہ سی ہزار پیچ کی تقریر وہ کرین
کہولیگا میرا ناخنِ ادراک ساری پیچ

آنیکو تہی ہمین تری گیسو کی پیچ مین
اے جان اپنی غیر پہ جا کر نہ ماری پیچ

ہون گیسوؤن کی پیچ کہ دستارِ یار کی
انکھونمین ہین کبھی ہوئی میری پیاری پیچ

کبھی تو جالین آپکی گنوا دین لاکہہ ہم
دو چار ہی حضور بتا دین ہماری پیچ

ماتھی یہ اونکی دیکھہ کے افشان چنی ہوی
کھاتی ہین دل ہین تاجور ہنی ستاری پیچ

ردیف حای حطی

فی الجملہ گل مین ہی تری رخسار کی طرح
پایا ہون کچہہ ہزار مین گفتار کیطرح

موذی ہی زلف یار سیہ مار کیطرح
ابرو مین اوسکی کاٹ ہی تلوار کیطرح

کہتی ہین گہ تمہاری سقر ہم آئینگے
اقرار کرتے ہین مگر انکار کی طرح

ابرو کی ہوتے قتل کرین کیون وہ تیغ سی
بی باڑ کاٹتی ہین وہ تلوار کی طرح

ہو دسترس تو ای بت کافر خدا گواہ
لپٹون تری گلی سی مین زنار کی طرح

ہو پردہ عدم مین نہان فتنہ دہر کا
دیکھی جو فتنہ گر تری رفتار کی طرح

وہ دی ہی ہین بیٹھی ہوی مجکو گالیان
مین چپ کھڑا ہوا ہون گنہگار کی طرح

کیا قہر ہے کہا جو عیادت کو آئی وہ
کیون ہای ہای کرتی ہو بیمار کیطرح

رکھتی ہین رشتہ عشق کا کیا ان تبونسی شیخ | پاتا ہون انکی سبحہ مین زنار کی طرح

لاکھون حسین ہین گرچہ زمانی مین تاجور
لیکن جدا ہی سب سی مری یار کی طرح

آنا نہ جانی کی لیی مہمان کی طرح | رہنا تم آکے دل مین مری جان کیطرح
زاہد فریفتہ ہون نکیون حسن یار کے | رکھتی نہین ہی حور بہی اس شان کی طرح
جاؤ شب وصال نہ دامن کو جہاڑ کر | لپٹی رہو گلی سے گریبان کی طرح
چہوڑینگی تیری کہنی سی وہ اختلاط تبونکا شوق | جسکو عزیز رکھتی ہین ہم جان کی طرح
آنکہ اوس صنم کی کاٹ سی تیغ نگاہ کی | مشہور ہی جہان مین صفاہان کیطرح
محفل مین بیٹہنے کی جو لائق نہین تو شوق کا | در پر کہڑا رہون تری دربان کی طرح
تیر اونکا آئی شوق سی لیکن یہ شرط ہی | نکلی نہ میری دل سی پہر ارمان کیطرح
دل چہین کر وہ لیگئی پہر آکے اوسکی بعد | کیون وہ رہی ہو کہتی ہین انجان کیطرح

ایک اپنی کیا منائیی ساری جہانکی خیر | ہی اشک میرا جوش پہ طوفان کیطرح

مژگان کا ان بتون کی تصور بہی تاجور
ہر لحظہ دل مین چہبتا ہی پیکان کی طرح

ردیف خای معجمہ

بلا کی ہین تری اغیار گستاخ | کرینگی یہہ تجہی بہی یار گستاخ

جو دیکہا یار کا دربار گستاخ | تومین بہی ہو گیا ناچار گستاخ

عجب کیا گر ہی چشم یار گستاخ | ہین سب بدست او میخوار گستاخ

ملا تقدیر سے معشوق ہم کو | ستمگر بیوفا عیار گستاخ

اگرچہ ہون تو بتکی مرا نام | کہون کچہہ تو بنایی یار گستاخ

کرو تنبیہ تم کچہہ تو عدو کو | ہوا ہی اب وہ ناہنجار گستاخ

کوئی دم مار ہی کیا محفلین اونکی | ہین وہ خود بدزبان اغیار گستاخ

کہا جب دی سکا اونکو نہ تعظیم
ہی کیسا عشق کا بیمار گستاخ

کرین ہم بدزبانی کا گلہ کیا
کیا ہی خود ہی تمکو یار گستاخ

زمانی مین کوئی اوس سا ایدل
نہوگا بدزبان طرّار گستاخ

کہونگا مین بھی شوخ اکبار تم کو
کہا تمنے اگر سو بار گستاخ

وہان جا کر نہوگے **تاجور** شاد
کہ تم ہو بدمزاج اور یار گستاخ

غصہ سی آنکھین کیون ہوئین مثلِ شہاب سرخ
ہوتی ہی کسکی خون سی مین ای جناب سرخ

یون اونکی رخکو رکھتا ہی جوشِ شباب سرخ
ہو جسطرح طلوع کی وقت آفتاب سرخ

دریا مین گر نہائی کو جائی تو ہو تمام
اوس گلبدن کی عکس سی دریا کا آب سرخ

کیا سر چڑھا ہی خون کسی بیگناہ کا
دستار سر پہ باندھی ہی کیون ای جناب سرخ

جاگی ہین گھر عدو کی وہ کیا رات **تاجور**
آنکھین خمار سی ہین جو مثلِ شہاب سرخ

دور چشم فتنہ گر مین کیون نہ عاشق کہائی چرخ
اوسکی گردش دیکہکر چکر مین جب آجائی چرخ

جسقدر بدنظر ہون گردشین دکہلائی چرخ
چپ ہون مین جبتک کہی جائی جو جی مین آئی چرخ

اوسکو اکساتی ہی پردہ وہ چشم فتنہ گر
فتنہ انگیزی جفاکاری سی کیا باز آئی چرخ

ہجر کی شب ہی دل غم آشنا موقع ہی آج
آہ کہینچ ایسی کہ جسکو دیکہکر چکرائی چرخ

ہنستی ہین غیرون سی رو رو تا ہون مین بیٹہا ہوا
اونکو بہی میری طرح یارب کبہی ترسائی چرخ

تیری تیغ ناز کا کشتہ نہ زندہ ہو کبہی
او سیہ تا صد سال اگر آب بقا برسائی چرخ

ایک وہ ہی آہ مین ظالم سمجہہ لیتا تجہی
ضعف نی بی بس کیا ہی کیا کرون مین ہائی چرخ

غیر ممکن ہی کہ تجہہ سا کوئی ظالم پا سکے
تا قیامت گر یونہین دن رات چکر کہائی چرخ

ہی مسرت کی جگہہ یہہ غم مجہی اے **تاجور**
وصل کی شب ہی مبادا رنگ کوئی لائی چرخ
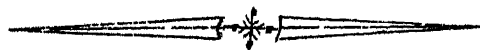
ردیف دال مہملہ

غمزہ کی جو پاس آپکی تلوار ہے موجود
سر دینی کو ہر کافر و دیندار ہے موجود

وا کرکے ذرا دیدۂ دل دیکھہ تو غافل
کس شی مین نہین جلوۂ دلدار ہی موجود

ہو عفو جریمہ کہ ملے جرم کی پاداش
جو چاہو وہ دو حکم گنہگار ہے موجود

می غیر جو دی تو وہ پئین شوق سی ای آ
مین بہر کی جو دون جام تو انکار ہی موجود

برسون شب وصلت کی نہین کہتی صورت
جب کہئی فرقت کی شب تار ہی موجود

کل کہتی تہی بوسہ پہ نہو گی کبہی حجت
اور آج وہ ہی آپ کی تکرار ہے موجود

احوال مرا کون کہی تاجوراون سی
ہمدرد کوئی اپنا نہ غمخوار ہی موجود

حیرت کی بات کیا ہی جو ہمکو ہی تو پسند
وہ کون ہی کہ جسکو نہو خوبرو پسند

پائی مراد اپنی دلِ جستجو پسند
گر اوسکی جستجو کو کری یار تو پسند

نازک ہی قتل کیسی کرے ورنہ یار کو
ہر وقت وکی سنتی ہی کیون اونکی گالیان

اسکے مآل پر بہی نظر کی ہی یا نہین
گر عندلیب پای تری پیرہن کی بو

عاشق ہین تیری کیون نہ تہ دل سی ہمکو ہو
ڈہونڈہی سی بہی ملیگا نہ اوسکا کہین سراغ

بڑہکر کہین حنا سی ہی ہا میر الہو پسند
ای چشم تر نہین تجہی کیا آبرو پسند

دل نی کیا جو عشق بت تند خو پسند
ممکن نہین کہ گل کی کری بہروہ بو پسند

خوبو تری پسند ترا رنگ و رو پسند
ای جان جان ہی جسکو تری جستجو پسند

معشوق صلح دوست سی کیا عشق کا لطف
ہی تاجور رہین تو بت جنگجو پسند

وعدہ کیا جو قتل کا تمنی جفا کے بعد
چہرہ دکہائیے ہمین ترک دغا کی بعد

دیکہو تن نزار رخ زرد دیکہہ کر
ہم جان نذر دینگی دل مبتلا کے بعد

حسرت ہی دل مین سیر طلب کی ختا کی بعد
اس کاہ کی طرف ہو نظر کہربا کی بعد

بوسہ لبون کا دیکی کرو قتل شوق سی
کہتے ہین قتل کرکے وہ سمجھینگی پہر تجہی
واپس طلب کروگا مین دیکر کبہی نہ دل
چاہا جو جرم بوسہ کا عفو اوسنی یہہ کہا
کہکر برا بہلا مجہی کس سوچ مین ہین آپ

پانی پلاؤ تیغ کا آب بقا کے بعد
کیا اور بہی سزا ہی کوئی اس سزا کی بعد
ہی عیب مانگنا کسی شی کا عطا کی بعد
یہہ دوسری خطا ہی تمہاری خطا کی بعد
کہنا ہی اور کیا سخن ناسزا کے بعد

اوس سی ہوی نہوگی شفا اس سی تا چور
تعویذ گنڈی کی ہی ہوس کیون دوا کی بعد

ہوتی ہی لب عاشق نالان کی زبان بند
کس طرح مجہی عرض تمنا کی ہو جرأت
آتا ہی گلہ کرنیکو وہ نالۂ دل کا
ارمان مری دل کی نکالین گی وہ کبتک

کردیکی زبان منہ مین اسکا مری جان بند
آنکھ اوس بت کافر کی ہی افسون زبان بند
ای آہ تو کرپہلی ہی سی اوسکی زبان بند
کبتک انہین رکہین گی خدا جانی یہان بند

اوس شوخ کو پابندی تمکین ہی کچھہ ایسی
رکھتا ہی دمِ خندہ بصد ضبط دہان بند

میخانۂ چشمِ سیہ یار کھلا ہے
ہو جائیگی اب تیری دکان پیرِ مغان بند

جبتک کہ نہ لیلیٰ کا اوٹھے پردۂ محمل
ای قیس نہو شلِ جرس شور و فغان بند

ای غیرتِ گل ضبط فغانکی کوئی حد ہے
کبتک رہی غنچہ کی طرح میرا دہان بند

شہرہ لبِ دلدار کی شیرینی کا سنکر
قندا دہی کون ایسا نہ کی جسنی دکان بند

تم ایک نظر سرمگین آنکھین جو دکہا دو
عشاق کا ہو جایی ابہی شور و فغان بند
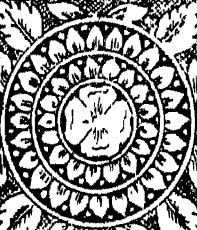
سچ کہتے ہین ہوتا ہے سخی دست غدر کا
ہو بابِ سخاوت نہ کبہی شاہجہان بند

ردیف ذال معجمہ
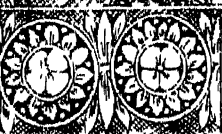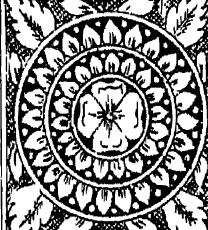
دیا قاصد نی جواوس شوخ کو میرا کاغذ
پہیر ا یہہ کہکے پڑہی کون کسیکا کاغذ

حالِ دل لکہکی جو بہیجا تو کہا یہہ پڑہ کر
مفت ضائع کیا وقت اپنا بگاڑا کاغذ

خط گلزار مین لکھا تھا جو خط اوس گل نی
کھل گیا گل کیطرح مین نی جو دیکھا کاغذ

گرم فقری مری کاغذ مین بڑھا کر دو جا
اوسکے ٹھرکانی کو دشمن نی سنایا کاغذ

نیند کی وقت اوسی ہجین کیا کیون قاصد
قصۂ ہجر کا کیون شبکو سنایا کاغذ

کیا کلیجہ ہے مرا مہر لگانے کی جگہہ
دل لگا کر بت بےمہر کو بہیجا کاغذ

جس مین تہی وصل کی اقرار قسم سی تحریر
تا جور یار نے واپس وہ منگایا کاغذ

باندہا عشق مین پی سو وہی ملا تعویذ
یہ وہ جن ہی کہ جلا کر رہے تیر التعویذ

پیر ایسا کوئی ملتا ہے نہ ملّا جو مجہے
دی پریزادونکی تسخیر کا جلتا تعویذ

کیسی تسکین ٹہی اور بہی دل کی دہڑکن
لا کے احباب نی بازو پہ جو باندہا تعویذ

ٹہوا پر ٹہوا رام وہ کافر مجہہ سے
گو بڑہا حب کا عمل باندہ کی دیکھا تعویذ

خود ہی وہ آگئی رکہا رہا عامل کا عمل
ہمنی باندہا نہ جلایا نہ بہایا تعویذ

حال کہتی ہوی عامل سی بہت ڈرلگتا ہی — رشک سی لکھہ دی نہ مجھکو کوئی اولٹا تعویذ

آگی تقدیر کی سب نقش و عمل ہین بیکار
تاجور کو نہین درکار ہی گنڈا تعویذ

ردیف رای مہملہ

دستار وہ زرد آتی ہین باندہی ہوی سر پر — یا آج بسنت آتی ہی ای دل مری گھر پر

صہبای بسنتی کا بس اب دور ہو ساقی — پھولی ہی بسنت آکی ہر اک شاخ و شجر پر

اوڑہی ہوی چمپای اگر پیرہن وہ — دستار بسنتی ہی بندہی گیندی کی سر پر

عاشق نہین گر عارض گلرنگ کا تیری — زردی سی نظر آتی ہی کیون وی قمر پر

ہی آج گل اشرفی پیش نظر یار — زیبا ہی جو ہو قہقہہ زن سکۂ زر پر

وہ چمپئی پوشاک جو نظرون مین بسی ہی — دہوکا یرقان کا ہی مری دیدۂ تر پر

ای تاجور انمول ہین اس قافیہ کی اشعار — شایان ہی اگر ان کو لکھو کاغذ زر پر

فحوای سخن اور ہی ایما ہی نظر اور
اوس گل کی دو رنگی مجھی دیتی ہی خبر اور

کیون دست عدو سی می گلرنگ ہی پیتا
کیا رنگ نیا لائیگا وہ رشک قمر اور

یکتا ہی وہ دلداری مین سفاکی مین مثیل
اس شان کا دیکھا نہین ہمنی تو بشر اور

حیرت مین ہون وہ سمجھی ہین یا نامہ بر اونکا
ہی خط مین رقم اور زبانی ہی خبر اور

کچھہ بوسۂ عارض سی ہوئی زیست کی امید
جی اوٹھون ملی بوسۂ لب مجھہ کو اگر اور

زنہار نہ کر تاجور اب ہجر مین نالہ
ہی صبر بہت تلخ پر اسکا ہی ثمر اور

ردیف رای ہندی

دل مضطر کو تو ای شوخ دل آزار نہ چھیڑ
ہی یہہ خود عشق کا مارا اسی زنہار نہ چھیڑ

بھول جائیگی صبا ساری شرارت اپنی
دیکھہ اوس کاکل پیچان کو خبردار نہ چھیڑ

نہ رولا بزم مین اغیار سی ہنسکر مجھکو
مین بھرا بیٹھا ہون مدتسی ستمگار نہ چھیڑ

نہ لگا شانہ کی دانتون سی تو نشتر دلبر ‏ پھانس کر زلف مین اسکو بت عیار نچھیڑ

چارہ گر چارہ گریسی مین تری درگذرا ‏ یونہین اچھا ہون مجھی ہنی دی بیمار نچھیڑ

چھیڑنی کو مجھی قامت کا سمجھکر عاشق ‏ ذکر منصور نکر تذکرۂ دار نچھیڑ

یا جو رکو نہ دلا یاد وہ گیسو آکر ‏ ہٹ پری منہ ترا کالا ہو شب تار نچھیڑ

ردیف زای معجمہ

دیتا ہی گالیان مجھی ہوکر بداتم تیز ‏ کرتا مری زبان کو ہی وہ بدلگام تیز

طوفِ حریم یار مین ساعی ہین کس قدر ‏ کس شوق سی اوٹھاتی ہین عشاق گام تیز

ذرات مہر و مہ سی نہین ہی جو چھیڑ چھاپا ‏ تقریر کس سی ہتی ہی بالای بام تیز

کھلتا ہی اب شگوفہ نیا کوئی باغ مین ‏ جاتا ہی سیر باغ کو وہ خوش خرام تیز

کیسا سرور نشہ ہرت ہو فراق مین ‏ گو کیسی ہی شراب ہوین بھرکی جام تیز

وہ تیز غمزہ تیز نظر اوسکی تیز ہے
اک عہد اوسکا سست ہے باقی تمام تیز

کیونکر نباہ چاہ کا ہو اوس سی تاجور
ہوتا جو خود بخود ہے مرا اُسکے نام تیز

کتنی ہی تو پلادی مئی لالہ فام تیز
نکلیگا میری مُنہ سی نہ ہرگز کلام تیز

عاشق کا قتل ہی کہین یا جشنِ وصلِ غیر
جاتی ہین کیون اوٹھائی قدم خاص و عام تیز

ملتا نہین ہی ہمکو تو برسون جوابِ خط
ہی خامہ نامہ لکھنی کو غیرونکی نام تیز

مدِ نظر ہی قتل کسی بدنصیب کا
کرتا ہی یار تیغِ ستم صبح و شام تیز

ہی اونکی تند خوئی کا ذکر اسمین تاجور
ڈرہی نہ سُنکے ہون کہین میرا کلام تیز

نہ کھُلے تجھپہ جب ای دل بتِ عیار کا راز
کیا غرض تو جو کہی عاشقِ ناچار کا راز

سنت و ناز سی شوخی و ادا سی ہر طرح
پوچھ لیتا ہے وہ دم بھر مین دلِ زار کا راز

ہین یہ بیگانی انہین تو نہ سمجھنا اپنا
نکھلا ہے نکھلیگا کبھی اغیار کا راز

کون لی سر پہ بلا بیٹھے بٹھا نے ناحق
کھول کر پیچ و خم زلف سیہ کار کا راز

قول ہارا ہی زبان دی ہی قسم کھائی ہے
لب تک آئیگا نہ یان دل سی کبھی یار کا راز

ہمنی وحشت مین اڑائی نہین کس دشت کی خاک
پوچھین کیون قیس سی ہم وادی پرخار کا راز

تا جو رغیر سی بگڑی ہی خدا خیر کرے
طشت از بام ہوا چاہتا ہی یار کا راز

ردیف سین مہملہ

بل بی استغنا نہ آئی عاشق مضطر کی پاس
بار ہا گو ہو کی نکلی آپ اوسکی گھر کی پاس

مانع رفتار رہتا گو ضعف لیکن شوق مین
جا ہی پہونچا گرتا پڑتا اوس پری پیکر کی پاس

آج کل دیکھین وہان کس کا چمکتا ہی نصیب
مجمع عشاق رہتا ہی بہت دلبر کی پاس

کیا نہین ملتا خدا سی ہر جو طالب غیر کی
التجا لیجائین کیون ہم اوس بت کافر کی پاس

اپنی کہتا ہی نہ سنتا ہی کسیکی وہ صنم
کون سر مارا کری بیٹھا ہوا پتھر کی پاس

کیا خبر ہی کب پڑی کس سخت جانی سی واسطہ
کیجیی زیب کمر تلوار ہی خنجر کے پاس

دور کیا ہی تاجور جو بی بلایی خود بخود
وہ ہماری پاس آ جائین ہمارا کر کی پاس

بات تک منہ سی نکل سکتی نہین دلبر کی پاس
داد خواہی کیا کرونگا داور محشر کی پاس

سوز دل یارب کلیجی کو نہ میری پھونک دی
جل نہ جایی دوسرا وہ گھر جو ہی اس گھر کی پاس

جان و دل تو لیچکی اب ہی خوشامد کس لیی
اور کیا رکھا ہوا ہی عاشق مضطر کی پاس

نالہ پر درد میرا سن گئی تھی ایکبار
اب وہ آتی ہین تو آتی ہین بہت ڈر ڈر کی پاس

ہجومی واعظ نہ کر تو شوق سی پی جائیگا
لائیگا جب ہاتھ سی اپنی وہ ساغر بھر کی پاس

دفن کرنا غیر کو عشاق سی اپنے الگ
گھر نہ دشمن کا بنانا دوستونکی گھر کی پاس

جو سخندان ہو سناؤ تاجور اوسکو غزل
ملتی ہی اچھی سخن کی داد دانشور کی پاس

دم بھری دشمنون کا یار افسوس
مین کرون اوسپہ جان نثار افسوس

داغ دل ہجر مین تھی جوبن پر
تمنے دیکھی نہ یہہ بہار افسوس

دل ستمگر کو دیکھ کہتا ہون
ہاتھہ مل مل کی بار بار افسوس

اب وہ غیرون سی پوری ہوتی ہین
مجھسے تھی اونکی جو قرار افسوس

راہ الفت مین ہمنی رکھہ کی قدم
کھو دیا اپنا اعتبار افسوس

آرزوی وصال لب مین
گزرا مفت اپنا روزگار افسوس

تاجور اوسکے اک تغافل نی
سیکڑون غم دیی ہزار افسوس

ہنسو بولو کہا ئی ہو چکی بس
گلی مل لو لڑائی ہو چکی بس

یہہ سنا ہی نہ کہ دل الفت مین
قیامت تک رہائی ہو چکی بس

اوٹھو سیدھی طرح سی مے پلاؤ
مری جان کج ادائی ہو چکی بس

وہاں رہنی لگی غماز دن رات — ہماری اب سمائی ہو چکی بس

کبھی خط تک نہ لکھا تمنی ہمکو — چلو جی آشنائی ہو چکی بس

تمہین جیتی سہی کہنا تو مانو — بہت اب ہاتھا پائی ہو چکی بس

جگہہ کر لی ہی ہمنی اوسکی دل مین — اب اوس بت سی لڑائی ہو چکی بس

بس اب کُل بیٹھو منہ پر کہہ چکی ہاتہہ — ادای رونمائی ہو چکی بس

ملی ای تاجور غیرون سی گر وہ — تو پھر ہمسے صفائی ہو چکی بس

ردیف شین معجمہ

کرو اک بوسہ دیکر دل مرا خوش — بلا سی مدعی ناخوش ہو یا خوش

جو پوچھو تم کہ ہی کیون ہمسی ناخوش — تو ہو جا ای دلِ غم آشنا خوش

چلا چل ای دلِ غمگین نہ گھبرا — کریگی کوی جانان کی ہوا خوش

کسی کی زلف کی بنکر ہوا نخواہ
چلی آتی ہی اتراتی صبا خوش

کرو تم آہ سی مظلوم کی خوف
دلِ شیدا کو کیون کرتی ہو نا خوش

دکھا کر باغِ سبز اغیار تجھکو
کریگی دیکھین کبتک دل آتش

یہہ کسکی کان مین آواز آئی
دلِ پر غم جسی سُنکر ہوا خوش

سمجھہ لو چار دن کی چاندنی ہے
محبت پر قلیونکی ہو کیا خوش

وہان جاتا ہون لب پر یہ دعا ہے
مزاج اوسکا مین پاؤن ای خدا خوش

خیال ای تاجور چھوڑو بتون کا
کرو وہ کام ہو جس سی خدا خوش

یان سی گزری وہ شہسوار ای کاش
ہون مین پامال اہو اراکی کاش

دل ہی اغون سی ہجر کی گلشن
دیکھہ لی یار یہ بہار ای کاش

غیر ہوتے نہ یار کے ہمراز
ہمکو ملتا یہ افتخار ای کاش

دل کو دیتے نہ داغ چاکِ جگر
کرتے اسکو بھی تم فگار ای کاش

پاس ہر دم نہ رہتے عاشق کے
روز ہو جاتی ایکبار ای کاش

تاجور ہاتھ سے نجاتا دل
میرا ہوتا جو اختیار ای کاش

غم کھا کی ہون کہتا دلِ ناشاد کو شاباش
شاباش ہی اس ضبط خداداد کو شاباش

مر کر تجھی یاد آیی ہم اس یاد کو شاباش
ہی آفرین تجکو تری بیداد کو شاباش

کرتا تھا نئی جور لڑکپن مین تو ایسی
کہتا تھا فلک ہی تری ایجاد کو شاباش

بھولی کرم و لطف رہا جور و ستم یاد
شاباش ہی اس بھول کو اس یاد کو شاباش

اندازِ ستم تجھکو سکھایی مری دل نے
ہی آفرین تجھکو تری اُستاد کو شاباش

مشتاقِ شہادت کی جو تلوار لگا دے
نکلے دہنِ زخم سی جلاد کو شاباش

ہنگامۂ محشر مین بھی مین تجھکو نہ بھولا
دینا تجھی لازم ہے مری یاد کو شاباش

سمجھی تو وہ اپنا مجھے گو دیر مین سمجھے
ای **تاجور** اس فہم خداداد کو شاباش

ہجر مین تیری نہین صرف جگر مین سوزش
دل مین سوزش ہی دیدۂ تر مین سوزش

شعلہ رو آج یہان سی کوئی گزرا شاید
پیدا ہر ذرّہ سی ہی راہگذر مین سوزش

غیر اسمین ہی کہ گرم آہین نہین بہرتا ہون
ورنہ پیدا ہو شجر اور حجر مین سوزش

بھڑک اوٹھا جو شب غم مین مرا شعلۂ آہ
پائی ٹھنڈک کی جگہہ نور قمر مین سوزش

داغ سوزان ہی تن پر یہی عیان دلکی طرح
پہیلی باہر بھی وہ سوزش جو تھی گہر مین سوزش

میری پہلو سی ستمگار یہہ کہکر اوٹھا
تابش دل سی ہی تیری مری بر مین سوزش

سرد آہون کی اگر سر سے ہوا بھی لگجائی
تاجور پہر نہے نار سقر مین سوزش

ردیف صاد مہملہ

کیون مجہہ کو نہو اپنی دل زار سی خلاص
رکہتا ہی یہہ وہ شوخ دل آزار سی خلاص

پہلی تو ہی لیکے گرا یا تہا نظر سے
اب کس لیے ہوتا ہی دل زار سی خلاص

اندہیر ہی تو زلف کا عاشق ہوا ہی دل
کرتا ہی سیہ بخت کوئی مار سی خلاص

دشمن کی سنائی کو ہین باتین خفگی کے
پیدا ہی ولیکن نظر یار سی اخلاص

انصاف تو کر ظلم نہین ہی تو یہہ کیا ہی
نفرت تجہی عاشق سی ہی اغیار سی اخلاص

درجہ ہی مساوی غضب و لطف کا تیرا
دو چار سی تکرار ہی دو چار سی اخلاص

ای تاجور اللہ کا ہو بندۂ مخلص
بی سود ہی کرنا بت عیار سی اخلاص

صرف کہتا ہون تعلق مین تری ذات سی خاص
بخشش اعزاز مجہی اپنی ملاقات سی خاص

قم عیسی مین یہ تاثیر نہ دیکہی ہم نی
زندہ ہوتا ہی دل مردہ تری بات سی خاص

طعن آمیز سخن ہوتی تھی یون تو ہر روز
لیکن اک بی ادبی پر ہی غضب بات سی خاص

بندگی سی یہ غرض ہی کہ ہو تیرا دیدار
مدعا ہی یہی عاشق کا مناجات سی خاص

تا مجہی دہیان نہو وصل کا مدہوشی مین
ہی بہت اوسنی بلائی ہی اسی گہات سی خاص

طاق بہر جانون نہ منت مین کسیکی مانون
داد چاہون گا تری قاضی حاجات سی خاص

یون تو خود حشر کا اندیشہ ہی کم کیا لیکن
تا جور ڈرہی گناہونکی مکافات سی خاص

تہی فقط پہلی تو اہل تجہی دیدار کی حرص
بعد دیدار ہوہی وصلت دلدار کی حرص

نقد دل لیکی ہوا دولت جانکا خواہان
روز بڑہتی ہی گئی میری ستمگار کی حرص

ہی طلبگار غم تازۂ جانان ہر دم
بڑہ گئی عشق مین کیسی دل بیمار کی حرص

وار جس طرح کیا تیغ ادا کا دلبر
ہی جگر کو بہی مری ایسی ہی کئی وار کی حرص

لیکی اک بوسہ پہ دل جان کی گاہک وہ ہوی
بڑہ گئی نرخ کی گہٹنی سی خریدار کی حرص

دیکھتا ہی تری غیرون سی لگاوٹ دن رات | کیون نہ افزون ہو بہلا عاشقِ ناچار کی حرص

تاجور سنتے ہین وان ہو گا سیکا دیدار
اس توقع پہ بڑہی خلد کی گلزار کی حرص

مژگانِ یار رکہتی ہین گر تیر کا خواص | موجود میری دل مین ہی نخچیر کا خواص

غمزہ سی دلفگار ہوا ناز سی جگر | قاتل کی ہر ادا مین ہی شمشیر کا خواص

تہوڑی سی ہاتھ آیی تو پایون ابہی شفا | ہی خاکِ پای یار مین اکسیر کا خواص

سنتے ہین تمنی کان مین بالی جو پہنی ہین | رکہتی ہین قید جان کو یہ زنجیر کا خواص

چھپ چھپ کی ابتو آنی لگی آپ رات کو | دیکھا ہماری نالۂ شبگیر کا خواص

اپنی نہ مین کہون نہ کسی اور کی سنون | رکہتا ہون تیری عشق مین تصویر کا خواص

ہو نامور پدر کی طرح بذل و جود مین
فرخ ہو تاجور کو جہانگیر کا خواص

ردیف ضاد معجمہ

ہی دل آزاری وبیداد وستم یار کو فرض / ضبط اور صبر وتحمل ہی گرفتار کو فرض

مین نی مانا کہ علاج اسکا نہ کرتے لیکن / تہا تشفی کا تو دینا تمہین بیمار کو فرض

پیچ مین اسکی نہ آہی یہہ بلا کی کافر / رکہنا الجہن مین ہی اس زلف سیہ کار کو فرض

شاد کرنا ہی کسی عاشقِ محزون کا حرام / دل جلانا ہی مگر شوخ ستمگار کو فرض

باغ ہے [illegible] ی ساقی ہی میِ گلگون ہی / سیکشی ایسی مین ہی ندقح خوار کو فرض

[illegible]ان سی جائی کوئی یا ہو کسیکا کچہہ حال / شاد کرنا ہی ولیکن اونہین اغیار کو فرض

تاجور دل کو لگا کر نہ اوٹھا صدمۂ ہجر / نظر انجام پہ رکہی یہ ہی ہشیار کو فرض

ہی کام دوستون سی نہ اغیار سی غرض / دل کو فقط ہی جلوۂ دلدار سی غرض

لینی کو شاید آئی ہو اسکی دعای خیر / تہی ورنہ کیا تمہین دلِ بیمار سی غرض

رشکِ چمن ہی داغون سی خود سینہ ہمین — کیا ہمسی دل جلون کو ہی گلزار سی غرض

آتی نہ دیگی شرم شبِ ماہ مین اوسین — نکلی گی یہہ ہماری شبِ تار سی غرض

سودا ہی زلف و رخ مین ہون بیگانہ جہان — کافر سی کچھہ غرض ہی نہ دیندار سی غرض

لیتا ہی جان دیکی وہ عشاق کو فریب — دانستہ کیون نہ کھین بتِ عیار سی غرض

صورت دکھادی خواب مین حضرت کی تاجور — ہی اتنی اپنی طالعِ بیدار سی غرض

گل کرہی کس منہ سی لوس گل پیرہن پر اعتراض — جسکی خوشبو کرتی ہو عطرِ سمن پر اعتراض

پیش آتا ہی وہی جو ہی مقدر کا لکھا — کیون کرین ہم گردشِ چرخِ کہن پر اعتراض

ہمنی کیا کیا سختیان اس عشقمین جھیلی نہین — ہی عبث خار کنی کا کوہ کن پر اعتراض

مثلِ سنبل ای خدا کھاتا ہی وہ پیچ و تاب — جو نکالی اوسکی زلفِ پر شکن پر اعتراض

خال عارض کو تمہاری ہو تو کچھہ بیجا نہین — عنبرِ سارا پہ اور مشکِ ختن پر اعتراض

اون لبونکی روبرو توقیر کیا پائی عقیق
جنکی خوشرنگی کو ہی لعل یمن پر اعتراض

وہ نتیجہ ہے مری فکرِ رسا کا تاجور
ایک نقطہ کا نہ نکلے جس سخن پر اعتراض

بوسۂ دندان دیے اوسنے دل و جانکی عوض
چند خرمہرے ملے ہین لعل و مرجانکی عوض

بوسہ دیتی ہین دلِ آشفتہ سامانکی عوض
دیکھیے ملتا ہے کیا اب اسکی ارمانکی عوض

چیرتی ہین دل کو ہم وحشت مین دامانکی عوض
چاک کرتی ہین کلیجے کو گریبانکی عوض

[illegible]ی تری وحشی کی دل مین آج کل
سیر صحرا کی کرے جا کر گلستانکی عوض

مفت بوسہ کا نہین طالب عنایت ہو مجھی
بدلی جان و دل کی صنا دین ایمانکی عوض

مار کر مجھکو رکھا ہاتھ اوسنے سینہ پر مرے
بات اچھی ہاتھ آئی عشق مین جانکی عوض

عارضِ جانانکی چاہت کا یہ بیٹھا ہی عمل
پڑھتی ہین سفلی عمل حفاظ قرآنکی عوض

گرنہ ملتا یار مجھکو خاص بزمِ یار مین
کاش رہتا در ہی پر اوسکی مین دربانکی عوض

ہو طوافِ کعبہ سے اب تو مشرف تاجور
چل کی صدقی ہو اوسی پر کوی جانانکی عوض

ردیف طای مہملہ

لغو سمجھون نہ کیون تمہاری شرط
کبھی پوری ہی کی ہی ساری شرط

قسمین کھا کر جو کی ہی بہاری شرط
ہو گی پوری نہ وہ تمہاری شرط

وصل کی شرط ہو کہ بوسہ کی
آج ہو کوئی پیاری پیاری شرط

لب تک آیی نہ یار کا شکوہ
مرتی دم تک ہی رازداری شرط

دردِ فرقت کا کیا گلہ ای دل
عاشقی مین ہی بیقراری شرط

ہی حسینون کا جو ہی استغنا
چاہ والون کو بیقراری شرط

خوبرویون کو قدر لازم ہے
اہلِ الفت کو جان نثاری شرط

شبِ وعدہ وہ خواب مین آ کر
ہنسکے بولے کہ اب تو ہاری شرط

بولی وہ تاجور تو ہم بہولین
یاد دلواؤ تم ہماری شرط

کیا خاک خوش ہون دیکھہ کی ہم دلربا کی خط
بہیجا ہی ایک ایک عدو سی لکہا کی خط

میری جواب خط مین تو جیلی بہانی ہین
جاتی ہین روز غیرون کو اوس مہ لقا کی خط

مضمونِ خط کو باد ہوائی کیا خیال
پُرزی اوڑا کی پہینکا جو رخ پر ہوا کی خط

ایما یہ ہی کہ جلکی تو اس طرح خاک ہو
بہیجی ہی راکہہ پاسخِ خط مین جلا کی خط

در پردہ بن رقیب نہ ای چشم اشکبار
لکہنی دی دلربا کو مجہی دل لگا کی خط

مضمون بیقراریِ دل کی جو تہی لکہی
ایسا اوڑا کہ ہاتہہ نہ آیا صبا کی خط

قسمت سی ہاتہہ لگ گیی آج اپنی تاجور
اوسنے رقیب کو جو لکہی تہی چہپا کی خط

ہمدم خبر سناتی ہین کیون دمبدم غلط
بیشک وہ آئی اور ہوا میرا غم غلط

انداز گفتگو یہ نکالا ہی تمنے کیا
کہاتے ہو ہر سخن پہ خدا کی قسم غلط

تسکین کیا ہو دل کی مری قول سی ترے
لکھی نوشتی جتنی ہوی یک قلم غلط

منصف بنا کی دل کو ذرا اپنی پوچھیے
کہتی ورو نگو ہین تمہین سچ کہ ہم غلط

رونی کا ہجر کے جو سناتا ہون اوسکو حال
کہتا ہی وہ کہ چشم تمہاری ہو نم غلط

ہی وصل مین بہی ہجر کا دہڑکا لگا ہوا
ہوتا نہین ہی میرا کسیطرح غم غلط

تمنی کیا ہی عشق تمہارا ہی ہی قصور
ہی تاجور شکایت جور صنم غلط

ردیف ظای معجمہ

لی کی دل جاتے ہو خدا حافظ
شاد دونون رہو خدا حافظ

اس طرح سے کرو مجہی رخصت
تم زبان سے کہو خدا حافظ

مرض عشق کا نہین درمان
ہے مرا ہمدمو خدا حافظ

ساقیِ بزم آج ہے وہ شوخ
زہد کا زاہد و خدا حافظ

می کے بکنی کی ہی منا ہی آج
اپنا ہی میکشو خدا حافظ

جان و دل تو مین دے چکا تمکو
دین کا ہی ای بتو خدا حافظ

مصحفِ رخ کسیکا یاد آیا
دل کا ہی دوستو خدا حافظ

دل پہ قبضہ کرو خدائی کے
ای بتو گر نہو خدا حافظ

جان و عزت کا تاجور کی ہی
دائما صاحبو خدا حافظ

دردِ فرقت کی کہونگا جو کہانی واعظ
بہول جائیگا یہ سب چرب زبانی واعظ

حشر کی روز یہہ کہل جائیگا سارا اسرار
جسکا ہی دل مین مری عشق نہانی واعظ

گرم ہو ہو کی نصیحت نہ کیا کر مجہہ کو
اور بہڑکاتی ہی یہہ شعلہ زبانی واعظ

اوس زمانی مین بہی کیا عشق کو کہتی تہی برا
یاد تو کیجیے آپ اپنی جوانی واعظ

لذتِ بادہ کی تعریف سنی گر مجھسے
منہ مین بھر آیا تری سنتی ہی پانی واعظ

خاتمہ جسکا ہو تو بہ پہ وہی ہی مومن
صدق اسلام کی بس ہی یہ نشانی واعظ

تاؔ جو رجسکا ہی عاشق وہ ہی یکتائے زمن
اوسکا دارین مین پیدا نہین ثانی واعظ

ردیف عین مہملہ

وہ آیے ہین ای دل ہی ہر اک بات کا موقع
دن تیری پھری اب ہی اور رات کا موقع

ختم آپکی تقریر مسلسل کبھی ہوگے
ہمکو بھی ملیگا کبھی اک بات کا موقع

کس وقت گھٹا چھائی ہی جب کر چکی توبہ
میخوار و چلا ہاتھہ سی برسات کا موقع

مہمان ہون ترا مجھہ سی نہ کر رنج کی باتین
یہ شکر کی جا ہے نہ شکایات کا موقع

دیوانۂ الفت کو تمیز اتنی کہان ہے
دیکھی جو غمِ دل کی حکایات کا موقع

وہ آیے تو گھر میرے مگر غیر کے ہمراہ
کس شوخی سے کھویا ہی ملاقات کا موقع

ہر جام یہ ہوتا ہے عطا غیر کو بوسہ
ہو کاش ادہر بہی یہ عنایات کا موقع

ہین جمع یہان آج سخن فہم سخندان
لین داد سخن اون سی ہی اس بات کا موقع

ق

ای تاجور آپ اپنی غزل پڑہ کی سنائین
اس فن کی ہی اظہار کمالات کا موقع

ردیف غین معجمہ

غم نہین گر قتل سی میری ہی قاتل باغ باغ
خار تو یہہ ہی کہ ہین اغیار کی دل باغ باغ

اللہ اللہ پہولا جامہ مین سماتا ہی نہین
کہا کی زخم تیغ یار ایسا ہوا دل باغ باغ

جا کی گلشن مین ہنسا جب کہلکہلا کر ہو گیے
دیکہکر اوسکی لب خندان عنادل باغ باغ

محفل جانان مین آکر یہ نئی دیکہی بہار
ایک مین ہی مردہ دل ہون ساری محفل باغ باغ

بو تک اوس گل کی کہین پایا نہین دل کی سوا
ڈہونڈہتا پہرتا ہون گو مثل عنادل باغ باغ

تو نی مہندی کی عوض خون اسکا ہاتہون سی ملا
کیون نہو فرط طرب سی تیرا بسمل باغ باغ

تاجور جنت کا طالب ہی تو رکھہ عقبی کا دہیان
دام مین دنیا کی پہنسکر ہو نہ غافل باغ باغ

کاش مہمان ہو کبھی گہر میری وہ روشن چراغ
جل کی آتش ہی حسد کی ہو دلِ دشمن چراغ

دل مین جب آیا تصور اوس رخِ پرنور کا
خانۂ تاریک مین گویا ہوا روشن چراغ

دل مین ہی بہڑکا ہوا شعلہ کسیکی عشق کا
ہی تعجب کی جگہہ جلتا ہی بی روغن چراغ

کیون زمانہ اسپہ جی دیتا ہی پروانہ کیطرح
شمع رو کیا ہی ترا اوبہرا ہوا جوبن چراغ

کہتی ہین یہہ وجہہ ہی منہ پر جو ڈالی ہی نقاب
خوشنما معلوم ہوتا ہی تہِ دامن چراغ

جلوہ فرما ہو اگر گلشن مین وہ رشکِ چمن
گل ہو تیرا ای بہارِ تازۂ گلشن چراغ

تیرگی کا قبر کی کچہہ ڈر نہین ہی تاجور
نور ایمان سی ہیگا دل مرا روشن چراغ

ردیف فا

ہی لطف کی نگاہ جو اغیار کیطرف | یہ چاہی کاش یہ ہی دل زار کیطرف

بیدام لیکی آئیگا لاکھونکی دل وہ شوخ | جاتا ہی آج سیر کو بازار کیطرف

یہ مقتضای عشق ہی ہونی ہی جا بجا | عاشق کو بدگمانیاں دلدار کیطرف

مسٹ جائی ایک لحظہ مین دفتر گناہ کا | گر ہو نگاہِ رحم گنہگار کیطرف

آئینہ اور شانہ ہی وہ اور بناؤ ہی | کس طرح دیکھین طالبِ دیدار کیطرف

اوسنی جو میرا حال سنایا تو ہنس دیا | آئی تڑپکی وہ مری غمخوار کیطرف

کہتا فدیہ دل کی غزل اور تاجور

راغب طبیعت آج ہی اشعار کیطرف

واعظ ترا خیال ہی انجام کیطرف | میخوارونکی لگی ہی نظر جام کیطرف

عشق بتان مین کھوئی دلا تو نے ساری عمر | اب وقت آخری ہی جھک اسلام کیطرف

دل کو شکار خال تہ زلف نی کیا — دانہ نی اسکو کھینچ لیا دام کیطرف

شوق نظارۂ رخ تابانمین راتدن — آتی ہین مہر و ماہ تری بام کیطرف

کھٹکین گی خار بنکی نگاہ رقیب بن — جائینگی ہم جو بزم گل اندام کیطرف

جز اوسکی یاد کی نہین بہاتا ہی کوئی شغل — گو دل کو پہیرتا ہون مین ہر کام کیطرف

ہو شادمان نہ تاجور آغاز عشق مین

عاقل خیال رکھتی ہین انجام کیطرف

جو ہوتا ہی گہر گہر بیان صاف صاف — کہو تو کون مہربان صاف صاف

کرم جن پہ ہی مجھکو معلوم ہے — بتا دون مین نام و نشان صاف صاف

کہین بڑھ نہ جائی دماغ اسلیے — جتاتا ہون الفت کہان صاف صاف

مری حال کی غیر کو کیا خبر — سنو مجھہ سی یہ داستان صاف صاف

مکدر وہ ہی کینہ جو ہسی ہے — ہی دل یان تو آئینہ سان صاف صاف
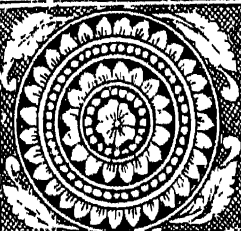
نہین گرچہ جو صاف عشاق سے / مگر دیتی ہین گالیان صاف صاف

طبیعت جو ہی تاجور جوش پر / ہی مضمون کا دریا رواں صاف صاف
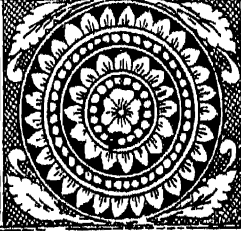
دل جب سی ہوا اوس رخ پرتاب سی واقف / یہ دیدۂ گریان ہوی خوناب سی واقف

لوٹینگی شہادت کے مزی اوسی کیہکر / ہم خنجر مژگان کی نہین آب سے واقف

ہم ایسے تصور مین تری محو ہوی ہین / اعدا سی نہ واقف ہین نہ احباب سی واقف

مدت سے تری عشق مین حالت ہی یہ اپنے / خواہش نہ غذا کی ہی نہ ہم خواب سی واقف

رکہا ہی قدم عشق کی کوچہ مین ولیکن / ہم وصل بتان کے نہین اسباب سی واقف

پاس اپنی بٹہانی لگی دیکہ ہمین تعظیم / صد شکر ہوی آپ ان آداب سے واقف

ای تاجور الفت کا مزہ جسنی نہ چکہا / کیونکر ہو وہ حال دل بیتاب سی واقف

ردیف قاف

دلکو بہی کہو کر نہ ہاری ذوق شوق
روز افزون ہین ہماری ذوق شوق
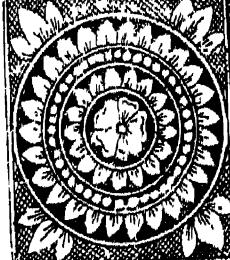
اب کہان اگلی سی پیاری ذوق شوق
خواب تہی گویا ہماری ذوق شوق

تہی جوانی تک ہماری ذوق شوق
اوسکی جاتی ہی سدہاری ذوق شوق

طبع شوخ اور سیر جوانی کی ہی عمر
ہو قیامت گر او سہاری ذوق شوق

چہوڑ بیٹہی تجہہ کو گو ڈرسی ترے
ہین وہی ابتک تو باری ذوق شوق

میکدہ کو خود نہین جاتا مین شیخ
کرتے ہین مجہکو اشاری ذوق شوق

انتظار رہا ہر وہ مین رات بہر
ہمسی گنوائین نہ تاری ذوق شوق

وہ چہٹا جبسی جہان مجہہ سی چہٹا
کہو دی اک غم نی ساری ذوق شوق

بیٹہکر خاموش ہرون تاجور
یاد کرتا ہی تمہاری ذوق شوق

تیری آنی کی ہین ہزار طریق
گہر بلانے کی ہین ہزار طریق

تو جو چاہے تو کچھہ نہین مشکل
دل ملانیکے ہین ہزار طریق

پاس بیٹھو مرے ہنسو بولو
دل لبھانے کی ہین ہزار طریق

مڑ کے کیون بیٹھی شرم ہی مانا
منہ چھپانے کے ہین ہزار طریق

دل کو زلفو نمین پہانس مانگ مین رکھہ
سر چڑہانے کے ہین ہزار طریق

قتل پر اوسنی کیون کرین اصرار
جان جانیکی ہین ہزار طریق

تا جو ر دل سی جستجو ہی شرط
اوسکے پانی کے ہین ہزار طریق

دل میرا لیلیا نہین اسکا ذرا قلق
مجھہ کو عتاب یار کا ہر دم رہا قلق

تسکین جو اوسنی غیر کی کہنی سی دی مجھے
اس سی تو اور دل کا مری ہوگیا قلق

تجھہ بن طبیعت آئی قلق کم نہ تہا یہ ہے
دل دیکی اور مول لیا اک نیا قلق

طعنہ ہی کیا جو دل نی خفا ہو کی غم بلا
دیتی ہی ہو وٹہہ وٹہہ کی تم بار ہا قلق

اوسنی تو چہوڑا اور یہہ ہا میری دم کی ساتہہ
نکلا ہی ہو وفا کا عجب باوفا قلق

اک دل ہی اور ہزار قلق ہای ہجر یار
دشمن کو بہی نہ دی کبہی اتنی خدا قلق

باعث ہی تاجور کی جو رنج و ملال کا
یارب نصیب اوسکو ہون بی انتہا قلق

رو دیا یا ہو نہین کچہہ تری ہر بات مین فرق
مجہہ کو ڈر ہی کہین آئی نہ ملاقات مین فرق

اپنی عاشق پہ اگر لطف کی کہیگا نگاہ
آنہ جائیگا ستمگار تری ذات مین فرق

چہوڑکر عارضِ جانان کو نہ پہنسیں گیسو مین
ہی بہت ای دلِ نافہم دن اور رات مین فرق

کہہ کی جاتا ہی تو لیکر اوسی آنا قاصد
بات تو جب ہی کہ آئی نہ تری بات مین فرق

دیکہو اوس چشمِ فسونگر کو نہ دیکہو ہد
آنہ جائی کہین ای شیخ کرامات مین فرق

تہی وہ سرگرم سخن غیر سی جب مین پہونچا
بولی آیا تری باعث مری اوقات مین فرق

تاجور یہہ نہین ممکن کہ وہ بت رام ہو
کی ہی کوتاہی فغان مین نہ مناجات مین فرق

ردیف کاف تازی

ہی رسائی کب اپنی اوس در تک
پہونچین کس طرح اپنی دلبر تک

پاؤن پہیلائی شوق مرگ نی یان
ہاتہہ پہونچا جب اونکا خنجر تک

صرف ناصح نہ دل ہی گہبرایا
تیری بک بک سی پہر گیا سر تک

مین بچہاؤنگا شوق سی آنکہین
کاش آئین تو وہ مری گہر تک

جسم بہی سوز دل سی جلنی لگا
لگ گئی آگ گہر سے باہر تک

نشہ مین اونکی باتون سی
کہل گئی راز ہای مضمر تک

تاجور تیغ ناز جانان کا
دم بہرین گا مین روز محشر تک

ردیف کاف فارسی

صدقی کروں میں جان و دل ماہ لقا الگ الگ
آئی اگر دکھائی تو ناز و ادا الگ الگ

ہجر میں تیری اے صنم درد ہے سوز ہے الم
کب تک اوٹھائیں صدمے ہم اتنی بلا الگ الگ

مجھپہ جو کچھ مصیبتیں گذری ہیں اوسکی ہجر میں
جا کی تمام قاصدا اوسکو سنا الگ الگ

شکوہ مرا نہیں تو پھر غیر سی چپکی چپکی تم
مجھسی چھپا کی کان میں کہتی ہو کیا الگ الگ

اپنی غرض کو غیر نی اونسی لگا کی جھوٹ سچ
فتنی اوٹھا کی روز و شب مجھسی کہا الگ الگ

آیا صنم یہ جبسی دل بس یہ دعا ہی دمبدم
رکھی شب فراق کو ہمسی خدا الگ الگ

قہر و غضب ہی دلربا لطف و کرم ہی جانفزا
ڈھنگ ہر اک ادا کا ہی نام خدا الگ الگ

کہنی کو اپنا راز دل منہ کو جو لایا کان تک
تیوری چڑھا کی فتنہ گر کہنی لگا الگ الگ

کیوں نہ جگر کو تھام کر بیٹھوں میں اپنی تاجور
دل سا مرا رفیق جب ہونی لگا الگ الگ

عشق نے بھڑکائی ایسی اس دلِ مضطر میں آگ
لگ گئی سینہ میں پہلو میں جگر میں بر میں آگ

رکھتے ہیں یوں دل میں پنہاں ہم تمہارا سوز عشق
رہتی ہے جسطرح پوشیدہ ہتوپتھر میں آگ

ایڑی چوٹی پر جبا اپنی غیر کو قربان کرو
لگ کی تلووں سے ہی کیونکر نہ پہونچی سر میں آگ

امتحان از رہِ آتشبار کا میرے نہ لو
دیکھو لگ جایگی اکدن گنبدِ خضر میں آگ

کیا ٹھکانا ہے تلوّن کا تمہارے ای بتو
پانی پانی ہوتی ہو دم بھر میں تم دم بھر میں آگ

قہر ہے جس دل میں رہتی ہو جلاتی ہو اوسے
کیسے نادان ہو لگاتی ہو خود اپنے گھر میں آگ
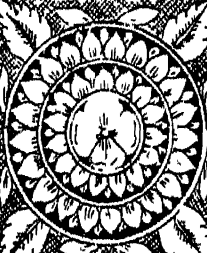
روتی ہو کیوں اسقدر گرم آنسوؤں سے تاجور
دیکھو کیا کرتی ہو لگجائیگی چشمِ تر میں آگ
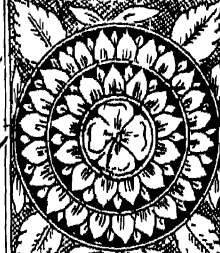
ردیف لام

جیسے لئے ہیں ناز دکھا کر ہزار دل
لی اک ادا سے شوخ نے میرا بھی یار دل

ایسا تڑپ کہ تھام کے رہ جایں یار دل
ہیٹھے نہ تیری ہو کہیں اوبیقرار دل

تیر مژہ کی چوٹ اوٹھانیکی شوق مین
سینہ سی نکلا جاتا ہی بی اختیار دل

تیور تنک وہ کی اس سی تعسید ہی ہو سکی
کیونکر نکالی یار کی دل کا غبار دل

قربان تیری شوق سی اسکو قبول کر
لایا ہی پیشکش کی لیی جان نثار دل

تیری سو کبھی نہ بہر لگا کسی کا دم
قائم ہی اپنی قول پہ وہ وضعدار دل

دیکھو بہار اسکی تم آگر تو لوٹ جاؤ
اک باغ پر فضا ہی مرا داغدار دل

ترپا رہی ہی دونون کو اک بیوفا کی یاد
بی بس مرا کلیجہ ہے بی اختیار دل

جان **تاجور** کی دین نبی پر فدا ہی
بہرتا رہے اسی کا دم ای کردگار دل

الفت مین ان بتون کی ہا بیقرار دل
ٹہرا کبھی نہ سینہ مین سیماب وار دل

کیا خاک خوش ہو لیکی وہ دو تین چار دل
جسنے ملایی خاک مین ہون بیشمار دل

اک دل تہا میری پاس وہ مین نذر کر چکا
بیدل سی مانگتا ہی کوئی بار بار دل

تکلیف سوز و درد سی چھوٹی نفس عشق
تیر نگاہ ناز سے گر ہو فگار دل

ہر رخنۂ نقاب سی کہتا ہی تاک جہانک
ٹٹی کی اوٹ کرتا ہی ظالم شکار دل

کیا سحر کر دیا ہی کہ با اینہمہ غرور
ہوتا ہی خاکساری سی اوسپر نثار دل

سودائی زلف سر مین سمایا جو تاجور
دیوانہ ہو گیا یہ مرا ہوشیار دل

ردیف میم

جلوہ گر آنکھون مین اوس بت کی کمر ہی اسدم
جادۂ ملک عدم پیش نظر ہی اسدم

خلق کی پیش نظر اوسکی کمر ہی اسدم
اپنی ہستی کی بہلا کسکو خبر ہی اسدم

اوسکی البیلی ادا پیش نظر ہے اسدم
دل مرا بس مین نہ قابو مین جگر ہی اسدم

للہ الحمد کہ امید بر آئی میرے
رکہا زیر قدم اوسکی مرا سر ہی اسدم

دیکھتی ہی تجھی خود شرم سی چھپ جائیگا
چودہوین رات کا نکلا جو قمر ہے اسدم

دل کو تھامی ہوئی وہ آئی نکل کر گھر سی
آہ نالہ نی کیا کسکے اثر ہے اسدم

خود بخود کیسی ہنسی مجھہ کو چلی آتی ہے
یار کی وصل کی کیا آتی خبر ہی اسدم

جا کی صبر اپنا کہین اور ٹہکانا ڈہونڈہ ہے
دل مین اوس بت کی تصور کا گزر ہی اسدم

امتحان تیغِ ستم کا ہی اگر مدِّ نظر
کل کا کیا ذکر ہے حاضر مرا سر ہی اسدم

تاجور توشۂ عقبی کی بہی کی کچہہ فکر
لب پہ جو تذکرۂ عزمِ سفر ہی اسدم

زلفون سی مُنہ چھپایی تمہاری بلا مدام
پوشیدہ ماہ ابر مین رہتا ہی کیا مدام

کرتی ہین دل جلانی کو میری عدو کی ساتھ
اظہار جوشش الفت و مہر و وفا مدام

غیرونکی ساتھہ خلق کا برتاؤ ہو تو ہو
وہ بد مزاج ہمسی تو لڑتا رہا مدام

انصاف اسی کو کہتی ہین کیا ای ستم شعار
لطف و کرم ہون غیر پہ مجھہ پر جفا مدام

دردِ فراق مجھہ جو یا رب روا رکھے
وہ بہی اسی بلا مین رہی مبتلا مدام

دل کیا ہتون سی عہدہ براہو کہ اوسکی تہہ
ہر وقت ادا و پیچ ہے مکر و دغا مدام

دنیا و دین کی فکر سی امین ہون تاجور
حامی رہا ہے اور رہیگا خدا امام

دیکہکر اوس شوخکی تحریر ہم
دل سی پہروان کرتی ہین تقریر ہم

کہینچکر اک نالہ شبگیر ہم
آزماتے ہین تجہی تقدیر ہم

قتل کرتا ہی نہین وہ نوجوان
ہو گیے اس آرزو مین پیر ہم

بڑہی جاتے ہین مضامین شوق کے
ہین گہٹاتے کتنی ہی تحریر ہم

جی مین آیا تیری ابرو دیکہکر
پہیر لین گردن پہ یہ شمشیر ہم

ہو جو اوس در پر جبین سائی نصیب
ایسی رکہتی ہین کہان تقدیر ہم

مانگتا ظالم جو آکر ناز سے
دل حوالے کرتی بی تاخیر ہم

ہمسی آلپٹی وہ جب عشق
چاہتی تہے ایسی ہی تعزیر ہم

سینہ کو تودہ بنا کر تاجور
کہاتی ہین اونکی نظر کے تیر ہم

تجہہ سی چہٹ کر اسقدر روتی ہین ہم
آنسوؤن سی روز منہ دہوتی ہین ہم

آنکہہ کہُل جائیگی وان روزِ حساب
یان تو غفلت مین پڑی سوتی ہین ہم

عشق کی سودی مین تیری بیدریغ
ساتہہ دل کی جان بہی کہوتی ہین ہم

جبسی اوس بت کا خیال آنکہو مین ہی
ایک پل بہی تو نہین سوتی ہین ہم

روز و شب رہتی ہی ہمکو تیری یاد
ایک دم غافل نہین ہوتی ہین ہم

ہمتو چاہین آبرو غیرون کی ہو
ہاتہہ ایسی جاہ سی دہوتی ہین ہم

مزرعِ دل مین ہم اپنی تاجور
تخمِ الفت یار کا بوتے ہین ہم

شبِ فراق کی کلفت کسیکو کیا معلوم
بجز مری حقیقت کسی کو کیا معلوم

دلا ہی حال قیامت کسی کو کیا معلوم
ہی سیایہ اونکی شرارت کسی کو کیا معلوم

ہین نیچی نظرین پہ عشاق لوٹ اوس بت کی
پرا اوسمین ہی جو شرارت کسی کو کیا معلوم

ہزار و شمع رخ یار کی ہین پروانی
چمکتی کسکی ہی قسمت کسی کو کیا معلوم

وہ کہتی ہین کہ عیادت کو اونکی آتی ہم
تہی ایسی آپکی حالت کسی کو کیا معلوم

الہی فیصلہ اونسی مرا ابہی ہو جاوی
کب آئی روز قیامت کسیکو کیا معلوم

ہماری لسی کوئی پوچہی اسکی کیفیت
جفای یار کی لذت کسی کو کیا معلوم

بری ہین رند کہ اچہی خبر ہی کیا ای شیخ
سوا خدا کی یہ حضرت کسی کو کیا معلوم

کیا ہی **تاجور** اونسی نباہ کا وعدہ
یہی ہی جب مروت کسیکو کیا معلوم

جان بہی مانند دل کی ای صنم دینگی ہم
پرنکیجی گا تلف اسکی قسم دینگی ہم

ترک الفت کی تری دل کو قسم دینگی ہم
اور نہ مانیگا اگر تو اوسکو سم دینگی ہم

مانگتی ہین وہ جو تجہہ کو کیون ہی تنا بیقرار
دم تو لینی دی دلِ بیتاب تہم دیدینگی ہم

وہ ہنسی بولی جو غیرون سی ہماری سامنی
تجہہ کو رونی کی اجازت چشمِ نم دیدینگی ہم

ہین وہ دریا دل جو ہوگا شوق مینوشی تجہی
ساغرِ دل ہی جو رشکِ جامِ جم دیدینگی ہم

ترک کر مشقِ دل آزاری تجہی ورنہ خطاب
بانیِ اندازِ بیداد و ستم دیدینگی ہم

ہین دلِ پُر داغ کی خواہان تو کچہہ نیکی کرین
کیا یونہین مفت اونکو یہ باغِ ارم دیدینگی ہم

ہجر کی شب جب صف آرا ہوگی فوجِ رنج و غم
ہاتہہ مین اس دل کی نالہ کا علم دیدینگی ہم

تاجور جب اپنا دل ہوگا نہایت مضطرب
وصل کا مژدہ سنا کر اوسکو دم دیدینگی ہم

ٹہان لی ہی جی مین اپنی تمکو دم دیدینگی ہم
دم قضا کو ٹل اجل کو ای صنم دیدینگی ہم

وہ نہین ہین جو کسی کو اونکی غم دیدینگی ہم
نام لینی کا کوئی لیگا تو دم دیدینگی ہم

تجہکو بہر قتل خود تیغِ دو دم دیدینگی ہم
جان یون ای بانیِ جور و ستم دیدینگی ہم

آتشِ حسن اونکی جہان دلِ پُر داغ ہے
کیا جہنم کی عوض باغِ ارم دینگی ہم

پیار سی آکر اگر ای جان جانِ طالب ہو تو
دل تو دل جان بہی تیری ہی قسم دینگی ہم

دل کا لینا دل لگی سمجہی ہین گہر بیٹہی ہوی
ہان جو وہان تک کرین رنجہ قدم دینگی ہم

لیکی بوسہ دانتون کا لیجائیو تم شوق سی
کوڑیون کی مول دل کو ای صنم دینگی ہم

یاد مین محرابِ ابرو کی تری جان ایک دن
منہہ کو اپنی پہیر کر سوی حرم دینگی ہم

چشم پُر خون اور دلِ پُر داغ مین اگر رہو
تمکو یہ دو باغ رشکِ صد ارم دینگی ہم

ایسی کیا نعمت ہی بوسہ آپکا جسکی عوض
دل جو ہی پروردہ ناز و نعم دینگی ہم

توڑ دیگا دم ابہی ہی عاشقِ شیدا غیور
سم نہ دو کہدو زبان سی تم کہ سم دینگی ہم

چپ ہو ہو جاؤ گی گرم اور سرد ایسا جواب
آہ بہر کر او رہو کر چشم نم دینگی ہم

اسمین ہی کچہہ پیچ ہی کہتی ہین جو وہ تاجو
بوسہای گیسوی پیچ و خم دینگی ہم

ردیف نون

جب نام سے عاشق کے مری لرزی کی گردن
کٹوائی ہی الفت نی دل زار کی گردن

افسوس ہی بعد کی حسرت دم آخر
تلوار لگاتی ہی سپہری یار کی گردن

یہ شغلہ بہلانے کو دل خوب نکالا
کٹواتا ہی ہر روز وہ دو چار کی گردن

ممکن نہین دم بھر مین شفا اسکو نہو جاے
زانو پہ تو رکھ لیجیی بیمار کی گردن

تڑپاتا ہی کیون تیغ کی جبر کو سی ستمگر
احسان ہی اوڑا دی جو گرفتار کی گردن

انکار تو تھا وصل سی دشمن کی ولیکن
بوسون کی نشانون سی جھکی یار کی گردن

سوتی مین بھی اوس شوخ کی بوسے کے طلب پر
ہلتی رہی ای **تاجور** انکار کی گردن

ستم مجھپہ اب کیون تمہارا نہین
مجھی جان و دل تمسی پیارا نہین

وہ دل لیکی سے ہے مدعی جان کا
بجز مرگ اب کوئی چارا نہین

رہی غیرون سی بزم آراستہ — مرا در تک آنا گوارا نہین

بہا ایسا آنکھونسی دریاے اشک — نظر آتا جسکا کنارا نہین

ہی دن رات بننی سنورنیکی کام — زمانہ مین تمسا خود آرا نہین

جو پوچھا کہ غیرونسی رغبت ہی کیون — کہا جل کے تیرا اجارا نہین

شفاعت کا محشر مین ای تاجور — بجز ذات احمدؐ سہارا نہین

یان جان پربنی ہی تمہین کچھہ خبر نہین — تمسا ہی سنگدل کوئی دیکھا بشر نہین

یارب ہوا ہون کس بتِ کافر پہ مبتلا — امید رحم جس سی مجھی عمر بھر نہین

قسمت رقیب کی کہ تمہارا جلیس ہو — بدقسمتی ہماری کہ در تک گزر نہین

عشق اختیار کرتا ہی ای دل تو کیا تجھی — فرقت کا ڈر ہو نکی جفا کا خطر نہین

باتین فساد کی وہی کرتا ہی فتنہ گر — میری طرف سی تو کبھی ہوتا ہی شر نہین

گھبرا کے کہتے ہین وہ تقاضائی وصل پر
کتنی بڑہی ہی رات کہ ہوتی سحر نہین

کھل مل کی ساتھہ غیرون کی رہتا ہی وہ مدام
اک صرف **تاجور** رہی سی شیر و شکر نہین

خوبرو زلف مین کب رخ کو نہان رکہتی ہین
آتش حسن دبی زیر دخان رکہتی ہین

کاٹ دیتی ہین شرارت سی وہ میری ہر بات
تیغ کی طرح سی کیا تیز زبان رکہتی ہین

ایسی ڈوبی ہین تری چاہ ذقن مین صدہا
نام رکہتی ہین جو کچھہ وہ نہ نشان رکہتی ہین

مار رکہنا اونہین عشاق کا مشکل کیا ہی
تیر مژگان کا تو ابرو کی کمان رکہتی ہین

صدمہ ہجر کے ہونگی متحمل کبتک
ہم بہی انسان ہین دل رکہتی ہین جان رکہتی ہین

دیکہو اغیار سی تم خط و کتابت نرکہو
لوگ اس بات پہ کچھہ اور گمان رکہتی ہین

دیدی دیکہو تو سہی **تاجور** اونکو اکدن
دل بیتاب کو لیکر وہ کہان رکہتی ہین

تم خواب مین بہی تو کبہی آتی صنم نہین
اتنا بہی میری حال پہ ہوتا کرم نہین

اتنی خصوصیت بہی بہت کچہہ ہی کم نہین
میری طرح سی غیرون پہ اونکی ستم نہین

غیرون سی ملکی آتی ہو باتین بناتی ہو
سچی ہو تم تو کس لیی کہاتی قسم نہین

تیغِ ادا کی ہوتی ہین غیرون پہ وار کیون
میری بہی تن مین جان ہی کچہہ اونسی کم نہین

بعد از وصال وصل ہی سمجہی ہوی ہین خوب
فرقت کا تیری آئی کچہہ ہمکو غم نہین

جاتی ہو بزمِ غیر مین کیا دوڑ دوڑ کر
آتی کو میری گہر کبہی اوٹہتا قدم نہین

اک تاجور تہین نہین الفت مین اشکبار
عاشق وہ کونسا ہی جو با چشمِ نم نہین

رنگ مہندی کا نہین ہی پیاری پیاری ہاتہہ مین
شعلہ زن ہی حسن کی آتش تمہاری ہاتہہ مین

جان بخشو وصل سی یا ہجر سی بیدم کرو
زندگی و مرگِ عاشق ہی تمہاری ہاتہہ مین

رکہتی ہین سر کاٹ کر قدمون پہ تیری یا نہین
دیکہلی خنجر ذرا دیکر ہماری ہاتہہ مین

عشوہ و ناز و ادا و شوخی و غنج و دلال
دلبری کی ڈھنگ تو رکہتا ہی ساری ہاں تہہ مین

مانگتی ہین عاشقون سی دل جہان ملتی ہین وہ
دل لیی پہرتی ہین کیا آفت کی ماری ہاں تہہ مین

تیری افشان اور پیشانی سی کیا نسبت انہین
دل ہی لیتی ہین کسی کا چاند تاری ہاں تہہ مین

تاجور اپنا کلیجا تہام کر ہم رہ گیے
وہ دلِ مضطر کو جب لیکر سدہاری ہاں تہہ مین

جدائی کی صدمی جو وہ دی ہی ہین
تو غم کہا کی ہم ہبی جی لی رہی ہین

تری خنجرِ ناز کے بسملون نے
کبہی دم نہ توڑا تڑپتی رہی ہین

غنیمت ہی یہ بہی کہ بگڑی نہ مجہسے
مرادِ دلِ سنگ چپکی رہی ہین

بشر کیون نہ زہرہ جبینون پہ دم دین
فرشتون پہ سحر انکی چلتی رہی ہین

جلین کیون جو وہ بزمِ اغیار مین ہین
کبہی اپنی گہر بہی یہ جلسی رہی ہین

گرا ہی ہی دوڑ کر جو چلا ہے
سدا سرنگون عومی والی رہی ہین

ہو خوش تاجور تم کہ وعدے کی رات
بہت کٹ گئی اور تھوڑی ہی مین

کل جو اقرار تھی وہ آج نہین
مستقل آپ کا مزاج نہین

دیکھہ لین تجھہ کو ہم نظر بھر کر
زائد اس سی کچھہ احتیاج نہین

باز آئین وہ جور سے کیونکر
بد مزاجی کا کچھہ علاج نہین

جب کہا دل کو مول لیتی ہو
بولی قیمت کا یان رواج نہین

ایک بوسہ مین اور اتنا بخل
مانگتا کچھہ مین تخت و تاج نہین

دل تڑپتا ہی یاد مین تیری
ای مریجان اختلاج نہین

کیا کرون عرضِ مدعا تجھہ سی
کبھی ملتا ترا مزاج نہین

آج ہم لیکے جائینگے بوسہ
روز کہتے ہو تم کہ آج نہین

تاجور جیتے ہم اہلِ الفت مین
کچھہ فقیری سی بڑھکی راج نہین

گر نہین ممکن کہ اوس مغرور کو یان لا سکون
کاشکی دل ہی کو یارب اپنی مین سمجہا سکون

حسن کی ہیبت سی کیا طاقت کہ اوسکی روبرو
جا سکون یا رو سکون یا آہ لب پر لا سکون

سوچکر تدبیر کوئی تو ہی اے ناصح بتا
مخمصہ سی عشق کی کیونکر رہائی پا سکون

قوتِ بال و پر پروانہ یارب مجہکو دی
تا کہ اوڑکر ایکبار اوس شمع رو تک جا سکون

سیر ہون غم سی تری ایسا کہ ممکن ہی نہین
میوۂ جنت بہی گر پاؤن اور اوسکو کہا سکون

شوق اوس کوچہ کا دامنگیر ہی جا کر جہان
مثلِ عمرِ رفتہ کیا ممکن کہ واپس آ سکون

ہو میسر تاجور پہر کس طرح دیدارِ یار
وہ نہ یان تک آسکی اور مین نہ وانتک جا سکون

حضرتِ دل ہمین لائی ہین تو ہم آئی ہین
وصل کی شوق دلائی ہین تو ہم آئی ہین

غیر موجود ہین دریافت کرو تم اون سی
قسمین دیکر ہمین لائی ہین تو ہم آئی ہین

کیا ڈراتی ہو ہمین تیغ دو دم سی صاحب
زیست سی تنگ جو آئی ہین تو ہم آئی ہین

یاد دلائی ہی تری سبزہ خط کی ہمکو
سبز باغ اسنے دکھایی ہین تو ہم آئی ہین

پوچھتی کیا ہو کہ کیون آئی یہان کیا سوجہی
آپ نظرون مین سمائی ہین تو ہم آئی ہین

سہل تہا کیا تری محفل مین ہمارا آنا
ناز غیرون کی اوٹہائی ہین تو ہم آئی ہین

تاجور کہتے ہین وہ بل بی اثر آہونکی
یہہ ہمین کہینچ کی لائی ہین تو ہم آئی ہین

ردیف واو

گرچہ خوبی مین پری حسن مین تم حور سہی ہو
عیب یہہ ہی کہ دل آزار ہو مغرور بہی ہو

کچہہ جدائی کا نہین غم مگر اتنی ہی غرض
دل سی نزدیک رہو آنکہون سی گو دور سہی ہو

جان فدا تمپہ کرون صدقی جگر دل قربان
سب یہ ممکن ہی مگر جب تمہین منظور سہی ہو

ہی مزہ زیست کا دنیا مین یہی ای ہمدم
یار ہو باغ ہو دور می انگور سہی ہو

می پلائی تہی کسی نی کہین جاگی تہی رات
سرخ آنکہین بہی ہین اور نشہ مین تم چور سہی ہو

ذکر اغیار یہ کیون قہر و غضب ہی مجھپر ہی خدا شاہد اگر آپکا مذکور سبھی ہو

تاؔجور یار کی محفل مین گیی تھی کیا تم
آج اترایی ہوئی آتی ہو مسرور سبھی ہو

وقتِ رخصت مجھی سینہ سی لگاتی جاؤ آگ جو دل مین لگی ہی وہ بجھاتی جاؤ
چشمِ الفت سی نہین دیکھتی عاشق کو اگر انکھہ غصہ ہی کی تم اوسکو دکھاتی جاؤ
کھول کر دام وہ گیسو کا یہ فرماتی ہین عاشقو طائرِ دل اسمین پھنساتی جاؤ
باز آئیگا نہ دل جاہ سی ہمت ہی بلند کم کئی جاؤ کرم جور بڑھاتے جاؤ
روکتا کون ہی جاتے ہو تو جاؤ لیکن دل کے بہلانیکے اسباب بتاتی جاؤ
جامِ مَی دیتی ہو مجھکو تو گزک کی بدلے ذائقہ بوسۂ لب کا بھی چکھاتے جاؤ

تاؔجور شب مری کیسی وہ کٹتی ہی نہ تھی
جب کہا جاؤ تو بولے نہین جاتی جاؤ

اک دن وہ تھا کہ جانان بھرتا تھا دم ترا تو　　ای وای غیر کا ہی اب وہ ون آشنا تو

تیری بہلی کو کی تھی اغیار کی برائی　　اولٹا رقیب جان کا کیون میری ہو گیا تو

وہ دن تو یاد کر لی جب مجھسی تو لڑا تھا　　خود آ کی میری گھر پہ منت سی تھا ملا تو

محفل مین تیری آیا تو مین نی کیا خطا کی　　ای جان بات کیا ہی جو روٹھکر چلا تو

ہوئی کو تجھپہ قربان حاضر ہون بار لیکن　　عاشق نہ کوئی مجھسا پائی گا دوسرا تو

خوگر جفا کا ظالم کچھ آج سی نہین ہے　　آفت ہی کمسنی سی بچپن سی ہے بلا تو

ہی آج **تاجور** سی جانان حجاب کیسا
کیا وہ نیا ہی کوئی یا اور ہو گیا تو

ردیف ہای ہوز

بہار حسن گلرو کی کیا ہی ایسا دیوانہ　　نہ بہاتا ہی مجھی گلشن نہ آبادی نہ ویرانہ

نہو کیونکر زمانہ اوس پری پیکر کا دیوانہ　　ادائین شوخ ہون جسکی نگہہ جسکی ہو مستانہ

لبِ میگون کا بوسہ گر نہین دیتا تو اے ساقی
نگا کر لب سے دیدے بادۂ گلگون کا پیمانہ

کرم ہو دیکھے کس سے ہزار اوس گلی عاشق ہین
کوئی رکھتا ہے وضع صوفیانہ کوئی رندانہ

پڑا ہے انپہ کیا افسون بتا تو اے بتِ کافر
تری محفل مین مشرب زاہد و نکا ہے ہے نرالا نہ

ہین جتنی پارسا ئے شہر پانی بہرتی ہین اسکا
دلا و یزی عجب رکھتا ہے ساقی تیرا میخانہ

پلادے تاجور گر جام مے دستِ نگین سے
گزر کر عالمِ مستی سے ہو جاؤن مین دیوانہ

کیا خوش آئے کسی محبوب کا پیارا نقشہ
رہتا ہے پیشِ نظر میری تمہارا نقشہ

ہو عجب لطف جو فردوس مین رضوان مجھکو
حور کے بدلے دکھائے وہ دل آرا نقشہ

ہر دم انداز ترا رنگ بدلتا ہے نیے
تیرا کس طرح سے مانی نے اوتارا نقشہ

زرد رنگت ہے صنم دیدہ ہے پُرنم لب خشک
تیری الفت مین ہوا ہے یہ ہمارا نقشہ

دلِ عاشق یہ ہے نقش اپنا بٹھانا منظور
کیون نہ بن بن کے دکھائے وہ خود آرا نقشہ

مثلِ تصویر بنا دیکھتی ہی ایک جھلک
حیرت افزا ہی یہہ اوس بت کا دل آرا نقشہ

تاجور کون ہی وہ پیار نہ آئی جسکو
پیاری انداز ہین سب یار کی پیارا نقشہ

ردیف یای تحتانی

بات اونکی ایک ہی ہم اگر مان جائینگی
راز و نیاز عشق وہ سب جان جائینگی

سر بھی قلم کروگی جو دل لیکی ناز سے
ای جانِ جان ہم آپ کی قربان جائینگے

ہر آرزوی دل پہ ہی میری یہی جواب
یان سی تو آپ یونہی پُرارمان جائینگے

تقریر تیری سُنتی ہی ہم ای پیامبر
اونکے لکھے جو لفظ ہین پہچان جائینگے

کیون ہو رہا ہی صبح سی زینت کا اہتمام
کیا آج گھر کسی کی وہ مہمان جائینگے

نکلیگی بات منہہ سی یہ کہنی کی بات ہے
آئی ہوے وہان مری اوسان جائینگے

کتنی ہی بدلین روپ وہ ہم اونکو تاجور
شرمیلی آنکھہ دیکھکے پہچان جائینگی

دم دیا گر صنم سمجھہ لینگے
جھوٹے وعدہ کو ہم سمجھہ لینگے

تم اشارون ہی مین کرو باتین
اونکے مطلب کو ہم سمجھہ لینگے

شوق سی کیجیی ستم پہ ستم
حشر مین یک قلم سمجھہ لینگے

رکھین میدانِ عشق مین تو وہ گام
معنیِ در دو غم سمجھہ لینگے

آپ وعدہ تو کیجی کھا کی قسم
جھوٹ اور سچ کو ہم سمجھہ لینگے

ساقیِ ماہوش کی ہجر مین ہم
میِ گلگون کو سم سمجھہ لینگے

اب اگر غیر نے کہا کچھ بھی
تیرے سر کی قسم سمجھہ لینگے

بوسہ لینے پہ بوسے جھنجھلا کر
ہی اگر دم مین دم سمجھہ لینگے

تاجور داغِ ہجرِ جانان کو
گلِ باغِ ارم سمجھہ لینگے

دل مرا لیکے کج ادائی کی
ہے صفت یہ بھی دلربائی کی

بانقوان برس
مطلب کہنا

نہین ہوتی وفا حسینون مین
اِن مین خصلت ہے بیوفائی کی

آج لڑتی ہین غیر سے نظرین
کل تہی تعریف پارسائی کی

ہم سی چہٹ کر رقیب سی ملکر
ہوی بدنام جگ ہنسائی کی

جور کا شکوہ نی ستم کا گلہ
ہے شکایت فقط جدائی کی

اپنی تعریف پر بگڑ اوٹہے
اس مین کیا بات تہی برائی کی

تندخوئی مین جو یگانہ ہے
تاجور اوس سی آشنائی کی

ظالم نی مری قتل کو تلوار نکالی
صد حیف کہ یون حسرت اغیار نکالی

چہلنی کیا دل کو مری ناوک کی انی سے
سو بار چہوئی ہی تو سو بار نکالی

کیون بیٹہی ہو در توڑکی گہر کا ستونسے
کیا حسن کی دوکان سر بازار نکالی

جس ارنکی افشا کا مین خلق تہا مانع
تقریر اوسیکی سر دربار نکالی

دیکھا نظرِ قہر سے گو یار نے مجھکو
تیری تو دلا حسرت دیدار نکالی

بلوا کی مجھی گھر سے ملا تا ہی عدو سے
یہ طرز ستم خوب ستمگار نکالی
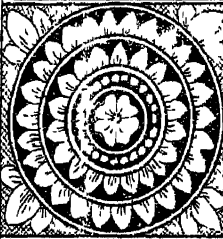
چالونکی صفت کرنی لگی **تاجور** اونکی
ملنی کی نیی چال یہ سرکار نکالی
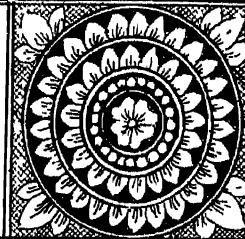
خالی کوئی الفت سے مری جان نہین ہے
بی بہرہ ہی جو اس سے وہ انسان نہین ہے

بی پردہ وہ آکر مجھی دیدار دکھا دے
کچھہ اور تمنا نہین ارمان نہین ہے

دل دیکی تجھی آپ مصیبت مین پڑی ہین
ہمسا بھی جہان مین کوئی نادان نہین ہے

مشہور ہوا وعدہ خلافی سے دغا باز
اسپر بھی تو اے شوخ پشیمان نہین ہے

عالم کو کیا دشمن جان دیکی تجھے دل
پھر بھی تیری سیدھی نظر اے جان نہین ہے

ممکن نہین اغیار کے پھندی سے وہ نکلی
ملنی کا اب اوسکی کوئی سامان نہین ہے

اے **تاجور** اعدای بد اندیش کی شر سے
خالق کے سوا کوئی نگہبان نہین ہے

کہو تو کیا رقیبون نے کوئی تہمت لگائی ہے
سبب کیا ہے نظر کیون تمنے عاشق سے چرائی ہے

کہون کیا سرگزشت اپنی شب فرقت کی اس بت سے
سنی ہے داستان جب میری باتون مین اڑائی ہے

کبھی ایفا بھی ہوگا جو کیا ہے آپ نے وعدہ
قسم جسکی ہزارون مرتبہ لاکھون مین کہائی ہے

مری غیبت مین کی ہے کچھ نکچھ غیرون نے بدگوئی
وگرنہ آنکھ غصہ کی یہ کیون مجھکو دکھائی ہے

مصیبت درد فرقت کی سناؤن کس طرح انکو
نہ جا سکتا ہون مین وان تک نہ قاصد کی رسائی ہے

چھڑکتا ہے نمک کیون زخم دل پر میرے ہنس ہنس کر
یہ شمشیر ادا کیا کم ہے جو دلبر لگائی ہے

پڑا ہے تاجور کس دل عیار سے پالا
مگر جاتا ہے دل لیکر یہ جرأت یہ ڈھٹائی ہے

عاشق مضطر کو گر صورت دکہانا منع ہے
ہاتھ کیا تیغ جفا کا بھی لگانا منع ہے

مہر سے اگر نہ دیکھو تو نہ دیکھو تم مجھے
کیا نگاہ قہر سے بھی دیکھ جانا منع ہے

منہ پہ آنچل ڈالکر بیٹھی ہو کیون عاشق کے پاس
شب کو خلوت مین بھی کیا گھونگٹ ہٹانا منع ہے

افعیِ گیسو سی ڈسوائو نہ اہلِ عشق کو
موذیون کو اس طرح سے سر چڑہانا منع ہے

جور تمکو یاد ہون جتنی وہ کر لو ایکبار
عاشقِ صادق کا ہر دم آزمانا منع ہے

بجلیان مجہپر نہ ہنس ہنس کر گرا بہرِ خدا
ای صنم موسن ہون مین میرا جلانا منع ہے

اچہی خاصی دل کو اپنی عشق کر کی تاجو
دیدہ و دانستہ آفت مین پہنسانا منع ہے

جور و جفا و ناز ستمگر اوٹہائیے
گزری جو اوسکی عشق مین لیکر اوٹہائیے

صدمی جفای یار کی جو ٹین نگاہ کی
سر آنکہون سی کلیجہ پہ دلیر اوٹہائیے

اتنی ہی مہر کیجیی ای ماہ برجِ حسن
در پر نہ اپنی مجہکو بٹہا کر اوٹہائیے

ملتی تو ہو عدو سی خدا کی لیی کہین
طوفانِ تازہ کوئی نہ مجہپر اوٹہائیے

شکوہ کیا جو ہجر کا جہنجہلا کی یون کہا
جی وصل کی خیال سی یکسر اوٹہائیے

غیر و نسی ملکی بیٹہین ہین یان کہہ رہا ہی رشک
اوٹہون سی آج فتنہ محشر اوٹہائیے

ہی **تاجور** غیور اوسی پہر بُلائیے
اول یہان سی غیر کا بستر اوٹھائیے

کیا مرے غم کا یار کو غم ہے ‌ ‌ یا کسی نے مجھے دیا دم ہے

چشمِ اغیار بھی تو پُرنم ہے ‌ ‌ تیرے بیمار کا یہ عالم ہے

اک غمِ ہجر کا ہے کیا شکوہ ‌ ‌ یہ جہان تو سراے پُرغم ہے

شاید آتا ہے یار کا پیغام ‌ ‌ دلِ مضطر کی کچھہ تڑپ کم ہے

چھو لیا کیا کسی نے زلفونکو ‌ ‌ آج کیون اسقدر وہ برہم ہے

جی اوٹھا ہان سی اونہین سہی موا ‌ ‌ ہی یہ تریاق دلکو وہ سم ہے

نکلین کیا خاک حسرتین دلکی ‌ ‌ وصل کی رات ہوتی ہی کم ہی

دیکھہ چھوٹے نہ صبر کا دامن ‌ ‌ گذری ای دل بہت سی کم ہی

رازِ دل **تاجور** نہو افشا ‌ ‌ ضبط ہی عشق مین مقدم ہے

اوسکو دل دیکی کیا کری کوئی | جو نہ اپنا کہا کرے کوئی
بولی سُنکر وہ درد دل میرا | جان اپنی دیا کرے کوئی
راستبازون کو کچہہ نہین ہی خوف | مفت رسوا کیا کرے کوئی
جور دلبر مین ملتی ہی لذت | اسکا پہر کیا گلا کری کوئی
ہر گھڑی آرزو ہی ظالم کو | کاش عاشق خطا کری کوئی
جسکی قدرت مین سود ہو نہ زیان | اوس سی کیا التجا کری کوئی
عشق مین ہم تو اوسکی قائل ہون | جو جفا پر وفا کرے کوئی
دل یہ کہتا ہی ہر جفا کے بعد | اور تازہ جفا کری کوئی

روبرو اوسکے تاجور کا بہی
نکلی شافع خدا کرے کوئی

پائون مین اونکے وہ جو توڑا ہی | سینکڑون دل کو اوسنی توڑا ہے

نیم بسمل جو مجھ کو چھوڑا ہے
رحم بہی اونکے دل مین تہوڑا ہے

جسکو کہتے ہین جعدِ مشکین سب
توسنِ ناز کا وہ کوڑا ہے

ایسی تقصیر کیا ہوئی جسپر
تیوری بدلی ہی مُنہ کو موڑا ہے

اس پہ نشتر لگاؤ غمزہ کا
دل ہمارا نہین ہی پہوڑا ہی

کیا حقیقت شکستِ دلکی کہون
ایک گُل نی یہ غنچہ توڑا ہے

وہ مسکتا رہا مرا نہ کبہی
نیمجان تمنی جسکو چہوڑا ہے

تر ہوئی ہی سرشکِ خون سی زمین
ہمنے دامن کو جب نچوڑا ہی

دستِ قاصد سی لی لیا خط کو
اتنا احسان اونکا تہوڑا ہے

وہ بہی جوڑین تو جُڑ نہین سکتا
شیشۂ دل کو ایسا توڑا ہے

کرلیا اوسنی صیدِ طائرِ دل
تمنے بازِ نظر جو چہوڑا ہے

تا جوہر کا سنا ہی جسنی حال
اوسنی ورو کی سر کو پہوڑا ہی

انا جانا یہان جو چہوڑا ہے
تمنے یارانہ کس سی جوڑا ہے

اپنی خوسی ہوی ہو خود رسوا
اولٹا بہتان مجہپہ جوڑا ہے

دوش پر کہا رہی ہین بل گیسو
یا یہ مار سیہ کا جوڑا ہے

غیر سے بہی کیا ہے ملنا ترک
یا تعلق ہمین سی چہوڑا ہے

اشہب غم عاشقان کی لیے
اونکی چوٹی کا ذکر کوڑا ہے

حال سُن لیجئی مرے دل کا
کچہہ زیادہ نہین ہی تہوڑا ہے

سنگ در اونکا شق نہین ہوجہ
کسی عاشق نی سر کو پہوڑا ہے
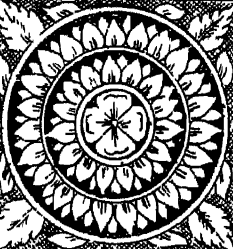
مین جو روٹہا کہا ہوا کہاؤ
کیا کہین عاشقون کا توڑا ہے

تا جو رحب چہوا ہے دامن یار
ہاتہہ کس ناز سے مروڑا ہے
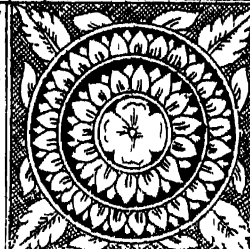
دل سے آتی ہی گئی جان بڑی مشکل ہی
نکلا کوئی بہی نہ ارمان بڑی مشکل ہے

سخت ہی عشق کا میدان بڑی مشکل ہی — ہون لبہی سی ہین پریشان بڑی مشکل ہی

جب مین جاتا ہون تو وہ نام مرا پوچھتی ہین — جان کرتی ہین انجان بڑی مشکل ہے

شیخ اپنا تمہین سمجھی ہی برہمن اپنا — تم نہ ہندو نہ مسلمان بڑی مشکل ہے

رہزنی پر سر و سامانکی وہ باندہی ہی کمر — نہ یہان سر ہی نہ سامان بڑی مشکل ہے

چال چلتی ہین قیامت کی غضب کرتی ہین — گہر کی گہر کرتی ہین ویران بڑی مشکل ہے

سخت جانیسی مری جان نکلتی ہی نہین — ہوتی مشکل نہین آسان بڑی مشکل ہے

مین نی دعوی کیا چاہت کا تو بولی ہنسکر — نہین آسان یہ نادان بڑی مشکل ہے

قہر ہی کرتی ہین بیداد و ستم وہ مجہپر — اور پہر رکہتی ہین احسان بڑی مشکل ہے

ان بتونکی دل و جان لیکی ہی نیت نہ بہری — اب طلب کرتی ہین ایمان بڑی مشکل ہی

تم تو تہی ہی مری صورت سی ہمیشہ بیزار — دل بہی میرا نہین ہی جان بڑی مشکل ہی

بت کافر نی دکہائی ہی قیامتکی ادا — اب چلا ہاتہہ سی ایمان بڑی مشکل ہے

تاجور حسنِ بتان آفتِ جان و دل ہی
عشقبازی نہین آسان بڑی مشکل ہی

غضب ہی پہلی تو دلکش اداکی
مرا دل لیکی پہر کیا کیا جفا کی

کیی مہر و وفا کی عہد و پیمان
دیا دہوکا قسم کہا کر دغا کی

عیادت کی لیی بہیجا عدو کو
مریضِ عشق کی اچہی دوا کی

جفا و جور ہی شیوہ بتون کا
امید انسی نرکہہ اہلِ وفا کی

مریضِ عشق کا ہی حال ابتر
کرو تدبیر کچہہ آکر شفا کی

بجا ہی دادخواہی اوسکی حق مین
اوٹہا کر ہاتہہ خالق سی دعا کی

مرا دل تہا جو پہلی ناز پرور
جفاکش ہو گیا قدرت خدا کی

تاجور نے خوشی مین غم مین ہر دم
خدا کا شکر ہی حمدِ خدا کی

یہ شوخی دیکھو چشمِ باحیا کی
دلون کو بیچی نظرون مین لیا کی

چورا کر دل کو مٹھی مین دبایا
شرارت دیکھیے دزدِ حنا کی

پڑی وہ صاف تیغِ تیزِ قاتل
صدا شہر گر سے آئی مرحبا کی

کچھہ آج اوسنی نہین سیکھی ہین یہ طور
لڑکپن ہی سی عادت ہی جفا کی

محبت ہی عدو سی مجھہ سی نفرت
بھلا پھر کیون نہون مین اوسکا شاکی

دمِ آبِ تیغِ قاتل کا ہون بھرتا
مجھی خواہش نہین آبِ بقا کی

ہوی ہوتا جو رسے کیون کشیدہ
کہو تو اسنے کیا ایسی خطا کی

تمہارا حسن جلوہ کیا زمانہ سی نرالا ہی
چھپا تی کیا ہو ہمسی سب ہمارا دیکھا بھالا ہے

دل آیا جسپہ ای ناصح وہ دنیا بھر سی بہتر ہے
کسی سوجھا ہی الفت مین گویہ راہ وہ کالا ہے

وہ کیا جانی وفا کہتی ہین کسکو عاشقی کیا ہے
ابھی کمسن ہی کیا دیکھا ہی اوسنی بھولا بھالا ہے

مری آتی ہی کیون رخ پہیر بدلی کس لیی تیور
زبان سی حرفِ مطلب ہی نہین مین نی نکالا ہے

پہسل جاین نکیونکر دیکہہ کر ارباب زہد اوسکو
بدن اوس شوخ کا اسدنی سانچی مین ڈہالا ہے

دکہا کر آنکہہ غصے کے جدہر دیکہا ہی ظالم نی
لگایا تیر مژگانکا نگہہ کا مارا بہالا ہے

بڑی مشکل ہی سہنا **تاجور** فرقت کی صدمونکا
نہ سمجہو عشق کو آسان یہ کیا مُنہہ کا نوالا ہی

ولولہ دلکا رنگ لایا ہے
دل مرا گلرخون پہ آیا ہے

نقش ہی دلپہ آپکی صورت
مُنہ دوپٹے مین کیون چہپایا ہے

ستم تو ہی کیا کوئی منظور
آج کیون تمکو پیار آیا ہی

شوخی دیکہو کہ چہیڑنیکو مری
لیکے دشمن سی پان کہایا ہے

خون بہانیکا آج عاشق کے
بیڑا اوس شوخ نی اوٹہایا ہے

کیون مسیحا وہ ہو گیے مشہور
کسی مُردہ کو بہی جِلایا ہے

زلف کھولی ہی پھانسنی کو دل | دام صیاد نے بچھایا ہے

تاجور کے جلانے کو شاید
تمنی غیرون سے دل لگایا ہی

دل لیا اوسنی تو لینی دو وہ دلدار بھی ہے | غم دیا اوسنے تو کیا غم ہی کہ غمخوار بھی ہے

کبھی اسکو بھی عنایت ہو فقن کا بوسہ | دم تری چاہ کا بھرتا یہ گنہگار بھی ہے

کیون بناوٹ سی جھڑکتی ہو چڑھا کر تیوری | باتین غصہ کی ہین نظرون سی عیان پیار بھی ہے

دل کبھی دیکی اوٹھی لیکی کسی دن بوسہ | جیت بھی بازیِ الفت مین ہی ور ہار بھی ہے

بوسۂ لب کی جو اغیار کو یاقوتی دی | مستحق اوسکا یہہ عاشق ہی کہ بیمار بھی ہے

کچھہ فقط آہ مسلسل ہی نہین بھرتا ہون | رات دن ہجر مین اشکون کا بندھا تار بھی ہے

تاجور دل کہین دینا نہ خدارا اوسکو
گرچہ دلدار ہی لیکن وہ ستمگار بھی ہے

آجائین تری سامنی گر شمس و قمر بھی
دیکھین نہ اونھین اہل نظر بھر کی نظر بھی

دیکھون ترا جلوہ مین اگر ایک نظر بھی
دل دیکی تجھی نذر کرون جان و جگر بھی

بیداد تو کرتی ہو مگر یہ بھی رہے یاد
مظلوم کی فریاد مین ہوتا ہے اثر بھی

اغیار پہ ہی بارش بارانِ محبت
یہ چھینٹا کوئی پڑ جای مری جان ادھر بھی

دن رات تڑپتا ہون تری ہجر مین یکسان
جیسی کہ مری شام ہی ویسی ہی سحر بھی

اب دیکھیئی بچتی ہین دل و جان مری کیونکر
ظالم کی چلی تیغِ ادا تیر نظر بھی

کیون تاجور اوس شوخ پہ صدقی نہون دلسے
ثانی ہی بھلا اوسکا کوئی اور بشر بھی

یہ چھب کسی پری نہ کسی مہ لقا کی ہے
سب سی نرالی شان مری دلربا کی ہے

دم بھر مین دل ہزارون ہی کرتی ہین پائمال
رفتار فتنہ زادہ بتِ دلربا کی ہے

کلمہ پڑھون مین یار کا عبرت کی ہی جگہہ
مومن کو بت کی چاہ ہو قدرت خدا کی ہے

دیدارِ یار پر ہے مری زیست منحصر
حاجت دوا کی مجھکو نہ خواہش دعا کی ہے

خود ہمنی ناز اوسکا کی سکھای ہتہین یہ طور
بیجا گلہ ستم کا شکایت جفا کی ہے

ہلتی ہی لب کی پاتا ہی مغزِ سخن کو یار
خوبی یہ اوسکی تیزیِ طبعِ رسا کی ہے

پیدا ہر اک ادا سی ہی جسکی جفا کی طرز
امید تاجور تمہین اوس سی وفا کی ہی

وصف اوس گل کی تبسم کا سنایا چاہیے
چٹکیون مین آج غنچون کو اوڑایا چاہیے

دل مین حسنِ یار کا نقشہ جمایا چاہیے
حسرتِ نظارۂ دل یون مٹایا چاہیے

جھانکتے ہو عاشقِ بیتاب کو غرفہ سی کیا
جلوۂ دیدار اوسی اپنا دکھایا چاہیے

جی مین ہی جس طرح ممکن ہو دل سی یار کے
رتبۂ و اعزازِ اعدا کچھہ گھٹایا چاہیے

مجھہ کو پہنچائی کوئی اون یار سی لا پیام
جسطرح ممکن ہو اوس بت سی ملایا چاہیے

عید کی دن تو سبھی ہوتی ہین باہم ہم بغل
آج تو عاشق کو سینہ سے لگایا چاہیے

امتحان مشکل نہین کچھہ بیقراری کا مرے
آپ کو دم بھر کسی سی دل لگایا چاہیے

حال کچہہ اوس گل کی آنکھونکا سنا کر ایکدن
خلق کی نظرون سی نرگس کو گرایا چاہیی

تا بکی رکھو گی پوشیدہ تم اپنی دل کا حال
کچہہ تو آخر تاجور اونکو سنایا چاہیی

نازآتا ہی ستمگر کو جفا آتی ہے
دل کی لی لینی کی ہر ایک ادا آتی ہے

ہنسکے کہتا ہی مرض سہل نہین ہی صحت
تیری بیمار کی آگی جو دوا آتی ہے

تمکو آتا ہی تو آؤ جو یہہ کہلا بھیجا
بولی منہ پھیر کی وہ میری بلا آتی ہے

غنچۂ دل کو کھلا دیتی ہی دیوانونکے
کوچۂ زلف سی جب بادِ صبا آتی ہے

دیکھیی دین پہ آج اپنی گذرتی کیا ہے
کان مین اوس بتِ کافر کی صدا آتی ہے

یاد آئی ہی تجہی زلف سیہ کی ای دل
اب کوئی دم مین تری سر پہ بلا آتی ہے

تاجور کام جو کرتا ہی معاً گردون سی
اوسکی تائید کو امدادِ خدا آتی ہے

تا نہ رخصت نہین دیتا ہو نہین یار آنیکی
مجہہ مین طاقت نہین اب ہی تری جانیکی

تم ضرور آوٴگی وعدہ پہ یقین ہی مجہکو
کیا ضرورت ہی مری جان قسم کہانیکی

دیکہا پروانون کو وسعت پہ جو قربان ہوتے
لو لگی شمع کو بہی بزم مین جل جانیکی

صبح تک نیند نہ آئیگی کہی دیتا ہون
اولٹی تاثیر ہی ظالم مری افسانیکی

سیری سمجہانیکو ہین سارے بنانی وعدے
جتنی تحریرین ہین سب ہین مری بہلانیکی

مین نے مانا کہ گئی تہی نہ رہی رات کہین
یہ تو فرمایئے کیا وجہ ہی شرمانی کی

کیون کہلی جاتی ہو اوس گل نے لگایا ہی منہ
ایسی کیا بات ہی ای تاجور اترانیکی

دل ہی خوش سنکی خبر اونکی یہان آنی کی
مجہہ کو وحشت ہی بد اندیشونکی بہکانیکی

ہاتہہ خود چومتی ہین اپنی دکہا کر مجہہ کو
یہ نئی طرز نکالی مرے ترسانی کی

رہتی ہی سینہ و بازو پہ نظر آٹہہ پہر
کبہی پہلے تو یہ عادت نہ تہی اترانی کی

گرم لکھوائے تھی اغیار نی جلکر فقری / صاف کہتی ہین یہ لفظین تری بیپروائی کی

چاہنے والی ہین محروم تو دشمن معصوم / قدر اپنی کی وہان دیکھی نہ بیگانی کی

حور کو دیتی ہین اوس بت پہ فضیلت واعظ / خوب تدبیر یہ سوجھی مری بہکانی کی

تاجور وہ نہین جو بات سی اپنی پہر جائے / جان حاضر ہے فقط دیر ہے فرمانیکی

کس وقت ہمین دیکھیے وہ یاد کرینگے / کب دولت دیدار سے دلشاد کرینگے

فرقت مین تری وصل کی ہم یاد کرینگے / اپنی دل ناشاد کو یون شاد کرینگے

گر تو نہین سنتا ہی نہ سن او بت کافر / اللہ کی آگی تری فریاد کرین گے

اک بوسہ کے دینی مین ہوا اتنا تامل / بس دیکھہ لیا جاؤ بہی کیا یاد کرینگے

الفت تو نہ چھوڑین گے ہم ای حضرت واعظ / مانین گے جو آپ اور کچھہ ارشاد کرین گے

رکھین گے تری خنجر خونخوار کو دل مین / اوجڑا ہوا گھر اپنا ہم آباد کرین گے

کیا آپ گلا کاٹ کی مرنا نہین آتا / عاشق تری کیون منت جلاد کرینگے

ہو جائیگی کبک آپکی رفتار پہ قربان
آنکھوں پہ غزالانِ ختن صاد کرینگے

دنیا ہی مین جب آپ مری کام نہ آئے
فرمائیے کیا حشر مین امداد کرین گے

ہرجائی لقب جنکا ہو مشہور جہان مین
کیونکر مرا گھر آکے وہ آباد کرین گے

تم اہلِ محبت پہ کرو شوق سی بیداد
شکوہ وہ کبھی اسکا نہ فریاد کرینگے

رکھتی ہین اسیرانِ محبت سی وہ الفت
کیون قیدِ خمِ زلف سی آزاد کرین گے

باندھینگی کسی کے لبِ خندان کا تصور
ہم آج علاجِ دلِ ناشاد کرینگے

آغازِ محبت مین تو ہین قہر کے انداز
انجام مین کیا دیکھیی بیداد کرین گے

مانا کہ محبت مین دل و جان کا خطر ہے
ناصح کبھی تم سے تو نہ فریاد کرینگے

ہی جن کو اداپر تری مرنے کی تمنا
ہرگز نہ کبھی خواہشِ جلاد کرینگے

کیون روز نیا لطف ہی اے تاجور انکا
کیا ہمپہ کوئی تازہ وہ بیداد کرینگے

تمت بالخیر

متفرقات

آج پڑھتا ہی مرا نورِ نظر بسم اللہ ‏— ہو مبارک اوسی تا دورِ قمر بسم اللہ

اى خدا جب کہی یہ لختِ جگر بسم اللہ — دی اسی نخلِ سعادت کا ثمر بسم اللہ

دل سی نوشاہ پڑھ اسکو کہ تجہی خیر سی دے — مایۂ علم و فن و فضل و ہنر بسم اللہ

جشن ہی قدر محمد تری بسم اللہ کا — کیون نہ خوش ہوگی کہین جن و بشر بسم اللہ

ہمسری کا تری جلوی سی اگر دعوی ہو — آئینہ آگی تری خورشید و قمر بسم اللہ

آج مرغانِ چمن کہتی ہین خوش ہو ہو کر — نخلِ امید جہان کا ہی ثمر بسم اللہ کا

جلوہ گر تو جو ہوا بزم مین سب لوگ اوٹھی — یمن و فرخندگی و فتح و ظفر بسم اللہ

کہتی ہین ملکی سب شمع و چراغان کا نور — شام کو تو نی کیا رشکِ سحر بسم اللہ

دیکھکر جشن کی خوبی یہ نگاہون نی کہا — اللہ اللہ ترا حسنِ اثر بسم اللہ

بارک اللہ وہ کہتی ہین گردون پہ ملک — ہر بشر کہتا ہی محفل مین ادہر بسم اللہ

ہر طرف جلوہ نما ہین نکات حسنات
کیا نمایان ہی تہی اُحسن اثر بسم اللہ
ہی دُعا تاج محل مین یہی رب غفور
یمن جاوید کا دکھلائی اثر بسم اللہ
تاجور خوش ہو عدو خاک ہون جلکر سارے
ای خدا ہو سبب فتح و ظفر بسم اللہ
تمت بالخیر
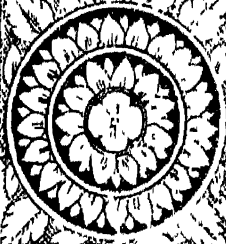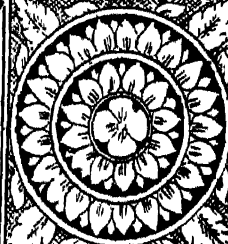
دادرہ وہوری وغیرہ

دادرہ

جاؤ بلم کو لاؤ کوئے
جبنا کی خبرین سُناؤ کوئے
گن گن تاری رین گزاری
رو رو کی موہی بہور بہیئے
ہاہا کرو واکی پیّان پروری
روٹھی سجن کو مناؤ کوئے
روپ تن یون بنتی کرت ہین
سوتن کی پہندسی چہڑاؤ کوئی

دادرہ

اُلگو جو بنوا ہمار اسکہی
سنیّان کو تمنے نہ پاتی لکہی
گہر مری آؤ گہروا لگاؤ
جوانی کا چاکہو مزہ یہ ابہی
روپ تن کی یون شدہ بسری
سپنی مین میری نہ آئی کبہی

دادرہ

جل بیچ چمکے مچھریا کاری

لال لال ڈوری ہری ہری بنسی | کھروا کی لڑکی کھڑی بیاری بیاری

دادرہ

ذرا تو نین دڑیا لینی دے

موہی جہیڑت جہیڑت پل چین نہ دینے | جاگت جاگت بھور بھیی سے ہے

پلک نہ لاگی موری پلکن سے | روپ رت یون رین گذارے

تیر بہے وا کے نینن سے

دادرہ

نینی بہیّا مچھریا لادے

سانوری نہ لیہون ہتو لانہ لیہون | رہو مچھلیا لادے

دل کی مچھلیا پلکیا کا کانٹا
نجریون کے ڈوری لگا دے

نیر بھرے پر نینان پیاسے
جُبنا روپ دکہا دے

نین تمہارے مچھلیا نو نے
کیس کا جال بچھا دے

دادرہ

رنگ روپ کھو دیو نیوا لگا کی

بن بن موہی بہارت ہی موری شام سجات ہے
گھر در سب چھٹرات ہی جبنا جیب دکھا کے

تھر تھر تن کانپ جات دھک دھک جیا ہوت جات
روپ تن اترت جات سُدھ بُدھ بسرا کے

ہوری

ہوریکی دن موسی پیا موہی بچھڑی کلبسی پھاگ مچاؤن

برج کی سکھی سب بن بن آئین ہاتھہ لیی پچکاری
بوردیو موہی رنگ مین اچانک کلبسی لال لاون

لال گلال موتیون ابیر کیسر باٹ بھراون
جب گھر آوین کنتھہ ہماری تو گاون بجاون نچاون

ہوری

بہار افزا مین شور مچا ہی

مری آب لے ہوری کھیلن کو رنگ بنا ہی | چو ہاری چندن کیوڑا ری کیسر جوزن بیچ بھرا ہے

ہاتھون مین سکھیان لیی پچکاری وار کیو وک لیا ہے

برسات

گھری ہی یہ تو رین اندھیری گھری | دمکت دامن دیکھ ڈری
جا ہی کھو کوئی واؤ بلم سے | انگنا نار کھڑی

برسات

سکھی کان سے بدریا آئے | چمک چمک میہا جھڑ لائیے
سوتی تھی مین اپنی محل مین | گرجت آن جگائیے
پورب تیہم اوتر دکن | کاری اندھریا گھر آئیے

برسات

سونے سندن کاری بدریا اُڈرا وے

جب گھر آوے موری سندر روا — نینن نیند لگاوے

رکت دُامن بوندیان پڑت ہین — دادر شور مچاوے

کنگنا

رات سیج پر بونیہ توڑ ڈالا کنگنا

کنگنی کا جھگڑا اتنا بڑھاؤن — راجہ کی دواری لٹاؤن مین جیا

بابل کا دیا کنگنا تو نے بگاڑا — ڈانڈ مین جیرا بناؤن تجھی

روپ رتن کا کنگنا بناؤ — موتی کے دانی لگاؤ مری سجنا

پہیلیان

ردیف الف

پہیلی اگنبوٹ

ایک پرکھ پانی مین رہے　　آگ کی گرمی آپ سہے
پیٹھ پر اپنی جسکو بٹھاے　　دین و دنیا دونون پاے

پہیلی ریل

ایک تریا جگت چڑھاے　　اپنے مکھ پر آگ جلاے
جو کوئی اوسپر بیٹھن جاے　　دیس چھڑا پردیس دکھائی

پہیلی سوئین

ایک پرکھ سے نکسی نار　　دبلی ایسی جیسے تار
گوری چٹی بوڑہے کیس　　سبکے وہ تاری دیس بدیس

پہیلی آڑو

ایک ثمر کو لیہو چین | دو ہری رنگت لذت تین
شوخ رنگون مین سو چونام | جو نہ بوجھے کرو سلام

پہیلی شمشیر

آدھا سورج سارا شیر | نام مین اوسکے ناہین پھیر
دہیان لڑا کر بوجھو نر | ارتھہ کہو یا کاٹو سر

پہیلی آئینہ

ایک کو تو دو کر ہی اور دو کو کردی چار | جو جو آوین دو دو ہوئین حملہ کرین ہزار

ردیف بای موحدہ

پہیلی ٹٹی جواسا

بانس بندہی ایک تریا دیکھی | سوکھی ساکھی کاٹون چہدی

پانی پیوے کئی پکھال | مکھہ سے دیوی موتی وال

پہیلی چاند سورج

بالک وہ جگت مین آئیے | بن مہتاری جنم وہ پائی

ایک شکل کا او نکا روپ | جل بن دیکھو جاوین ڈوب

پہیلی کند

باغ مین ہووے ایک شجر | ہرا بھرا اور تازہ تر

نام جو پوچھا ہو کر تند | پی سے بولا مین ہون کند

پہیلی گلقند

باپ کا نام بیٹے نے چھینا | جب لوگون نی اوسکو چینا

بیٹھا ہو کر پیٹ مین جاوے | اندر کا بھید باہر لاوے

پہیلی شنک

بھری بھرائی اک ناری آوی — دھنی کی پیٹھ پر جھٹ چڑھ جاوی
کبڑا کر دی سیدھا انگ — اوس تیا کا یہی ڈھنگ

پہیلی بھالا

بانس بلنڈا اپر کھیہ جو آوی — ایک ٹانگ سی حشر مچاوی
پی جب دیوی اوسکو پھینک — اونگلی سے وہ کردی چھینک

ردیف بای فارسی

پہیلی بھبر

پیلی رنگت تنگ سوجی — پھولون کا وہ رس لے پی
منہ لگا دی جسکے انگ — آگ سے ڈالی بہت اگن

پہیلی تلوار

پانچ حرف کی اک ہے نار — مانس اوسکا پہنین ہار
لیو اسی سے نام بچار — تلو پہلے پہر لو وار

ردیف تای مثناۃ فوقیہ

پہیلی تپنگ

تین تنون کا اک ہے نام — جانین اونکو خاص و عام
ہر ہر تن کا اک اک ڈھنگ — اوڑی جلی اور چھوڑی ننگ

ردیف ثای مثلثہ

پہیلی کیلا

تمر جب آدمی سیس کٹائے — پیٹ سی اپنی شاخ بڑہائے
ہاتھ پیساری نس دن رہوی — پیرن سی وہ بالک جائے

پہیلی درخت نیم

ثابت کو جو آدہا کہو ہوا نکہیان کر دو دا
سوچ سمجہہ کر وا کو بوجہو نہین تو کہاؤ ہوا

پہیلی پیوند

ثواب غنی کو پردا گدا کا
کہلا جو رکہے احمق سدا کا

ردیف جیم تازی

پہیلی پپیل

جنگل بستی سب جا ڈولے
پی پی کہہ کے ہر اک بولے
چہن چہن کر کے نیند گما دی
چکنا چوپڑا روپ دکہا دی

ردیف جیم فارسی

پہیلی اچار

چار حرف کا پہل ہے یار
پیٹ مین راکہے اپنے نار

پوست کو کھاوین توڑین ہاڑ بکے ہے تریا بھری بازار

پہیلی مشک

چھوٹا سا منہہ بڑا سا پیٹ جل کے دیکھے جاوی لیٹ

وہ تریا ہے ایسی ڈہیٹ چلتے منش کی لاگی پیٹ

پہیلی ڈولی

چار خصم کی اک ہے نار ٹکے ٹکے پر پہری بازار

پہیلی مکھی

چھہ ہین پاؤن دو ہین پر رہے وہ تریا سبکے گھر

ردیف حای حطی

پہیلی موسم

حاکم تین جگت مین آئین باری باری حکم چلائین

ایک چتر باوے تاپ بن میں — جل بہاوے وو جا تن پر

تیجی کا جب آوے راج — اندھا دھند ہوں ساری کاج

پہیلی لجائی

حیا کی پوری اک ہے نار — موے چھوی سے وہ ہار

دور سے دیکھو روپ دکھاوے — انگلی رکھے سی سمٹی جاوے

ارتھ تو اوسکا دل میں سوچو — باغ میں جا کر کیاری دیکھو

ردیف دال مہملہ

پہیلی چراغ

دن کو سووے رات کو جاگی — سانجھ کو آوے بھور کو بھاگی

ردیف ذال معجمہ

پہیلی اوگالدان

ذلیل ہر کہہ جب سبہا مین آیا — نرناری نے مکھہ سی اگایا

ہاتھون ہاتھہ پہرے دربار — اس پر کہہ کا یہی ہے کار

پہیلی شریفہ

ذات کا تو ٹہور نہین اور نام کہا شریف — جو کوئی اوسکی چاہ کرے وہ آنکھہ بتاوے حرف

ردیف رای مہملہ

پہیلی پہول

رنگ رنگیلی بن بن آوین — نام جو پوچھو ایک بتاوین

گہر گہر اونکی چاہ گھنی ہو — تریا سے جب پر کہہ کہاوین

پہیلی ریوڑی

ری پر نام ہٹیلی صورت خال بھری ہی ساری مورت
کوڑی کوڑی واکا مول ارتھہ دیا ہے سارا کھول

ردیف زای معجمہ

پہیلی بھونرا

زر کا ٹیکہ سیس براجی گردن طوق سہاے کالا رنگ کوئلا صورت مرلی بانگ بجاے

پہیلی گوٹہ

زر چاٹ کی روپہ بتی پیار کری نر نار چارونکی چمک چاندنی پیچھے تار متار

پہیلی گہنا

زلفین کھولی نر کھڑا ہی پانون پڑی زنجیر پورن پورن آنکھین لاگین لہو کی جا ہی نیر

پہیلی گنّا

زمین سی نکلا نر سیہ ایک | گانٹھ گٹھیلا سر پہ ٹیک

ردیف سین مہملہ

پہیلی چوٹی

سانپ کی صورت رنگ میں کالی | سیاہی سادھی بھولی بھالی

ہر ناری کی پیٹھ پر آوے | مرد سی چھپی اور منہ کو چھپاوے

پہیلی چاند و سورج

سین اور چے پر ایکین نام | باری باری آدین کام
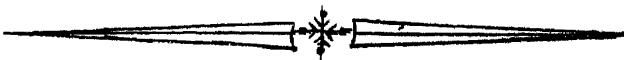
پیا کے تن سے جب وہ نکسین | دور سے اونکے درشن ہووین

ردیف شین معجمہ

پہیلی توپ

شاہ کی گھر مین ایک ہے نار | کوٹ چڑہت یہ کرے پکار
دہن دہن میرے ایسی بہاگ | سدا مردسی کہیلون پہاگ

پہیلی چھٹے

شہرون شہر اک نار پہرے | چاند سے مُنہ پر گہن دہرے
خال بہرے سی وا کی زیب | ہنر ہے اوسکا جو ہی عیب

ردیف صاد مہملہ

پہیلی سپر

صورت اکاس کی رنگ مین شب | پہولن پہول بہری ہی سب
ماتہی اوپر چاند لگاوے | مردون کی وہ مدد کو آوے

پہیلی انار

صورت دو اور نام ہی ایک | طالب اوسکے بد اور نیک

دیکھی اون مین ایسی لاگ — ایک مین پانی ایک مین آگ

ردیف ضاد معجمہ

پہیلی فنس

ضامن چار اور اک ہے نار — چاہی اوسکو ہر سردار

اوس تریا کا یہی بچار — ضامن ہیرہ راکھے بار

پہیلی جوہر

نہہ بھری اک دیکھی نار — کرے پرکھہ کو ایسا پیار

دہنی جو اوسکو آنکھہ بتاوے — چارون شانے لیٹ دکھاوے

پہیلی قسم

ضرر نہین جو پوری کھاوی — سر جو کاٹو زہر بتاوی

بات پر اپنی جب وہ آوی — نیلا پیلا روپ دکھاوی

ردیف طای مہملہ

پہیلی پان

طوطی کا سا روپ رنگ اور لعل کا سا کام ✿ ارتھہ تو اوسکا یہی نیچی پتہ اوس پر نام

ردیف ظای معجمہ

پہیلی بندوق

ظلم بہری اک دیکہی ناری ✿ دارو پی کے ہو متواری
تن وہ جسکے جا کر لاگے ✿ گود گود کر ماس ہی کہاوے

ردیف عین مہملہ

پہیلی کارد

عجب گنی اک دیکہے نار ✿ جہن مین کاٹے سیس ہزار
جوہین سیس کو واکے کاٹا ✿ کاٹتے ہی وہ ہوگئی آٹا

پہیلی دہوپ

عجب طرح کی اک ہے نار — اوسکا کیا مین کرون بچار

دن مین وہ ڈوبے پیکی سنگ — لاگ رہے تن وا کی انگ

دیا بجہی تو وہ ست ملی — دہک سی سرک وہ دور ہوجاے

پہیلی بلبل

عشق چہپا ہی سینے مین — برہا کا مارا گیا چمن مین

سب جور گلونکی سہتا ہے — بن بولے کب وہ رہتا ہے

پہیلی خر

عجب طرح کا جانور اولٹا اوسکا چہرا — آٹھ سو سے گھٹی نہین لنگڑا ہو یا لولا

پہیلی چراغ

عجب تلیا بیچ سر اور رین ہی رین سہاے — ای سکھی مین توسی پوچہون پہول پیل کو کھاے

ردیف غین معجمہ

پہیلی شمع

غلاف مین رہوی اک ہے نار — شاہ و گدا کا اوسپر پیار
عاشق اوسپہ پنچھی ہووین — نور سے اوسکے نکسی نار

پہیلی موتی

غنی سے گہر مین ایک رنگیلا — رنگ دکہاوی اوجلا پیلا
آب سی نکسی آب دکہاوی — آب مین رہوی نا ہو گیلا

پہیلی جہینگر

غل اور شور کا ایک پرندہ — دن کو مردہ رات کو زندہ
سانس نہ لیوی جینچی جاوی — مدہ پر اپنی جب وہ آوی

ردیف فای

پہیلی بدہی

فکر سے بنّلا کون سی نار خوشبو دیوی شب بہر یاَ
باسی ہو کر رنگ بدلتی ہاری جلیتی گلے وہ پڑتے

ردیف کاف تازی

پہیلی سوئیان

کوٹ کی نرکو نار بنائیں توڑیں تاڑیں ملیں ملائیں
اینچیں کھینچیں کاٹیں بال بہوجن کرلو سے لال

تمّت بالخیر

قطعات تاریخ طبع دیوان بلاغت عنوان فصاحت نظام موسوم
به تاج الکلام از نتائج افکار اخوان و ارکان و سخنوران و متوسلان

ریاست دار الاقبال بھوپال

قطعہ تاریخ طبعزاد ہمایون نژاد نوباوۂ گلشن امارت نوگل چمن
ریاست سخن سنج و سخنور میان قدر محمد خان صاحب متخلص بہ نامور
فرزند دلبند میان صدر محمد خانصاحب برادر زادہ سرکار

عالی تبار رئیسہ معظمہ بھوپال سلمہا اللہ تعالی بالاقبال

حضرتِ سرکار کے دیوان کا — ہی دُرِ خوش آب شعرِ تر ہر ایک
شوخیِ مضمون کا عالم دیکھکر — جی سی قربان ہو گیا دلبر ہر ایک
طبع دیوان کی سنی ہی کیا خبر — شاد ہی چھوٹا بڑا گھر گھر ہر ایک
عرض کریون نامور تاریخ طبع — لوٹے ہی اس طرفہ دیوان پر ہر ایک

۱۳۱۵ھ

قطعات تاریخ از نتائج افکار بلند عمدۂ مخدرات زمان فریدۂ خواتین دوران نازش حیا و عفت مشرف ولیس صاحبہ متخلص بہ ثروت بانوے

نے خوشنودی میان صدر محمد خانصاحب سلمہ اللہ تعالے

طرفہ پری لقا ہی تاج الکلام ایسا | دلچسپ اور دل آرا جسکی ہر اک ادا ہے
وہ کونسی ہی خوبی جو ہو عیان نہ اسمین | دیوان ہی یا خدایا جامِ جہان نما ہے
ہی اسکا صفحہ صفحہ رشکِ چمن سراسر | دیوان کیون نہ اسکو باغِ سخن کہا ہے
معنے ہین جو ضیا ہی لفظون مین جو چمک ہے | عارض ہین کتب ہی کی تاب یہ ضیا ہے
ہر بیت مین فصاحت ہر شعر مین بلاغت | بندش ہی سب نرالی انداز سب نیا ہے
مصرعہ ہر ایک اسکا ہی سحر کا سا پتلا | شعرون مین شوخیون سی جادو بھرا ہوا ہے
پیاری ہی سب استعارے تشبیہین سب ہین دلکش | زیبا محاورون کا عالم ہی کچھ جدا ہے
ہین چلبلی مضامین الفاظ سب انوکھے | ترکیب کی نزاکت کچھ حد سی بڑھی ہوا ہے

ثروت تاجور کی نازک خیالیاں ہین
تعریف اسکی جتنی کیجے وہ سب بجا ہے

کب پہلی شاعرونکی شیرین زبان تہی ایسی
سرکار عالیہ کی شعرون مین جو مزا ہی

تاریخ طبع اسکی دل نی کہی ہی زیبا
دیوان تاجور کا لاریب دلکشا ہی

۱۳۱۵ھ

دیگر سہا سلمہا اللہ تعالی

تاج الکلام ایک طبق موتیون کا ہے
نایاب یہ ہی ہین یہین گوہر لاجواب ہی

معشوق زر نگار ہی اسکا ورق ورق
دکہلا رہا ہی حسن قلم آب و تاب ہی

ہر دائرہ ہی دائرہ آسمان کی طرح
ہر نقطہ آفتاب ہی ہی ماہتاب ہی

افشانکی ہی چمک تو سیاہی کی ہی دہنک
ہی آسمان صفحہ یہ برق و سحاب ہی

دیکہو تو نقطہا ہی مسلسل کی آب و تاب
پانی ہی جسکی سامنی موتی کی آب ہی

ہر شعر ہی اداقد معشوق کی ادا
انکہون مین شرم ہی ہی نظر مین حجاب ہی

تاریخ بہی حسین یہ ثروت نی ہی لکہے
حسن سخن کی ساتہہ ہی حسن کتاب ہی

۱۸۹۷ء

دیگر منہا سلمہا اللہ تعالی

پری ہی کوئی یا کہ تاج الکلام
نئی اسکی سج دہج نرالی پھبن ہے

لکھا ہی ہر اک شعر چوٹی کا آمین
غضب سادگی ہی عجب بانکپن ہے

مضامین اچھوتی ہین شرم و حیا کے
کہ بیٹھی کوئی سر جھکائی دلہن ہے

ہی اک باغ گویا یہ دیوان سارا
فدا اسپہ ہر ایک غنچہ دہن ہے

کہا دل نی ثروت کہ تاریخ لکھہ
کہ تو بھی تو مشہور اہل سخن ہے

کہا مین نے امید کا نام لیکر
بہار سخن ہی بہار چمن ہے
۱۳۱۵ھ

دیگر منہا سلمہا اللہ تعالی

کلام ایسا دنیا مین کسکا بھلا ہے
ہین بھولی سخنور یہان لن ترانی

کوئی کیا کہیگا کوئی کیا سنیگا
نہین کوئی دنیا مین ایسی کہانی

مسلسل مضامین اگر دیکھ پائیں
کریں سہو نہ شاعر کبھی گلفشانی

ہوی فکر تاریخ فصلی کی مجھ کو
کہ یہ بھی ہی ایک میری نشانی

باواز ہاتف نے مصرع پڑھا یہ
۱۵
چھپا تاجور کا یہ دیوان ثانی
سنہ ۱۳۰۱ھ

قطعۂ تاریخ طبع از ثمرات افکار بلند و نتائج طبع ارجمند نخبۂ اہلبیت مبرا از کیت و دیت صاحب طبع سلیم و ذہن مستقیم میاں میر نور الحسن خان صاحب متخلص بہ کلیم مہین پور حضرت نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر مرحوم و مغفور سلمہ اللہ تعالی

بحمد اللہ چہ دیوان جمع فرمود
نگارشہاے سحر آثار سرکار

ز زر و گوہر و یاقوت بگذشت
در اقلیم سخن ایثار سرکار

بطبع دلفروز آراستندش
کہ گردد عام گفتار سرکار

زسال طبع پرسیدم خرد گفت	نمودِ فکر گوہر بار سرکار
۱۳۱۵ھ

خاتمہ طبع و قطعات تاریخ تراویدۂ قلم جواہر رقم بندۂ آل عبا عمدۂ دودمان شیر خدا ہمسایۂ کلیم میان میر علی حسن خانصاحب متخلص بہ سلیم کہین فرزند ارجمند حضرت نواب صاحب بہادر غفران مآب سلمہ اللہ تعالی نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

الحمد للہ کہ دیوان فصاحت بیان حضور پرنور ام مکرمہ محترمہ علیا حضرت تاج الہند نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیۂ والئیہ ریاست بہوپال زاد اللہ معالیہا و بارک اللہ فی حیاتہا تیار ہوکر زیور طبع سے آراستہ ہوگیا یہ حضور ممدوحہ کا دوسرا دیوان ہے جو اپنے باب مین نقطۂ انتخاب ہے اور کلام الملوک ملوک الکلام کا مصداق قبل اسکے مثنوی صدق البیان و کتاب مستطاب تہذیب النسوان شائع ہوچکی ہین جو نسوان کے لیے معلم تشفیق ہین اور انسان کے لیے رفیق طریق اوسکے حسن قبول کا اندازہ اس سے بخوبی ہوسکتا ہے کہ باوجود مکرر سہ کرر طبع ہونیکے مفت تقسیم کیے جانیکے ہندوستان کے مختلف مقامات

سے اوسکی بانگ چلی آرہی ہے اور امید سے بدرجہا زائد اوسکی خواہش کی جاتی ہے
ذٰلك فضل الله يوتيه من يشاء اسلام کی ترقی و تہذیب کا آفتاب جبکہ
نصف النہار پر تہا عرب کا وسیع دامن جبکہ علمی صناعات کے درہای شاہوار سے
مالامال تہا خاک پاک عرب سے ایسے ایسے باکمال ذیہوش اہل علم و فضل
اوٹہے جنکی اعلیٰ قابلیت کی ہمیشہ علمی دنیا مرہونِ احسان رہیگی عرب کی باکمال مخدرات
جو علوم و فنون کی زندہ تصویرین تہین اونکی معجز بیان تقریرین اونکے فصیح و بلیغ برجستہ
اشعار اونکے قدرتی جذبات سے بہرے ہوے کارنامے ہمیشہ ہمیشہ زمانہ کے
سنہرے ورق مین چمکتے ہوے دکہائی دینگے سرزمین فارس مین بہی جبکہ اسلامی
زمین کے آسمان قائم ہو چکے تہے ایسی ایسی فاضل خاتونین گزری ہین جو
حسن ابداع - قوتِ نظم - لطفِ بیان اصول اور حکمرانی کی جامع کامل یادگارین
تہین یہانتک کہ خود ہندوستان مین اور خصوصًا خاندانِ شاہی چغتائی مین بعض

عالی شان بیگمات ایسی گزری ہین جنکا ذکر خیر دواماً صفحۂ عالم پر باقی رہیگا افسوس ہے
کہ زمانہ نے سلطنت کے ساتھہ سب کمالات علمیہ و حکمیہ کا ورق اولٹ دیا اور
ہندوستان بیچراغ ہوگیا اگر میرے التماس پر یکرخی تصویر کا گمان نکیا جاوے
تو مین اپنی صدق نیت سے یہ ضرور کہونگا کہ موجودہ زمانہ مین حضور ممدوحہ کی ذات
کمالات دینی و دنیوی کی جان صناعات علمیہ و عملیہ کی روح رواں ہے فیاضی سیر چشمی
عالی حوصلگی تدابیر ملکی ہوشمندی قدرت نے ایک ذات مین جمع کر دی ہین و
لیس للہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد کوئی شک نہین کہ ہماری رئیسہ
عالیہ تمام ہند کی لئے تاج افتخار ہین ایسی والدہ ماجدہ محترمہ پر ہزار ہا والدین نثار ہین
اللہ تعالی حضور ممدوحہ کی حیات و اقبال و حشمت و جلال مین روز افزون ترقی عطا
فرمائے اور تمام حوادث زمان سے مامون و مصئون رکہے آمین ؎

خطاب مستطاب پادشاہی	الہی تا بود ظل اسلئے

قطعهٔ تاریخ منه سلمه الله تعالیٰ

رقم فرمود چون دیوانِ عالی | بخوبی کلکِ گوهربارِ سرکار

بزیرِ طبع دلکش در کشیدند | همایون تر فتاد این کارِ سرکار

بفکر آویختم از بهرِ تاریخ | که فرمان رفت از دربارِ سرکار

رسید از گلشنِ فر آتشِ گل سال | که معیارِ طربِ افکارِ سرکار

۱۳۱۵ھ

دیگر منه سلمه الله تعالیٰ

چه دیوان که بر روی کار آمده است | ز خدامِ سرکارِ عالی مقام

نگارِ تماشا تر از هر چه هست | سزد گر برآرد چو ارژنگ نام

کنونش بطبع اندر آورده اند | که این شیوهٔ خاص سازند عام

خرد گفت چون پرسشِ سال رفت | که از فکرِ سرکار تاج الکلام

۱۳۱۵ھ

دیگر مسلمہ اللہ تعالی

چھپا سرکار کا دیوان ثانی بحمد اللہ — دل اپنا شاد ہے آنکھیں ہیں ٹھنڈی خوش طبیعت ہے

زمانہ بھر کی ساری خوبیاں موجود ہیں اس مین — لطافت ہے متانت ہے فصاحت ہے بلاغت ہے

پھڑک اٹھی طبیعت کیوں نہ ارباب بصیرت کی — کہ حسن لفظ و معنی کی کوئی حد ہے نہ غایت ہے

نہ پوچھو کچھ دل اس دیوان کو سمجھا جو کچھ سمجھا — یہ کیا شی ہے کہوں کیا ہے جو کچھ ہے حضرت سلامت ہے

یہ وہ دیوان ہے دم بھرتی ہیں جسکا ناسخ و آتش — وزیر و رشک کی آمد و صبا کی کیا حقیقت ہے

مرا منہ کیا ہے جو دعوی کرون اسکی ستایش کا — زبان مین ایسی گویائی نہ دل مین اتنی طاقت ہے

سلیم اچھی ملی تاریخ تمکو اسکی چھپنے کی — نہیں دیوان اک اعجاز ہے شہ کی کرامت ہے

۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع وقاد و ذہن نقاد از نونہال گلستان ستودہ اخلاق میان سید عبد الباقی متخلص بہ باقی نبیرہ نجابی بی صاحبہ خواہر عزیزہ سرکار

نامدار و جاگیردار ریاست سلمہ اللہ تعالیٰ

چھپا ہے یہ دیوان جو سرکار کا
ہی سرمایہ دارِ طرب ہر بشر

بتادین جو دیکھا ہو اسکا نظیر
کہان ہین ادھر آئین اہل نظر

بھلا اس سی جادو کو نسبت ہی کیا
یہ اعجازِ سرکار ہے سر بسر

نہین سُننے والونکے قابو مین دل
مضامین ہین اسکے عجب پُر اثر

لکھا طبع کا اسکی باقی نی سال
ہی طرفہ کلام شہِ تاجور

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ از فکر رفیع و اندیشۂ بدیع نوگل ریاض سخنوری خجستہ سیر میان حافظ سید عبدالاحد متخلص بہ افسر نبیرۂ سنجا بی بی صاحبہ موصوفہ سلمہ اللہ تعالیٰ

للہ المنۃ بر آئی آرزو
دوسرا دیوان چھپا سرکار کا

مطلعِ روشن جو اس دیوان میں ہے
ہی مقابل مطلعِ انوار کا

کی جو اسکی حسن و خوبی پر نظر — بھر گیا آنکھون مین نقشہ یار کا

کیون کٹی حاسد نہ پڑھکر شعر — کاٹ ہے مصرعہ مین ہی تلوار کا

صدق ہی جی جان سی دلبستگی — ہی یہ عالم بندش اشعار کا

ہی ہی کا جلوہ عالم فریب — دشمن دل کافر دیدار کا

رنگ مضمون سی مین ہر غزل — خوشنما اک قطعہ ہی گلزار کا

دیکھکر اسکا فروغ اعدا جلے — نور مین دیکھا تماشا نار کا

جان و دل اسپر تصدق کیون نہون — ثمرہ ہی سرکار کی افکار کا

جسکو کہتا ہے زمانہ تاجور — پادشہ ہی کشور گفتار کا

سال طبع افسر لکھنؤ روی ادب
حبذا دیوان ہی یہ سرکار کا ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ ریختہ قلم اعجاز رقم ہر دلعزیز وہر خاطر انیس

محمد سلیمان خان عرف اچھی صاحب متخلص بہ نفیس منصرم تقریبات ریاست سلمہ اللہ تعالی

دیوان چھپا حضور کا ہین خیر خواہ شاد
روئین دو فور غم سے عدو پھوٹ پھوٹ کے

دیکھا تو کوئی طائر مضمون نہ جا سکا
شہباز فکر کی تری پنجہ سی چھوٹ کے

اب کیا ہوس کرینگی تماشای باغ کی
آنکھین مزی نظارۂ دیوان کی لوٹ کے

اچھی کہی ہین ایسی ہی اشعار میر و درد
لوگون نی سفت باندھی ہین طبع مار جھوٹ کے

یون جا بجا ہین جلوہ گر اشعار آبدار
بکھری ہون جیسی موتیونکی لڑین ٹوٹ کے

لکھو نفیس حسن عقیدت کی و سی سال
واللہ بھری ہین مزی کوٹ کوٹ کی

۱۳۱۵ھ

دیگر منہ سلمہ اللہ تعالی

یہ وہ دیوان چھپا سرکار عالیجاہ کا میری
سخنگوئی فدا ہی جسپہ صدقی خوش بیانی ہی

ہی بڑھکر پہلی دیوان سی کہین دو یہ سہ دیوان
دل آرا نقش اول سی بایہ نقش ثانی ہی

سُنی ہمنی ہزاروں شعر دیکہی سکڑوں دیوان
کسی مین فصاحت ہی نہ یہ شیرین بیانی ہے

بیچہی جاتی ہین سُنکر میر و سودا شعر اسکا
جو سچ پوچہو تو کچہہ اسکی انہوں نی قدر جانی ہے

کلامِ آبرو ہی پانی پانی رو برو اسکے
سزاوارِ ستایش طبعِ آقا کی روانی ہی

لُبہاتی ہی دلِ اہلِ محبت ہر غزل اسکی
نہیں ہی جوش مضمون یار کا جوشِ جوانی ہے

نفیس اچہی کہی تاریخ تمنی اسکی چہپنی کی
مرادِ دل مری آقا کا یہ دیوان ثانی ہی
۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ چکیدۂ خامۂ سحر طراز مرکز دائرۂ سخن سرائی منشی امیر احمد امیر مینائی اوستاد رئیس مرحوم رامپور سلمہ اللہ تعالیٰ

کیا پری ہی کلامِ شاہِ جہان
جسکو مل جائی وہ سلیمان ہو

شاہدِ طبع دائری کیطرح
گرد پہر سپہر کی اسکی قربان ہو

صفحہ صفحہ دکہا کی حسن اپنا
چرخِ معنی پہ ماہِ تابان ہو

نقطہ نقطہ تمام دیوان کا
مردمِ چشمِ حور و غلمان ہو

لفظ لفظ اس کلام شیرین کا
ذوق شاعر مین شیرۂ جان ہو

سطر سطر اسکی دلربائی کہ
کاکلِ پر چشم حسینان ہو

ہی سویدا ہی دل سوادِ کلام
سرمۂ دیدۂ غزالان ہو

نام تاج الکلام ہے اسکا
کیون نہ سرتاجِ ہر سخندان ہو

چار دانگِ سخن مین ہو شہرہ
ہر سخن آفرین ثناخوان ہو

بندشین ایسی صاف ہین کہ امیر
دیکھ لے آینہ تو حیران ہو

ہی یہ سرکار تاجور کا کلام
درۃ التاج تاجداران ہو

۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ از ثمرات افکار بلند خلیل سخنوران امتقدمۂ بخشش منشی محمد شاہ میر خان متخلص بہ عیش میر منشی ڈیوڑھی خاص سرکار عالیہ سلمہا اللہ تعالی

حضورِ تاجور شاہِ جہان فضلِ الٰہی ہی
شکوہ و شان و عظمت مین ہین شایانِ عالی موقع

ہی ادنی فیض یہ انکا دہن ہی درفشان اسکا
ہوی ہی جسکی انکی وصف بیجہ مین زبان ناطق

ہمیشہ جاہ و اقبال و حشم بڑہتا رہی انکا
رکھی دائم انہیں شادان و افشان حکمران خالق

کہا کیا خوب یہ دیوان انہیں شاہ معلی نے
یہ لاثانی و یکتا ہی نہایت وصف کی لائق

ہر اک شاعر ہی اسکی دیکھنی کی فکر مین ایسا
کہ شوقِ دید دلبر مین ہو جیسی ہجران عاشق

مضامین مجازی سی حقیقی عشق ہی ظاہر
وہی سمجھینگی قدر اسکی کہ جو ہین عاشقِ صادق

بحمد اللہ یہ اس درجہ کلام پاک و روشن ہے
سیاہی دل کی ہو زائل اگر دیکھی اسی فاسق

عجب باغ سخن ہی یہ کہ ہی جنت کی سیر اسمین
پری کیا ہی نہ حور و حور طلعت اسکی ہین شائق
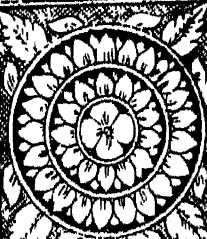
لکھا ہی اسکی سال طبع کا یہ عیش نے مصرع
یہ سنجیدہ کلام تاجور ہے نادر و فائق
۱۳۱۵ھ
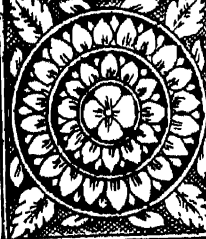
خاتمہ دیوان بلاغت نظام موسوم بہ تاج الکلام از جودت طبع فصاحت منبع ڈاکٹر عبد السلام سلمہ اللہ الملک العلام ملازم ریاست بہوپال

زلافِ حمد و نعت اولست خاکِ ادب خفتن
سجودی میتوان کردن درودی میتوان گفتن

امابعد تاج الکلام ایک چمنستان ہے جسمین مختلف رنگ کے پہول کہل کر اپنی اپنی بہار دکہار ہے ہین۔ اور طرح طرح کے خوشنما جلوون سے اہل تماشا کا دل لبہار ہے ہین۔ توبہ توبہ غلط سمجہا کہان چمنستان اور کہان یہ دیوان اوسکے پہولونکی بہار ناپایدار ہے۔ اسکے مضامین کی تازگی ہمیشہ بہار ہے الٰہی دیوان ہے یا سخنورون کا دین وایمان۔ جسکو دیکہو اسکا دلدادہ ہے۔ ہر شعر پر جان دینے کو آمادہ۔ شعر شعر تیغ دوپیکر ہے مصرعہ مصرعہ خنجر۔ لفظ لفظ چہری کٹاری پر طعنہ دیتا ہے حرف حرف دل مین چہبکر نشتر سے نوک کی لیتا ہے کلام الملک ملک الکلام کا مصداق ہے ہر غزل اسکی چاشنی بخش قلوب اہل مذاق ہے اہل بصیرت کی نظر مین آسمان سخن کا آفتاب ہے جسکے جلوہ سے عالم چشم و دل فیضیاب ہے اگر وہ مہوشان خورشید منظر جو ہر وقت اپنی ایڑی چوٹی پر حور و پری کو صدقے کرتے ہین اسکے مضامین کی دلفریبی پر نظر کرین جیتے جی انپر قربان ہون انکا دم بہرین

اور اگر پری رویان حور طلعت اسکے پیچ کے مضامین دیکھہ پائین تو اپنی کاکل پیچان کا پیچ و تاب بھول جائین ہر حرف کے دائرہ کو اپنے حلقہ چشم سرمگین پر ترجیح دین اور ہر نقطہ کو خال رخسارہ تابان سے بڑھ کر سمجھین پیاری بول چال دلفریب روزمرہ پر اپنی گلفشانیان تصدق کرین بندش اشعار جیسی ترکیب کے آگے اپنی چستی و ہوابندی طاق نسیان پر دہرین چمنستان روزگار مین اگر اسکے اشعار کی نواہای دلفریب سن پائین تو مرغان خوشنوا اپنی نواسنجی پر خود آوازے کسنے لگین اور گلستان جہان مین اگر گلہای رنگین ادا اسکی جلوہ فروشی کا مشاہدہ فرمائین تو اپنی جلوہ گری پر آپ ہنسنے لگین محفل حال و قال مین اگر اسکا کوئی شعر پڑھ دیا جائے تو صوفیون کی ہوحق کی صدا آسمان و زمین ایک کر دکھائے -

حضرت تاجور والا گہر کا کلام ہے تاج الکلام اسکا نہایت ہی موزون نام ہے ایک سخنوری کی کیا کائنات ہے ذات عالی مستجمع صفات ہے علم و ہنر مین

طاق جاہ و فر مین شہرۂ آفاق عدالت مین کسری سے بڑھ چڑھکر سخاوت مین حاتم
سے کوسون بیشتر عطا کوشی کو سرمایۂ ناز خطا پوشی مین بے انباز کوئی ایسی صفت
حسنہ نہین جو وجود باجود مین موجود نہین عبد السلام اب زیادہ تقریر کو طول نہ دو ہاتھ
اوٹھا کر جناب احدیت مین دعا کرو کہ الٰہی جبتک زمین پر مردم کا وجود اور آسمان پر
انجم کی نمود ہے حضور سرکار سخاوت شعار بازدیاد جاہ و اقبال ہمیشہ سلامت رہین
بہی خواہ اونکے سزاوار تحسین و آفرین اور بدسگال مستحق نفرین و ملامت ٥

جبتک جہان کا نام ہی شاہ جہان رہے
یارب ہمیشہ پشت پناہ جہان رہے

قطعۂ تاریخ طبع دیوان منہ سلمہ اللہ تعالی

دلچسپ ہی وہ حضرت سرکار کا دیوان
حیران ہون جسی دیکھہ کی سحبان فرزدق

تاریخ کوئی طبع کی پوچھی تو مین کہہ دون
دیوان ہی یہ شاہ جہان سخن الحق

۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ ریختۂ قالب طبع فصاحت منبع بزم آرای خوشن بیانی

منشی سید جمیل احمد جمیل سہسوانی منشی روبکاری سرکار عالیہ سلمہ اللہ تعالے

جب چہپا سرکار کا میری یہ دیوان دوم
دل ہر اک شاعر کا بول اوٹہا مری جان ہی ہی

پیشتر بیٹا کا مقولہ ہی زبان حال سے
مثل جسکا آجتک دیکہا نہیں یہ جان ہی ہی

سحر کس گنتی مین ہی اعجاز کہنا چاہیئے
ہی یہی اسکی مناسب اسکی شایان ہی یہی

ہی یہی تہی جسکی پڑہنے کی زبان کو آرزو
جسکے نظارہ کا تہا آنکہون کو ارمان ہی یہی

سکہ بیٹہا ہی دل عالم پر اس دیوان کا
کیون نسمجہون ملک معنی کا سلیمان ہی یہی

کیا عجب مشہور ہون دیوانی اس دیوانکی ہم
دل مین گر ہنگامہ آرا شوق پنہان ہی یہی

ہی کلام حضرت شاہ جہان شاہ کلام
خوب سمجہی بات ای طبع سخندان ہی یہی

مصرعہ تاریخ اسکی طبع کا پڑہ دو جمیل
اک جہان مین جسکی شہرت ہی وہ دیوان ہی یہی

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ تراویدہ قلم فصاحت رقم صاحب طبع رسا مولوی حافظ

سید عبد الحفیظ متخلص بہ نشتر مہتمم مساجد ریاست سلمہ اللہ اکبر

خوبیان جو اسمین ہین نشتر وہ کس دیونمین ہین
کیون نہو سبکو پسندیدہ کلامِ تاجور

ہر غزل ہر شعر ہر مصرع ہی عطرِ شاعری
کیا کہون ہی کونسا چیدہ کلامِ تاجور

بھر دیا ہی کوٹ کر از بسکہ لطفِ شاعری
ہین سخنور سُنکے گرویدہ کلامِ تاجور

طبعِ دیوان کی مجھی تاریخ بھی اچھی ملی
قدر کے قابل ہی سنجیدہ کلامِ تاجور

۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ از تراوشہای قلم ندرت رقم سخنور باتمیز منشی محمد عبد الغنی متخلص بہ عزیز نائب میر منشی ڈیوڑہی خاص سرکار عالیہ سلمہ اللہ تعالی

شہِ تاجور یعنی شاہِ جہان ہے
جہان مین بفضلِ خدا فخرِ شاہان

عدالت مین بے مثل نصفت مین یکتا
سخاوت مین بر ہمزنِ قلزم و کان

زمانی کو ذات اوسکی نازش کا باعث
زبانون پہ وصف اوسکی بیحد و پایان

کرم اوسکا عالم کو فصلِ بہاری
عطا اوسکی آفاق مین جوشِ باران

یہ نظم و نسق اوسکی کشور مین دیکھا | کہ ہین اہرن ہرونکی نگہبان

یہ ہی اوسکی نصفت کا عالم کہ ہرگز | نہین جور گردون سی بہی کوئی نالان

فروغ رخ رای روشن سی اوسکے | چہپے حجلۂ ابر مین مہر تابان

وہ اک لمحہ مین کہول دیتی لاکہہ عقدے | اوسے اسقدر حل دشوار آسان

بلند اوسکا آوازۂ معدلت ہے | فلک تاب کیا جو کری خم ن ارمان

جسی دیکھیے دل سی اوسکا دعاگو | جہان جائیے لوگ اوسکی ثناخوان

خزان دیدہ تہا باغ ہر علم و فن کا | ہوا اسعی سی اوسکی شاداب و خندان

مسیحائی کی قدردانی نی اوسکی | کمال ہنر ورنہ تہا جسم بیجان

فزون عہد مین اوسکی رتبہ سخن کا | سخن سنج اوسکی زمانہ مین نازان

کری کیون نہ قدر سخن وہ کہ خود ہی | بفضل الہی سخنگو سخندان

لکہا دوسر اب یہ دیوان ایسا | کہ گر لاجواب اسکو کہیی تو شایان

سلاست لطافت بہم اسمین توام ‏ بلاغت فصاحت سے دست و گریبان

سخن سنج سو دل سے مشتاق اسکے ‏ سخن فہم سو جان سے اسکی خواہان

یہ ظاہر ہے الفاظ رنگین سے گویا ‏ جڑے ہین بہم لعل و یاقوت و مرجان

ہر اک چلبلا شعر ناخن بدل زن ‏ کہ بیچین ہو جسکی سننے سے انسان

شگفتہ وہ گلہای اشعار رنگین ‏ کہ جنسے ہر اک صفحہ رشک گلستان

کٹین کیون نہ دلمین کہ ہر مصرع اسکا ‏ حسودان بدبین کو ہے تیغ بران

زمین ہمسر آسمان ہو سکے کب ‏ یہ عالی مضامین کی اور کیوان

عزیزا اسکی چھپنے کی تاریخ لکھ دو ‏ یہ دیوان ثانی ہے بیمثل دیوان

سنہ ۱۳۱۵ھ

دیگر منشلمہ اللہ تعالی

خوب ہی لکھا یہ دیوان بے نظیر و لاجواب ‏ خامۂ فکر بلند تاجور صد مرحبا

جو کچھ اسکی وصف خوبی مین رقم کیجے وہ کم ‏ جو کچھ اسکی دلفریبی کی صفت کیجے بجا

یہ وہ ہی گنجینۂ گوہر کہ مثل اسکا نہین
انگھہ سی دیکھا کسی نی اور نہ کانونسی سنا

یہ وہ گلشن ہی کہ جسکی سیر اہلِ دید کو
غمزدا اندوہ فرسا دلکشا فرحت فزا

طبع کی تاریخ لکھو بادلِ شادای عزیز
تاجور کا دوسرا دیوان عجب نادر چھپا
سنہ ۱۳۱۵ھ

دیگر منہ سلمہ اللہ تعالی در سال شروع طبع دیوان

شاہ جہان تاجور دیوان کو تری دیکھکر
ثابت ہوا قرطاس پر تیرا قلم گلریز ہے

جسنے اسے کچھہ بھی پڑھا بس جدبن آگیا
مضمون ہر اک شعر کا کتنا طرب انگیز ہی

فہم سخن جنکو ملی اونسی ذرا پوچھی کوئی
ہر بیت اس دیوان کی کیسی معانی خیز ہے

اشعار پڑھکر دمبدم چاٹین لبون کو کیون نہ ہم
گفتار شیرین یکقلم شہد و شکر آمیز ہے

تیرا عزیز یدحگر نازان ہی اس تاریخ پر
تاج الکلام تاجور دلچسپ و دل آویز ہی
سنہ ۱۳۱۴ھ

قطعۂ تاریخ از نتائج افکار مور دمراحم صمد حافظ سید محمد کبیل احمد

فرزند منشی سید جمیل احمد سلمہ اللہ الاحد

تاج الکلام دل کا طرب ہی نظر کا نور
جلوی ہین اسکی قابلِ تحسین نئی نئی

دیکھو کہلے ہوی چمن ہر ورق یہ ہین
کیا کیا گلِ معانیِ رنگین نئے نئے

الفاظ لائین اسکی ستایش کو ڈھونڈھکر
سودا و میر و مومن و تسکین نئے نئے

رنگِ بہار تازہ مضامین کو دیکھ کر
کہائینگی داغ حاسدِ بدبین نئے نئے

مضمون انوکہی نکلی ہین کلکِ حضور سے
لایا ہے صید کرکے یہ شاہین ہی نئے

لکھا سالِ طبع اسکا زروی دلِ وکیل
واللہ کیا لکھے ہین مضامین نئی نئے
۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ برآمدۂ معدن طبع مستقیم سید محمد عبد السلیم متخلص بہ تسلیم بخشی ڈیوڑہی خاص حضور سرکار عالیہ سلمہا اللہ تعالیٰ

جناب تاجور سرکار ذی جاہ
سکندر عظمت و دارا عزیمت

درخشان اختر چرخ معالی — همایون گوهر دریای عزت

ز عدلش کو بکو آوازهٔ امن — ز لطفش سو بسو سامان عشرت

بنعمت خانهٔ جودش چو حاتم — هزاران اند مهمان سخاوت

بدورش معدلتکاری بود رسم — بعهدش ظالم آزاری است عادت

چه دیوان مرتسم از فکر زرپرور — که فکر دیگران در باخت طاقت

بنام ایزد عجب سرپنجهٔ فکر — تعالی الله زهی بازوی قدرت

سلیم از سال طبع او چو پرسند
بگو دستور دلهای فصاحت

قطعهٔ تاریخ از مورد مراحم رب رحیم محمد عبد العلیم سلمه الله تعالی

طبع سرکار کا ہوا دیوان — شادمان ہی ہر ایک باہر فن

وہ مضامین کا جم رہا ہی رنگ
جن پہ قربان ہی بہارِ چمن

یہ وہ دیوان ہی صفت مین جسکی
شاعرونکی زبان سے ہے الکن

فکرا گر سال طبع کی ہی علیم
کہو دیوان نہین ہی تاج سخن
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ خوشمقالی ذہن سلیم سید محمد عبد الحکیم سلمہ اللہ تعالی

شہ تاجور کا یہ دیوان ہے
ہی ہر شعر اسکا دلا بی نظیر

یہی اسکی لائق ہی شایان یہی
کہو لاجواب اسکو یا بی نظیر

کہا جسنے دیکھا اسی اک نظر
یہ دیوان ہی نام خدا بی نظیر

لکھو طبع کا سال عبد الحکیم
چھپا ہی یہ دیوان کیا بی نظیر
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ از شاعر شیوا زبان محمد صفدر علیخان متخلص بہ صفدر نائب مہتمم باغات رولکاری سلمہ اللہ تعالی

لکھا یہ حضرتِ سرکار نی عجب دیوان
کہ جتنی کیجیی تعریف اسکی زیبا ہی

سحابِ فیض ہی فکرِ بلند آقا کی
کلامِ جوش مضامین سی موجِ دریا ہی

ہی اس کلام کی کچھ ایسی دلفریب ادا
کہ اک زمانہ دل و جان سی اسکا شیدا ہے

ادا نئی ہی نیا رنگ ہی مضامین کا
نرالی لفظ ہین بندش کا طرز انوکہا ہے

طلسم کا ہی تماشا نظارۂ دیوان
کہ ہی کوئی متحیر کسی کو سکتا ہی

اثر ہی حرفون مین کیا اسکی نشۂ می کا
ہین مست اہل تماشا عجب تماشا ہی

یہ شعر ہین کہ فصاحت کی پہول پہولی ہین
ہی باغِ نظم کہ دیوان تاجور کا ہے

عجب زبان ہی شیرین ہی کی مضمون ہین
پڑہو جو اسکو تو بس لب سی لب چمٹتا ہی

دل اسکا بہرتا ہی ہم جان و دل سی ہی باقرن
زمانہ بہر کا یہ دیوان غرض چہیتا ہی

نظر جب اسپہ پڑی کہل گئی کلی دل کی
یہ شاعرون کا مگر گلشنِ تمنا ہے

بڑہی ہی قدر یہ اسکی کہ کہتی ہین شاعر
جو نقد جان کی عوض بہی ملی تو سستا ہی

جو دیکہی اسکی پری جلوی چلبلی اشعار
کہا ہر ایک نی اندر کا یہ اکہاڑا ہے

نظر فریب حروف اسکی دیکھنے کی ساتھہ | کہا نظر نی بس اپنا یہین پہ ڈیرا ہی
کلامِ شہ کو مین کیونکر کہون نہ تاجِ سخن | کہ آج ملکِ سخن مین اوسی کا ڈنکا ہی
لکھی یہ خامۂ صفدر نی طبع کی تاریخ | کہ ہمیشال یہ دیوان تاجور کا ہے
۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ ثمرۂ افکار لطیف محمد عبد اللطیف خان متخلص
بہ لطیف سلمہ اللہ تعالی

چھپ گیا دیوان مری سرکار عالیجاہ کا | کس زبان سی ہو ادا شکر خداوند جلیل
طبع کی تاریخ اسکی عرض کرتا ہون لطیف | واقعی دیوان شاہِ تاجور ہی بیعدیل
۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ طبعزاد سخنور خوش استعداد جوان بخت متخلص بہ شاد
نائب مہتمم کارخانجات ریاست سلمہ اللہ تعالی

تاجور نی دوسرا دیوان کہا ایسا عجیب | جسکی ہر ہر لفظ رنگین پر فدا جانِ بہار
ہی بجا تاجِ الکلام اوسکو کہین گر اہلِ عقل | صاحبِ دیوان ہی تاج الہند شاہِ نامدار

یہ فصاحت یہ بلاغت یہ دلابندی ہو جب — کیون نہ ہر اہلِ سخن اوسپر کری دل کو نثار
مجھہ سی پوچھا دل نی جو ہی شاد انکا سالِ طبع — کہدیا مین نی کلامِ خوب شاہِ باوقار
۱۳۱۵ھ

دیگر

سرکار کا دیوان ہی یا ہی پریخانہ کوئی — مفتون ہین سب خرد و کلان حسنِ مضامین دیکھکر
ای شاد سالِ طبع کا اسکی یہ مصرعہ تم لکھو — مطبوع ہی یا زیب ہی تاجِ کلامِ تاجور
۱۳۱۵

قطعہ تاریخ از خوش فکری ہای سخنور باگیاست حکیم سہم مہتمم سررشتہ ذبائح ریاست سلمہ اللہ تعالی

چھپا میری آقا کا دیوان خوب — پری دیکھکر جسکو حیران ہی
کوئی ایسا دنیا مین پیارا کلام — بتا دی کہ مقبول و باشان ہے
مضامینِ دلکش کی جلوی غضب ہین — حسینوںکی بھی جان قربان ہی
عجب بانکپن ہی کہ ہر شعر و فرد — سخن سنج کی جان ہی شان ہی

نکل آئی تاریخ بھی لاجواب | خدا کا بہت شکر و احسان ہے
حضوری مین برہم کرو عرض تم | کہ ای تاجور خوب دیوان ہے

دیگر منہ

اسد اسد کیا پری نکلا کلام | اڑ چلا ہی شاعرون کا جس سے نام
تاجور تاج سر ہر ذی ہنر | جسکی در کا ایک سحبان ہی غلام
فرد ہی بیمثل ہی مقبول ہے | یہ سخن یہ شعر گوئے یہ کلام
موہنی ہی شعر مین جو بات ہی | ہو گیا جادوگری کا اختتام
زلف و رخ کی تذکری اسد ری | صبح سی گویا گلی ملتی ہی شام
دیکھتی ہی رہ گئی پہنسکر نگاہ | کالی سطرون سی بچہا رکہا ہی دام
پیاری پیاری لفظ پیاری بندشین | رنگ مین ڈوبا ہوا دیوان تمام
ذکر ابرو ہی کہ خنجر ہے کہچا | عرصۂ قرطاس ہی قتل عام

داستانین گرم حسن و عشق کی | عاشق و معشوق جیسی ہمکلام
جب مرتب یہ ہوئی دلکش کتاب | داغ کہا کر یہ گیا ماہِ تمام
مصرعۂ ترتیب بر ہم یہ لکھو | سب کو اک سرتاج ہی تاج الکلام

سنہ ۱۳۱۴ھ

قطعۂ تاریخ از ولولہ ہای طبیعت پر لطافت ملا عبد الحسین مہتمم اصراف و بکاری متخلص بلذت سلمہ اللہ تعالی

سرکار کی بدولت مدت سی تہا محل مین | چرچا ہر ایک جا پر کچہہ شعر و شاعری کا
تہین خود بہی شعر کہتین اور جتنی تہین محلین | گویا کہ مشغلہ تہا وان پر یہ ہر کسی کا
سرکار کا جو دیوان پورا ہوا تو باجی | پڑہنی کو شعر اوسکی للچایا جی سبہی کا
وان دیر حکم کی تہی چہپنی لگا وہ دیوان | تاریخ لایا لکہکر جی چاہا جس کسی کا
میری بہی سوچ دل مین بہید ہوا جو اسکا | تاریخ لکہہ کی ارمان اپنی نکالون جی کا
اس فکر مین جو نکلے سیدہے گئی چمن کو | غنچی چٹک رہے تہی دل خوش تہا ہر کلی کا

جھرمٹ تھا بلبلوں کا اک پیڑ پر چمن کے
دیکھا جو جا کی مین نی چرچا تھا اون اسی کا

بلبل کی لب سے لذت تاریخ سُن کے آئی
دیوان تاجور بھی ہی سحر سامری کا

۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ از معدن خوش گفتاری ملا عبد العلی نائب مہتمم اصراف روبکاری سلمہ الباری

حضرت سرکار نی دیوان لکھا
بیمثال و لاجواب و مختصر

مصرعۂ تاریخ لکھہ عبد العلی
چیدہ لاثانی کلامِ تاجور

۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ از نتائج طبع وقاد شمشاد علی شمشاد داماد ملا عبد الحسین مہتمم اصراف روبکاری سلمہ اللہ تعالے

حضورِ تاجور شاہِ جہاں نے
لکھا دیوان فصیح و پر بلاغت

کہا شمشاد نی مصراع تاریخ
طلسمِ ہستی مہر و محبت

۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ طبع زاد معدن فہم و ذکا حکیم محمد فضل اللہ متخلص بہ شفا

فرزندِ حکیم محمد عماد الحسن طبیب ملازم ڈیوڑھی خاص سلمہ اللہ تعالیٰ

کیا دیوان مرتب وہ اہ کیا سرکارِ عالی نے — کہ دیکھا دیدۂ افلاک نے بھی ایسا کم دیوان

بہارستانِ خوبی ہے نگارستانِ مانی ہے — بنا گلدستۂ باغِ فصاحت یکقلم دیوان

تماشا ہو الٰہی جس گھڑی دیوانِ شاہی مین — پڑھین صلِ علیٰ خیلِ ملائک اور ہم دیوان

شفا تحریر سالِ طبع سے کر عنبر افشانی — لکھا شاہِ جہان بیگم نے یہ مشکین رقم دیوان

۱۳۱۵ھ

دیگر

تاجور یعنی خدیوِ کشورِ بھوپال کا — ہفت اقلیمِ سخن مین اندنون جسکا ڈنکا

وہ لکھا دیوان کہ ہر اک شعر جسکا لاجواب — وہ لکھا دیوان کہ ہر اک لفظ جسکا پُرضیا

حبذا دیوان کہ گلزارِ فصاحت کی بہار — حبذا دیوان کہ رخسارِ بلاغت کی صفا

چھپ گیا دیوان کہ بیٹھا نقش خوبی خلق مین — چھپ گیا دیوان کہ ملکِ نظم مین سکہ جما

گوہرِ تاریخ لایا ہے شفا بہرِ نثار — تاجدارِ تاجِ معنی کا کلام بے بہا

۱۳۱۵ھ

دیگر

کیا ہی دیوان حضور نی لکھا — دُرِ معنی سے ہے جسکا ہر نکتا

حبّذا آبداری مضمون — ایک کوزہ مین بھر دیا دریا

کیون چمکتی ہوئی نہ شعر مین — ذہن عالی ہی نور کا سانچا

لکھہ شفا سال اجتماعِ کلام — خوب دیوانِ تاجور ہی چھپا

سنہ ۱۳۱۵ھ

دیگر

حضورِ شاہِ جہان ہین رئیسہ بھوپال — جہان مین اونکی عطا و سخا کا چرچا ہی

فقیر دوست رعیت نواز ظالم کُش — ہر ایک شہر مین اونکی ثنا کا شُہرا ہی

سکون و حلم و وقار و تحشم و تسکین — کمال فخر سی ان سبکو اونپہ تکیا ہی

کیا فراہم اونہون نی نسخۂ دیوان — عجب کلام ہی جس سی کمال پیدا ہے

شفا نی مصرعِ تاریخ لاجواب لکھا — کلامِ تاجور اک سلکِ دُرِ سرا پا ہے

سنہ ۱۳۱۵ھ

دیگر

تاجورنی جو یہ دیوان دل افروز لکھا | نام باقی نہ رہا کلکِ ادب مین نم کا
واہ کیا نسخہ پُر نور ہوا ہی مطبوع | اور ہی رنگ ہے اب شہرتِ عالم کا
پرتو افگن ہی شعاعون سی جہان مین ہر سو | اُفقِ طبع سی کیا نیّرِ اعظم چمکا
شور برپا ہی ہر اک سمت مین ماشاء اللہ | آفرینِ ملک و غلغلۂ ہیجم کا
لکھ شفا خوبیٔ دیوان کی صفت مین تاریخ | اللہ اللہ یہ سخن شاہ جہان بیگم کا

۱۳۱۵ھ

دیگر

جنابِ شاہ جہان بیگم اوستادِ سخن | ز طبع داد چہ دیوان بہ طبعِ دل آویز
ہزار گنجِ معانی برون دہد بنظر | زمینِ شعر شد از آب و تاب او زرخیز
چہ شہسوار فصاحت کہ یک جہان طی کرد | ہمین کہ ساختہ شبدیز خامہ را مہمیز
نوشت مصرعۂ تاریخ سال کلکِ شفا | کلامِ شاہ جہان بیگم است سحر آمیز

۱۳۱۵ھ

دیگر

حضور شاہ جہان بیگم ارمغان سخن
قبول کرد و بیفزود عز و شان سخن

نگار بست و بدیوان ملقبش فرمود
فرود تازہ بہاری ببوستان سخن

چہ نو بہار کہ شیداش معنی رنگین
چہ بوستان کہ شدش عندلیب جان سخن

کلام تاجور افلاک است تاج شرف
رسید تا بکجا از کجا مکان سخن

زہی مؤلف دیوان کہ ساخت قالب شعر
زہی خدای سخن کافرید جان سخن

شفا بجوان زادب سر فگندہ تاریخش
کلام شاہ جہان مالک جہان سخن

۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ طبع از منشی امداد علی امداد خوشنویس ملازم مدرسہ سلیمانیہ سلمہ اللہ تعالی

ہر شعر اپنی خوبی و حسن میں بہار ہے
گلہای بوستان مضامین کا ہی چمن

موزون ہر ایک مصرعہ ہی مانند سرو باغ
ہر حرف اوسکا سنبل و ریحان و یاسمن

امداد تو بھی مصرعۂ تاریخ کر رقم

دیوانِ تاجورِ عجب شہ انجمن

۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ از لیاقت حمیتی سجاد علی ولد منشی احمد علی سلمہ اللہ تعالیٰ

شاہِ جہان خدیوِ فلک قدر و جاہ نے
دیوان تازہ لکھا ہے نایاب و بے بدل

سجاد نے جو فکر کی تاریخ طبع کی
ہاتف نے دی صدا سخنِ پاک بے مثل

۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد ملا خان بہائی افسر تخلص مقیم بمبئی

شاہِ جہان فریدِ زمان و وحیدِ عصر
عالی وقار و بحرِ سخا و نکو سیر

دُرِ محیطِ نظم و گلِ گلشنِ سخن
خورشیدِ علم و ماہِ شرف اخترِ ہنر

دیوان اندنوں وہ کیا شاہ نے ہے نظم
جو ہو گیا تمام دواوین کا تاجِ سر

اشعار ہیں کہ سلک دُرِ آبدار ہیں
لفظیں ہیں یا رکھی ہوئی کاغذ پہ ہیں گہر

بندش ہر ایک چست مضامین سب درست
کیا کیا رعایتیں ہیں برابر مقام پر

کس نحو سی ہی صرف کیا اپنی فہم کو | ہر مبتدا کے ساتھہ ہی مل جاتی ہی خبر
شاہوں کا ہی کلام کلاموں کا بادشاہ | تعریف کس طرح سی کرے پھر کوئی بشر
تاریخ کا خیال ہوا مجھکو جس گھڑی | کہنے لگا یہ تب دلِ آگاہ سر بسر
افسر بصد خوشی یہی کہہ سب سی ملا | کیا آج بے مثال ہے دیوانِ تاجور

۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ از معدن طبیعت سراپا جودت سخنور زبان آور غلام حسین متخلص بہ جوہر

شاہِ جہان رئیسہ گردون سریر ہے | مدحت طراز اوسکا ہوں شکرِ قدیر ہے
دیندار نامدار فلک قدر تاجور | شیدای نام پاک رسولِ قدیر ہے
ہی اسم بامسمی طبیعت سی ہی عیاں | صاحبقرانِ ثانی کی اعلیٰ نظیر ہے
مدِ نظر ہی پرورشِ خلق صبح و شام | تعمیر کا جو شوق زبس دلپذیر ہے
ایسی قصور عالیہ فرمائی ہین بنا | حیرت میں جنکو دیکھہ کی خود چرخِ پیر ہے

رفعت مین زیب و منزلت و عز و جاہ مین | اس طرح شانِ منزلِ عالی خطیر ہے

جیسی جہان مین ساری یکسانِ خلق ہے | اعلیٰ مقام حضرتِ گردون سریر ہے

دنیا مین بی نظیر کی ممکن نہین نظیر | اپنی کمال مین وہی اپنا نظیر ہے

مسجد قریبِ قصر جو بنی مثل ہی یہی | بیت الحرام چرخ کی عمدہ نظیر ہے

محبوس رنج و غم ہی جو اس در سی دور ہے | آزاد ہی جو دامِ کرم کا اسیر ہے

ہندوستان کیسا عرب اور عجم مین آج | بتلا دی ای فلک کوئی ایسا امیر ہے

ہر ایک پاشکستۂ آفاتِ دہر کا | کون اس فلک حشم کی سوا دستگیر ہے

دستِ عطا شمیم دمِ فیض و نوال جو | بحر روان کبھی کبھی ابرِ مطیر ہے

خوشبوی عطر خلق حسن کی حضور مین | بیقدر بوی عنبر و مشک و عبیر ہے

نیک و بدِ زمانہ عیان ذرہ ذرہ ہے | مہرِ منیر آپ کی روشن ضمیر ہے

نوشیروانہ عدل کی توصیف کیا لکھون | روشن جہان مین صورتِ مہرِ منیر ہے

تقوی و زہد و ورع مین ذکر الٰہ مین | ثانی رابعہ یہ بنام قدیر ہے
ہر فن مین ہر کمال مین ہر ایک علم مین | حضرت سی مستفید فلک کا دبیر ہے
جھڑتی ہین پھول وقت تکلم زبان سے | باغ بیان آپ کا جنت نظیر ہے
دیوان دو یہی بخدا ایسا لکھا ہی | جسکا جواب ہی نہ جہان مین نظیر ہی
مضمون اچھوتی شعر انکی ہین طرز عجیب | ہر تازہ بات حور کی دل کی ضمیر ہے
دیوان تاجور کی جو تاریخ کی ہی فکر | جو ہر یہ کہہ دی تو سخن بی نظیر ہے

۱۸۹۷ء

قطعہ تاریخ طبعزاد امین الفصاحۃ ناطق الملک سید الشعرا امیر معین حسین صفی امروہی مقیم آگرہ

لنشا ھجھا ننا شعر مصقٌی | کمرآة القلوب الاولیاء
کمسك فی التضوع والشمیم | کدر فی التلألؤ والضیاء
لقد مالت الی تدوین دیوا | نها وهو الغنی عن الثناء

کتابٌ صنفته لینفع الناس — رئیستنا الشهیرة بالسّخاء
کتاب تستنیر به العیون — کعین الشمس ضاءت فی السّماء
کتاب تستریح به النفوس — کمسرور بانجاح الرّجاء
وما للوضع فوق الرّأس اولیٰ — فذا تاج الکلام بلا امتراء
صفی اطلب التاریخ عنّی — فقل حرز بدا للبلغاء
سنہ ۱۳۱۵ھ

ولہ

سپهدار بهوپال شاہِ جہان — گزین تاجور ملجأ خاص و عام
کہ ماهش بفرمان و مهرش بکار — رسیش کنیز و زمانش غلام
بمیزانِ دیوان گهر سنج شد — کہ خوانند تاج الکلامش بنام
مضامین درخشندہ چون زرّ ناب — معانی فروزندہ چون سیم خام
بتاریخ این دولتِ شائگان — بگو وہ چہ ترصیع تاج الکلام
سنہ ۱۳۱۵ھ

ولہ

دیوان ہی یہ کس سخن خدا کا | دو ن زینتِ سال کیا مین اسکو
ہوتی جو نہ مُہرِ لب شریعت | کہتا — سخن خدا — مین اسکو

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد محمد قادر علیخان قادر ولد احمد خان صوفی مرحوم مہتمم مطبع مفید عام آگرہ و متوسل ریاست بھوپال

حضرتِ شاہِ جہان کی ذات ہی | بی نظیر و بعدیل و بیمال
کیا کریمی ہے کہ اونکا دستِ جود | کردی مفلس کو توانگر بی سوال
زائد از طاقت نہین بارِ خراج | ہی رعایا سب کی سب آسودہ حال
گو ہین سب ارکانِ دولت کاردان | خود امورِ مملکت کی دیکھبھال
سب ہین تابع جو کہا وہ ہوگیا | کون کرسکتا ہے اوسمین قیل و قال
ہر طرف ہی ملک مین امن و امان | گرگ سی بکری کا بیکا ہو نہ بال

دیتے ہین راحت ضعیفون کو قوی / شیر کے پہلو مین سوتے ہین شغال
باز دلداری زغن کی کرتے ہین / باشہ صعوہ کو ستائے کیا مجال
نالۂ بلبل اگر سنکر ہنسے / دے صبا گل کو سزای گوشمال
یہ دعا دیتے ہین سب سرکار کو / ہو زیادہ عمر و جاہ و ملک و مال
ناطقہ ہی گنگ اونکی مدح مین / ہی سیاہی مین زبانِ خامہ لال
سیکڑون گذری ہین شاعر ہند مین / ایک بھی ایسا نہ تھا شیرین مقال
دیکھہ لو سرکار کا تاج الکلام / یہ فصاحت یہ بلاغت ہے محال
ہو بشارت ای زمینِ ملکِ ہند / ہو مبارک ای سپہرِ کہنہ سال
اندنون تیار وہ دیوان ہوا / جسکے ہین مشتاق سب اہلِ کمال
شعر کی یہ نور سے کہے گا زمین / ہی یہ ایسا آفتابِ لازوال
ایک مصرع کا نہ ہمسر ہو سکا / منہ ذرا ڈالے گریبان مین ہلال

اس مین غزلین ایسی وجد انگیز ہین	مثل صوفی سب کو آجاتا ہی حال
میر و مرزا کے جو دفتر دیکھیے	اون مین بھی ہین ایسی نکتے خال خال
ناسخ و آتش ہون یا آباد و رند	کس نی پائی ہی بھلا یہ بول چال
تربتِ حافظ سے آتی ہی صدا	معجز است این شعر یا سحرِ حلال

قادر اب تاریخ کا مصرعہ سنو
تاجور کا ہے یہ دیوان بی مثال

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ طبع زاد محمد ناصر علیخان ناصر ولد احمد خان صوفی مرحوم

شاہِ جہان وہ فیض رسان تیری ذات ہے	جو چاہا جسنے وہ تری دربار سے ملا
نکلا ہوا ہی خلق مین حاتم کا صرف نام	ورنہ سخی زیادہ ہی اوس سی ترا گدا
شہرت ہی تیری عدل کی سارے جہان مین	ممکن نہین ستائے کسی کو کوئی زرا
ہر شہر و ہر دیار مین تیری ہین مدح خوان	محروم تیری فیض سے کوئی نہین رہا

اللہ تجھکو رکھی سلامت ہزار سال
سب صدق دل سی دیتی ہین یہ دعا

دشمن جو تیری ہین وہ ہمیشہ ہون پائمال
سب دوستون کو شاد رکھی یہ دوسرا

تشبیہ اسکی قند مکرر سی ٹھیک ہے
دیوان دوسرا جو ہی سرکار نے لکھا

مضمون شعر سی تری پائی ہی چمک
شمس و قمر مین ورنہ کہان ایسی تہی ضیا

اترائی پھرتی ہی جو یہ دیوان کو دیکھ کر
بتلائی تو نسیم اسی ہو گیا ہے کیا

بلبل کو ہوش ہی نہ گلستان کا کچھ خیال
کیا اُسکو اسکی سیر نے بیخود بنا دیا

شاید خرامِ ناز کے مضمون اُڑا لیے
اٹکھیلیون سی باغ مین چلتی تہی کب صبا

سب نامور اساتذہ اسپر ہین متفق
ایسے سخن سی کان نہ ابتک تہے آشنا

اہلِ زمین ہی نہین کرتے ستائشین
کہتے ہین آسمان پہ ملائک بہی مرحبا

ہی کونسی غزل جو نہین اسمین انتخاب
بڑھکر ہی ایک ایک سی شعر اسمین بیبہا

اب کیا ہوئین مسیح کی معجز بیانیان
قم قم کا اونکے غلغلہ بہی چند روزہ تہا

سرِ تاج کیون نہو یہ سخن تاجور کا ہی　　تاج الکلام نام بہت خوب ہی رکھا

مضمون وہ ہین جنکی نشیب و فراز مین　　نازان جو آسمان و زمین ہون تو ہی بجا

دیوان تاجور کا ہی تاج الکلام ہے　　رکھین سخنور اسکو جو سر پر تو ہی بجا

سارا سخن ہی لائقِ تحسین و آفرین　　ہر شعر پر دہن سی نکلتی ہے مرحبا

ڈوبی ہوی ہی رنگ مین ہر گلفشان غزل　　جو صفحہ دیکھو تختہ ہی وہ لالہ زار کا

یارب یہ شاعری ہی کہ اعجازِ عیسوی　　مردہ بھی جی اوٹھے وہ مضامین ہین جانفزا

شکر شکن تھی وہ بھی مگر یہ مزہ کہان　　دیکھا ہوا ہی سب سخنِ میر و میرزا

معنی ہزار اسکی ہین ایک ایک لفظ مین　　سچ پوچھیی تو کوزہ مین دریا کو ہی بھرا

بندش غضب ہی شوخیِ مضمون عجیب ہے　　ہر شعر مین تناون مین کیا کیا جدا جدا

کیا خوب ہین جو اسمین لکھی ہین پہیلیان　　اور لطف یہ کہ ساتھ ہی بوجھن بھی ہی لکھا

ہر شعر ایک کانِ فصاحت ہی بیگمان　　ہر نکتہ مین ہی مہرِ منور کی سی ضیا

جو بات دیکھی وہ نرالی کلام مین | مضمون اگر جدا ہی تو بندش بھی ہی جدا

کی جستجو تمام زمانے مین پر کہین | ہمپایہ اسکا پایا نہ دیوان دوسرا

نکلا جو طبع ہو کی یہ دیوان آبدار | دریا بہا جہان مین فصاحت کا جابجا

کیا پوچھتے ہو اسکی چھپائی کا حال ہے | آنکھون مین نور آتا ہے ایسی ہی با صفا

ناصر نے بہر سال یہ مصرع کیا رقم

شاہ جہان کا آج مقدس سخن چھپا

۱۳۱۱ھ

ولہ

ہوا ہے کیا پری دیوان تیار | کہ دیوانہ ہی دل اہل نظر کا

جو یہ رنگین سخن ہو سایہ افگن | شرف کانٹون کو دی گلہائے تر کا

اب اہل ذوق کو معلوم ہوگا | مزا نخل فصاحت کی ثمر کا

مضامین ساری اعلی بندشین چست | سخن دیکھا نہ ایسی کر و فر کا

فدا ہر شعر پر ہین دُرّ و دُرّی | اسی کہتی ہین بس جلوہ ہنر کا
ضیا ہی لفظ و معنی سی ہی سبکو | گمان اوراق پر شمس و قمر کا
کری دعوای تصنیف اسکی گر | بھلا یہ حوصلہ ہی کس بشر کا
بس اب کل شاعرونکی بندشونپر | گمان ہوگا حسینون کی کمر کا
کہی ایسی چمکتے شعر کیا مُنہ | کوئی خاور کا ہو یا یا ختر کا

شہ بھوپال کا دیوان ہی ناصر
کہو تاریخ دفتر تاجور کا
۱۳۱۵ھ

قطعۂ تاریخ طبع نتیجۂ فکر منشی مظفر حسین مظفر خوشنویس کاتب دیوان

ہذا اسلمہ اللہ تعالی

کیون نہ یہ دیوان ہو تاج الکلام | تاجور کا ہی سخن با عجز جلوہ
سب پہ روشن ہی پہونچ سکتا نہین | اسکی جلوی کو فروغِ مہر و ماہ

آسمان تک ہر غزل کی ہو ہمہ ہے سُن کی کہتی ہین فرشتے واہ واہ

دفتر پر نور ہی یا برقِ طور دیکہنے سی خیرہ ہوتی ہی نگاہ

بندشون مین کچہہ عجب ہی بانکپن جسکے دلدادہ ہین ساری کج کلاہ

دیکہتی اسکو زلیخا نے اگر پہر نہوتی یوسفِ مصری کی چاہ

لوٹتی ہی حسن پر اسکی نظر مردمِ دیدہ ہین دو عادل گواہ

شورِ تحسین سی ہین گردون بہی کر شش جہت مین ہو رہی ہی واہ واہ

فکر جب تاریخ کی مجہہ کو ہوی یہ صدا ہاتف نی دی بی اشتباہ

اے مظفر کہہ ز روی ابتہاج

بیخزان ہے یہ گل گلزار شاہ

سنہ ۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر منشی عبد الحمید متخلص بہ اطہر اہلمد دفتر انشا سلمہ

بحمد اللہ چہپا دیوان مری سرکار کا ہر کہہ و مہ شادمان مسرور ہی ہر خاص و عام

کہتی ہین حسن قبول اسکو کہ پہلی طبع سی
گرد مطبع ہو رہا تھا شائقون کا ازدحام

طبع از حضرتِ شاہِ جہان دیوان ہی
کیون نہو تاجِ سخن تاج الکلام اسکا نام

کی رقم اطہر نی تاریخِ طبع با صد سرور
واقعی ہی یہ کلامِ تاجورِ شاہِ کلام
۱۳۱۵ھ

قطعہ تاریخ طبع از منشی شیو شنکر منشی توشکخانہ ریاست سلمہ اللہ تعالی

ہماری آقا نامور نی جو طبع فرمایا اپنا دیوان
کہ فرقِ معنی کا تاج ہی وہ جڑی ہین جسمین دُرِ درخشان

لکھی یہ تاریخ دل نی میری کہ سال سنبت ہی اوس تسہیل
چھپایا سرکار تاجور نی نفیس تاج الکلام دیوان
سمت ۱۹۵۴

فروغ کسکا یہ جلوہ گر ہی سپہر معنی کا جو قمر ہی
جمال صورت پہ ہر نظر ہی مثال آئینہ سب ہین حیران

سخن ہی دلکش کلام شیرین ہی بلیغ و فصیح و رنگین
ادا ہی مطلب ہجے نو آئین فدا ہی جسپر دلِ خوبان

زبان سلیس و تلاش نادر یہ فکر موزون یہ طبع حاضر
لگین ہین چرچا اسیکا گھر گھر جہانمین سارے سخن سرایان

سنی نہ ایسی تھی سحر خوانی نہ ایسی بندش نہ خوش بیانی
جہان مین جسکا نہین ہی ثانی بتا وہی کوئی ایسا دیوان

یہ ساری تعریف ہیگی جسکی وہ سن لو اعداد عیسوی مین
ہوا ہی مشہور تاجور کا کلام تاج الکلام دیوان
سنہ ۱۸۹۷ع

تمت بالخیر